تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ خاصہ 1



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

امتحان سالانہ الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر:۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل.....قرآن

سوال نمبر1:-کوئی سے دو اجزا کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳۵

(الف) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ
وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ
عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

(ب) وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ لا وَاَنَّ
اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ○

(ج) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط قُلْ
اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○

سوال نمبر2:-کوئی سی پانچ آیات کا ترجمہ کریں؟ ۳۵=۷×۵

(۱) اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ص وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ
لَّهُمْ ز

(۲) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

(۳) وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○

(۴) وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ○

(۵) وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ○

(۶) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ○

(۷) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ○

(۸) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

حصہ دوم......تجوید

سوال نمبر 3:- کوئی سے پانچ اجزا کا جواب لکھیں؟ ۳۰=۶×۵

(۱) تجوید کی تعریف کریں نیز لحن جلی اور خفی میں کیا فرق ہے؟ اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

(۲) شروع قراءت اور درمیان سورت کا کیا مطلب ہے؟ اس میں کتنی وجہیں جائز ہیں؟

(۳) قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

(۴) صفت کس کو کہتے ہیں؟ صفت ہمس کی وضاحت کریں؟

(۵) کسی حرف کی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے تو کیا قباحت ہے؟

(۶) نون ساکن اور تنوین کے قاعدوں کے نام لکھیں؟

(۷) مَنْ اٰمَنَ میں کیا قاعدہ ہے؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و اصول تفسیر

حصہ اوّل......قرآن

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزا کا ترجمہ تحریر کریں؟

(الف) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

(ب) وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ لا وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ○

(ج) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○

جواب: ترجمہ اجزاء:

(الف) تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا، مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا، یہ گناہ کا کام ہے۔

(ب) اور جب تم نماز کے لیے آذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں، یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں، تم فرماؤ: اے کتابیو! تمہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا، اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں۔

(ج) تم فرماؤ: کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں، وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے، تم فرماؤ: مجھے حکم ہوا کہ سب سے پہلے گردن رکھوں اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں؟

(۱) اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز

(۲) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(۳) وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(۴) وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

(۵) وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(۶) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(۷) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

(۸) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(۱) آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

(۲) مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی، اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

(۴) اور وہ اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی، تو اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

(۵) اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا، جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لیکر آیا، تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

(۶) تو بے شک انہوں نے حق کو جھٹلایا جب ان کے پاس آیا، تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے اس چیز

کی جس پر ہنس رہے تھے۔

(۷) اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں۔

(۸) اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے، تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے ربّ کی آیات نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں۔

حصہ دوم...... تجوید

سوال نمبر 3:- درج ذیل اجزا کا جواب لکھیں؟

(۱) تجوید کی تعریف کریں نیز لحن جلی اور خفی میں کیا فرق ہے؟ اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

(۲) شروع قراءت اور درمیان سورت کا کیا مطلب ہے اس میں کتنی وجہیں جائز ہیں؟

(۳) قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

(۴) صفت کس کو کہتے ہیں؟ صفت ہمس کی وضاحت کریں؟

(۵) کسی حرف کی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے تو کیا قباحت ہے؟

(۶) نون ساکن اور تنوین کے قاعدوں کے نام لکھیں؟

(۷) مَنْ اٰمَنَ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب: (۱) تجوید کی تعریف، لحن جلی و خفی میں فرق اور ہر ایک کا حکم

تجوید کی تعریف:

حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا اور وقف کے مواقع اور قاعدے پہچانا۔

لحن جلی و خفی میں فرق اور ان کا حکم:

لحن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف، یا ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھنا۔ یہ پڑھنا، سننا اور لکھنا حرام ہے۔

لحن خفی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں یعنی حروف کی بعض وہ صفات جن سے حروف میں خوبی اور زینت پیدا ہوتی ہے مثلاً کسی غنہ والے حرف کو بغیر غنہ کے پڑھنا۔ یہ لحن جلی کی طرح حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

(۲) اگر ابتداء قراءت درمیان سورت سے ہو، تو استعاذہ ضروری ہے اور بِسْمِ اللهِ کے بارے میں اختیار ہے۔ اگر بِسْمِ اللهِ بھی پڑھی جائے تو صرف دو وجوہات جائز ہیں:

فصل کل اور (i) وصل اوّل، (ii) فصل ثانی جائز ہے۔ اگر بِسْمِ اللهِ نہ پڑھی جائے تو اَعُوْذُ بِاللهِ پر

وقف کر کے پڑھنا چاہیے۔ ہاں اگر شروع میں اللہ پاک کا کوئی اسم نہ ہو، تو اس صورت میں بھی وصل جائز ہے۔

(۳) "قاف" اور "کاف" کے مخرج میں فرق:

زبان کی جڑ اور تالو سے "قاف" اور قاف کے مخرج سے ذرا باہر کی طرف سے "کاف" نکلتا ہے۔

(۴) صفت کی تعریف اور صفت ہمس کی وضاحت:

صفت: حرف کی ایک ایسی کیفیت اور حالت ہے، جس سے ایک مخرج کے کئی حرفوں میں فرق ہو جاتا ہے۔

ہمس: اس کے معنی ضعف کی وجہ سے آواز کا پست ہونا، جن حروف میں یہ صفت ہو، ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ یہ دس حروف ہیں جن کا مجموعہ "فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ" ہے، ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اس قدر ضعف یعنی کمزوری سے ٹھہرے کہ سانس جاری اور آواز پست رہے۔ جیسے "فَحَدِّثْ" کی ثاء۔

(۵) صفت لازمہ ادا نہ کرنے کی قباحت:

صفت لازمہ وہ ہے، جو حرف سے الگ نہ ہو اور ہر حال میں حرف کو لازم ہو اور حرف کی ذات میں اس طرح داخل ہو کہ اگر کسی حرف کی کوئی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے، تو وہ حرف صحیح نہ رہے، یہ خراب ہو جائے۔

(۶) نون ساکن اور نون تنوین کے قاعدوں کے نام:

ان کے قواعد چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اظہار، (۲) ادغام، (۳) قلب، (۴) اخفاء

(۷) "مَنْ اٰمَنَ" میں قاعدہ:

نون ساکن کا اظہار یعنی اظہار حلقی۔



امتحان سالانہ الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل......حدیث

سوال نمبر 1:-(الف) "ما حق زوجة احدنا عليه" بیوی کے شوہر پر تین حق بیان کریں؟ ۱۵=۵×۳

(ب) درج ذیل حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵=۸+۷

قال لا تؤذی امرأة زوجها فی الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فانما هو عندك دخيل يوشك ان يفارقك الينا .

سوال نمبر 2:-(الف) احادیث کی روشنی میں حق جار میں سے تین ذکر کریں؟ ۱۵=۵×۳

(ب) بئر حاء کس صحابی کا تھا اور انہوں نے اس کنویں کا کیا کیا؟ ۱۵=۱۰+۵

سوال نمبر 3:-(الف) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اجلال الله تعالى...... اجلال الله سے مراد کون کون سے کام ہیں؟ کم از کم تین لکھیں۔ ۱۵=۵×۳

(ب) درج ذیل حدیث میں بیان کردہ دونوں حقوق بیان کریں؟ ۱۵

فقال يا معاذ هل تدری ماحق الله على عباده وما حق العباد على الله .

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 4:-(الف) انبیاء واولیاء سے توسل کا مطلب کیا ہے؟ ۱۰

(ب) اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ واستعانت کے جائز ہونے پر کیا دلائل ہیں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:-(الف) انبیاء کرام کے زندہ ہونے پر دلائل بیان کریں؟ ۱۰

(ب) اہل قبور کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کے جائز ہونے پر دلائل تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:-(الف) تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا کیا حکم ہے؟ ۱۰

(ب) کرامات اولیاء کے واقع ہونے پر کیا دلائل ہیں؟ ۱۰

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

حصہ اوّل......حدیث

سوال نمبر 1:-(الف) "ما حق زوجة احدنا عليه" بیوی کے شوہر پر تین حق بیان کریں؟

(ب) درج ذیل حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

قَالَ لَا تُؤْذِيْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا .

جواب: (الف) شوہر پر بیوی کے تین حق:

شوہر پر بیوی کے تین حقوق حسب ذیل ہیں:

(۱) شوہر، بیوی کو نان ونفقہ فراہم کرے۔

(۲) اسے رہائش فراہم کرے۔

(۳) بیوی کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

(ب) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت دیتی ہے، حور عین اس سے کہتی ہے، جو اس مرد کی زوجہ ہوگی: اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے، تو اسے تکلیف نہ دے کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

سوال نمبر 2:-(الف) احادیث کی روشنی میں حق جار میں سے تین ذکر کریں؟

(ب) بئر حاء کس صحابی کا تھا اور انہوں نے اس کنویں کا کیا کیا؟

جواب: (الف) حدیث کی روشنی میں ہمسائے کے تین حقوق:

حدیث کے حوالے سے ہمسائے کے تین حقوق درج ذیل ہیں:

۱- اکرام کرنا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکریم بجالائے۔

۲- حسن سلوک کرنا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر

ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرے۔

۳-ہمسائے کو تکلیف نہ دینا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمسائے کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

(ب) بیئر حاء کے مالک کا نام اور اس کا اس کنویں سے معاملہ:

۱-بیئر حاء کا مالک: مشہور صحابی رسول، حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اس کنویں کے مالک مجازی تھے، انہیں اپنے اموال میں سے بیئر حاء سب سے زیادہ پسند تھا اور اس کنویں کا اصل نام "بیئر حاء باغ والا" تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی سے متصل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اکثر تشریف لے جاتے اور اس کا ٹھنڈا اور شیریں پانی نوش فرماتے تھے۔

۲-بیئر حاء کے ساتھ معاملہ: جب یہ ارشاد خداوندی نازل ہوا: "تم ہرگز نہیں پا سکو گے کامل نیکی کا رتبہ جب تک کہ تم نہ خرچ کرو اپنے اس مال کو جسے تم پسند کرتے ہو۔" تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہو چکا ہے، لہٰذا میں اپنا یہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ لہٰذا آپ جس طرح چاہیں اسے استعمال میں لائیں۔

سوال نمبر3:-(الف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ تعالیٰ......

اجلال اللہ سے مراد کون کون سے کام ہیں؟ کم از کم تین لکھیں۔

(ب) درج ذیل حدیث میں بیان کردہ دونوں حقوق بیان کریں۔

فقال یا معاذ هل تدری ماحق اللہ علی عبادہ و ما حق العباد علی اللہ ۔

(الف) اجلال اللہ تعالیٰ سے متعلق تین کام:

اجلال اللہ سے متعلق تین امور درج ذیل ہیں:

۱-اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے۔

۲-اس کی ذات کو وحدہ لاشریك له تسلیم کیا جائے۔

۳-اس کی عبادت و ریاضت کی جائے۔

(ب) عبارت میں بیان کردہ دو حقوق کی وضاحت:

عبارت میں دو حقوق بیان کیے گئے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ اسے معبود حقیقی تسلیم کرتے ہوئے، اس کی عبادت کریں، تاکہ

اس کی خوشنودی کا پروانہ حاصل ہو۔اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی عبادت کا مقصد حیات ہے۔

۲-بندوں کا ذات باری تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ وہ ان سے خوشنودی کا اظہار کرے اور انہیں جنت میں داخل کرے۔اس حق کی تکمیل اس کے فضل وکرم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 4:-(الف)انبیاء واولیاء سے توسل کا مطلب کیا ہے؟

(ب)اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ واستعانت کے جائز ہونے پر کیا دلائل ہیں؟

جواب:(الف)انبیاء واولیاء سے توسل کا مطلب:

توسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں کے ذکر سے برکت حاصل کی جائے، کیونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں پر رحم فرماتا ہے،ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کے برآنے اور مطالب کے حاصل ہونے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اور واسطہ بنایا جائے، کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہے،اللہ تعالیٰ ان کی دعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میرے بندے نے فرائض سے بڑھ کر کسی محبوب شے کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کیا،میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے کرتے اس مقام کو پہنچ جاتا ہے کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں،اور جب اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی قوت سمع بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے،اور اس کی قوت بصر ہوتا ہوں۔جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے،اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں' جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا رجل (پاؤں) ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر میری پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

(ب)اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ واستعانت کے جائز ہونے پر دلائل:

امام بخاری "کتاب الزکوۃ" میں روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سورج قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا،لوگ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام' پھر سیّد العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کریں گے۔(الحدیث) تمام اہل محشر انبیاء کرام علیہم السلام سے مدد طلب کرنے کے جواز پر متفق ہوں گے' یہ اتفاق اس بنا پر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ انہیں الہام فرمائے گا۔یہ حدیث انبیاء کرام علیہم السلام سے دنیا اور آخرت میں توسل اور استعانت کے مستحب ہونے کی قوی دلیل ہے۔

2-امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی راستے سے بھٹک جائے، یا امداد کا طلب گار ہو اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں کوئی غمگسار نہ ہو، تو کہے: یَـــا عِبَادَ اللّٰهِ اَغِيْثُوْنِيْ اور ایک روایت میں ہے اَعِيْنُوْنِيْ اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

اس حدیث کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں سے مدد طلب کرنا اور انہیں ندا کرنا جائز ہے جو غائب ہوں۔

سوال نمبر 5:-(الف) انبیاء کرام کے زندہ ہونے پر دلائل بیان کریں؟

(ب) اہل قبور کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کے جائز ہونے پر دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) انبیاء کرام کے زندہ ہونے پر دلائل:

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہمارا گزر ہوا، وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

امام بیہقی اور ابویعلیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہداء کی زندگی صراحۃً بیان فرمائی ہے: ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے ربّ کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جب شہید زندہ ہیں، تو انبیاء کرام اور صدیقین بطریق اولیٰ زندہ ہوں گے' کیونکہ وہ شہداء سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر میں، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ماجد آرام فرما تھے، اس حال میں داخل ہوا کرتی تھی کہ پردے کا کچھ خاص اہتمام نہ ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ ایک میرے شوہر محترم ہیں اور ایک والد ماجد ہیں، جب ان کے ساتھ حضرت عمر فاروق دفن ہوئے' تو اللہ کی قسم! عمر فاروق سے حیا کی بنا پر اس طرح داخل ہوتی تھی کہ میں نے اپنے جسم کو خوب اچھی طرح کپڑوں میں لپیٹ رکھا ہوتا تھا، اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ رہے ہیں، یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عمر فاروق ان کے گھر میں

دفن ہوئے تو داخل ہوتے وقت پردے کا خصوصی اہتمام کیا کرتی تھیں۔

(ب) اہل قبور کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کے جائز ہونے پر دلائل:

اہل قبور کے لیے مسلمانوں کا ہر عمل خواہ وہ قرآن پاک کی تلاوت ہو یا کلمہ طیبہ کا ورد ہو، حق اور درست ہے، علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ اس کا ثواب اہل قبور کو پہنچتا ہے، کیونکہ مسلمان تلاوت اور کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد یہ دعا کرتے ہیں، اے اللہ! جو کچھ ہم نے تلاوت کی اور کلمہ طیبہ پڑھا، اس کا ثواب فلاں (بلکہ تمام اہل اسلام) کو عطا فرما، اختلاف اس صورت میں ہے جب دعا نہ کرے۔ امام شافعی کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا۔ متاخرین علماء شافعیہ باقی تین اماموں کی طرح قائل ہیں کہ تلاوت اور ذکر کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اسی پر لوگوں کا عمل ہے، اور جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ امام حجت، قطب الارشاد سیّدنا عبداللہ بن علوی حداد رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سبیل الاذکار میں فرماتے ہیں: اہل قبور کو برکت کے لحاظ سے عظیم ترین اور بہت ہی نفع دینے والی جو چیز بطور ہدیہ بھیجی جاتی ہے وہ قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے ثواب کا ایصال ہے، شہروں اور زمانوں میں مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے اور سلف وخلف کے جمہور علماء اور اولیاء کا یہی مذہب ہے۔

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اقرء وا علی موتاکم سورۃ یٰسین اپنے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھو۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مطلق ہے خواہ نزع کے وقت ہو یا وفات کے بعد، دونوں حالتوں کو شامل ہے۔

امام بیہقی "شعب الایمان" میں اور امام طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے ایک شخص فوت ہو جائے تو اسے روکو نہیں، اسے جلد اس کی قبر تک لے جاؤ (تدفین کے بعد) اس کے سر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پاؤں کے پاس اسی سورہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع الجوامع میں بیان کیا۔

کتاب الروح میں ابن قیم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے پاس قرآن کا پڑھنا سنت ہے، اس پر دلیل دیتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ سلف صالحین (صحابہ کرام اور تابعین) نے وصیت کی کہ ان کی قبروں کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، ان میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصیت کی کہ ان کی قبر کے پاس سورہ بقرہ پڑھی جائے اور انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی شخص فوت

ہو جاتا' تو اس کی قبر پر آمد و رفت رکھتے تھے، اور اس کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔

(کتاب الروح)

علماء نے بیان فرمایا: انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے (نفلی) عمل کا ثواب دوسرے کو دے دے، چاہے نماز ہو یا تلاوت یا ان کے علاوہ۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین زندہ تھے، میں ان کی زندگی میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا، ان کی وفات کے بعد ان کی خدمت کیسے کروں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی میں سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لیے روزے رکھے۔

سوال نمبر 6:-(الف) تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

(ب) کرامات اولیاء کے واقع ہونے پر کیا دلائل ہیں؟

جواب: (الف) تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا حکم:

ایسے تعویذ کا لکھنا جائز ہے جن میں نامعلوم معانی والے اسماء نہ ہوں، اسی طرح ان کا انسانوں یا چارپایوں کے گلے میں ڈالنا بھی جائز ہے، یہی مذہب صحیح ہے، امت محمدیہ (علی صاحبها الصلوٰة والسلام) کے محققین علماء اسی کے قائل ہیں۔

ابن قیم نے زاد المعاد میں ابن حبان کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے حضرت جعفر ابن محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے گلے میں تعویذ ڈالنے کے بارے میں پوچھا' تو انہوں نے فرمایا: اگر قرآن پاک کی کوئی آیت ہے یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے تو اسے گلے میں ڈالو اور اس سے شفا حاصل کرو۔

ابن قیم نے یہ بھی بیان کیا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے مصیبت کے نازل ہونے کے بعد گلے میں تعویذ ڈالنے کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے خوف زدہ اور بخار کے مریض کے لیے بیماری کے نازل ہونے کے بعد اپنے والد ماجد کو تعویذ لکھتے ہوئے دیکھا۔

ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ قرآن پاک کے کلمات اور ذکر الٰہی لکھتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ وہ کلمات (پانی سے دھوکر) بیمار کو پلائے جائیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی برکت ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جائز ہونے کی تصریح کی ہے۔

(ب) کرامات اولیاء کے واقع ہونے پر دلائل:

کرامات کے واقع ہونے کی دو دلیلیں ہیں، ایک تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس محراب (عبادت گاہ) میں جاتے تو ان کے پاس رزق پاتے، انہوں نے کہا: اے مریم یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ مریم نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس سردیوں کا پھل گرمیوں میں اور گرمیوں کا پھل سردیوں میں موجود ہوتا تھا، اور یہ پھل ان کے پاس خلاف معمول طریقے سے آتا تھا، اور یہی کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو اعزاز دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دو، وہ تم پر تر و تازہ اور پکی کھجوریں گرائے گا۔

اسی سلسلہ کی کڑی اصحاب کہف کا واقعہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے: وہ لوگ تین سو نو سال کھائے پیے بغیر (غار میں) سوئے رہے، اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی ظاہری ذریعے کے ان کی دائیں اور بائیں جانب تبدیلی کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیا، تاکہ ان کے پہلوؤں کو تکلیف نہ پہنچے، نیز انہیں سورج کی تپش سے محفوظ رکھنے کا یہ انتظام فرمایا کہ سورج طلوع ہوتا یا غروب ہوتا تو اس کی دھوپ اس جگہ نہیں پہنچتی تھی، جہاں اصحاب کہف لیٹے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت خضر اور سکندر ذوالقرنین کا ذکر فرمایا اور حضرت آصف ابن برخیا کا بھی ذکر فرمایا، جن کے پاس کتاب کا علم تھا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد ہمارے زمانے تک کے اولیاء کرام کی کرامات تواتر معنوی کے ساتھ منقول، شہرہ آفاق اور زبان زد عوام وخواص ہیں۔

امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں لوہے کی بیڑیوں میں قید کی حالت میں بے موسم پھل کھایا کرتے تھے، حالانکہ مکہ مکرمہ میں اس وقت وہ پھل دستیاب نہیں ہوتا تھا، یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا اور یہ ان کی کرامت تھی۔

یہ بھی امام بخاری کی روایت ہے کہ جب سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو مشرکین نے ارادہ کیا کہ ان کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ لیں، اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک جھنڈ ان کی حفاظت کے لیے بھیج دیا، چنانچہ مشرکین ان کے جسم کا کوئی حصہ حاصل نہ کر سکے۔ یہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد واضح کرامت تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما ایک

اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے، جب رخصت ہوئے تو ان میں سے ایک کی لاٹھی (ٹارچ کی طرح) روشن ہوگئی، اس کی روشنی میں وہ چلتے رہے، جب ان کے راستے الگ الگ ہوئے تو ہر ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی، اور وہ اس کی روشنی میں روانہ ہوگئے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

اولیاء کرام کی کرامات تو حد شمار سے باہر ہیں، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہیں۔ جو چیز کسی نبی کا معجزہ ہو وہ ولی کی کرامت ہو سکتی ہے۔ (سوائے ان معجزات کے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مختص ہیں مثلاً قرآن کریم بعض اولیاء کرام آگ میں داخل ہوئے اور آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ دی، بعض نے تھوڑے وقت میں طویل مسافت طے کر لی، بعض ہوا میں پرواز کرتے تھے، بعض کے جنات فرمانبردار تھے، وغیر ذلك۔

☆☆☆

امتحان سالانہ الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے صرف دوسوال حل کریں۔

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:-المیاہ التی یجوز التطھیر بھا سبعۃ میاہ ماء السماء وماء البحر وماء النھر وماء البئر وماء ذاب من الثلج والبرد وماء العین ثم المیاہ علی خمسۃ اقسام طاھر مطھر غیر مکروہ وھو الماء المطلق .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ قسموں میں سے کوئی تین اقسام وضاحت سے تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

سوال نمبر 2:-ارکان الوضوء اربعۃ وھی فرائضہ الاولی غسل الوجہ وحدہ طولا من مبدأ سطح الجبھۃ الی اسفل الذقن وحدہ عرضا ما بین شحمتی الاذنین والثانی غسل یدیہ مع مر فقیہ والثالث غسل رجلیہ مع کعبیہ والرابع مسح ربع رأسہ .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور وضو کے مکروہات تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جن کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ان میں سے کوئی پانچ بیان کریں؟ ۳×۵=۱۵

سوال نمبر 3:- (الف) حیض اور نفاس سے کتنی اور کون کونسی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟ ۲۰

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں نماز پڑھنے کا طریقہ تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) حقیقت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ج) امر کی تعریف کریں نیز وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ سپرد قلم کریں؟
۱۰+۵=۱۵

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:- اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ ماءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ ثُمَّ الْمِيَاهُ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْسَامٍ طَاهِرٍ مُطَهِّرٍ غَيْرِ مَكْرُوْهٍ وَهُوَ الْمَاءُ الْمُطْلَقُ .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ قسموں میں سے کوئی تین اقسام وضاحت سے تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

جن پانیوں سے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے، وہ سات قسم کے پانی ہیں: آسمان (بارش) کا پانی، دریا کا پانی، نہر کا پانی، کنویں کا پانی، برف سے پگھلا ہوا پانی، اولوں سے پگھلنے والا پانی اور چشمے کا پانی۔ پھر طہارت کے لحاظ سے پانی کی پانچ اقسام ہیں: وہ پاک ہے پاک کرنے والا ہے مکروہ نہیں ہے، وہ مطلق پانی ہے۔

(ب) خط کشیدہ میں سے تین کی وضاحت:

طہارت کے اعتبار سے پانیوں میں سے تین کی وضاحت درج ذیل ہے:

۱- وہ پانی پاک ہو، وہ پاک کرنے والا ہو مکروہ بھی نہ ہو، وہ مطلق پانی ہے۔

۲- وہ پاک ہے، پاک کرنے والا ہے مگر مکروہ ہے، یہ وہ پانی ہے جس سے بلی یا اس کی مثل کسی جانور نے پیا ہو اور وہ پانی قلیل مقدار میں ہو۔

۳- وہ پانی جو خود تو پاک ہے مگر پاک نہیں کرتا، یہ وہ پانی ہے جو حدث کو دور کرنے، یا حصول ثواب کے لیے استعمال کیا گیا ہو جیسے وضو ہونے کی صورت میں ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو کرنا ہے۔

سوال نمبر2:-ارکان الوضوء اربعة وهي فرائضه الاولى غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الى اسفل الذقن وحده عرضا مابين شحمتي الاذنين والثاني غسل يديه مع مرفقيه والثالث غسل رجليه مع كعبيه والرابع مسح ربع رأسه ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور وضو کے مکروہات تحریر کریں؟

(ب) جن کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ان میں سے کوئی پانچ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور مکروہات وضو:

ترجمہ عبارت: وضو کے ارکان چار ہیں اور یہی اس کے فرائض بھی ہیں: پہلا: چہرے کا دھونا، لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتدائی سطح سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں اس کی حدوہ جگہ ہے، جو دونوں کانوں کی لو کے درمیان ہے۔ دوسرا: ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ تیسرا: پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ چوتھا: چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔

مکروہات وضو: مکروہات وضو چھ امور ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا، (۲) ضرورت سے کم پانی استعمال کرنا، (۳) دوران وضو چہرے پر زور سے پانی مارنا، (۴) دنیوی گفتگو کرنا، (۵) بغیر ضرورت کے کسی سے معاونت حاصل کرنا، (۶) تین بار نئے پانی سے مسح کرنا۔

(ب) جن کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، ان میں سے پانچ کا ذکر:

جن امور کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، ان میں سے پانچ امور درج ذیل ہیں:

(۱) جو شخص حالت پاکیزگی میں مسلمان ہوا ہو، (۲) جو بچہ عمر کے لحاظ سے بالغ ہوا ہو، (۳) نشتر لگوانے کے بعد، (۴) مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے، (۵) طواف زیارت کے لیے۔

سوال نمبر3:- (الف) حیض اور نفاس سے کتنی اور کون کونسی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں نماز پڑھنے کا طریقہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) حیض اور نفاس سے حرام ہونے والی اشیاء:

حیض اور نفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز، (۲) روزہ، (۳) تلاوت قرآن، (۴) غلاف قرآن کے بغیر اسے چھونا، (۵) مسجد میں داخل ہونا، (۶) طواف کرنا، (۷) جماع کرنا، (۸) ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا۔

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں نماز پڑھنے کا طریقہ:

جب کوئی مرد نماز شروع کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو آستینوں سے باہر نکالے' پھر ان کو کانوں کے برابر اٹھائے۔ اس کے بعد نیت کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور مد نہ کرے۔ ہر اس ذکر کے ساتھ نماز شروع کرنا صحیح ہے' جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو مثلاً ''سبحان اللہ'' اگر عربی سے عاجز ہو تو فارسی میں بھی جائز ہے۔ اگر عربی پر قادر ہو تو فارسی میں شروع کرنا صحیح نہیں۔ اصح قول کے مطابق فارسی میں قرأت کرنا بھی صحیح نہیں۔

تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے نیچے رکھے اور ثناء پڑھے یعنی یوں کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک۔ ''یا اللہ! ہم تیری تعریف کرتے ہوئے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں' تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔'' ہر نمازی ثناء پڑھے' پھر قراءت کے لیے ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' آہستہ آواز سے پڑھے۔ اسے مسبوق پڑھے۔ مقتدی نہ پڑھے۔ ''اعوذ باللہ'' عیدین کی (زائد) تکبیروں کے بعد پڑھے۔

پھر آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھے، ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھے' اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور امام ومقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں۔ پھر کوئی سورت یا تین آیات پڑھے۔ اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اطمینان سے رکوع کرے' سر کو سرین کے برابر رکھے۔ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے' انگلیوں کو کشادہ رکھے اور تین بار تسبیح کہے اور یہ کم از کم (سنت تعداد) ہے۔ اس کے بعد سر اٹھائے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' (اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سنی جس نے اس کی تعریف کی) کہتے ہوئے اطمینان سے کھڑا ہو جائے۔ اگر امام یا اکیلا ہے تو ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' (اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے) کہے مقتدی ہو تو صرف ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہے۔ پھر سجدے کے لیے جھکتے ہوئے تکبیر کہے۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ رکھے' پھر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر کو رکھے اور اطمینان سے ناک اور پیشانی کے ساتھ سجدہ کرے' تین بار تسبیح کہے اور یہ کم از کم (سنت تعداد) ہے۔ اگر بھیڑ نہ ہو تو پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغلوں سے دور رکھے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ کرے۔ عورت جھک جائے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملا دے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے ہوئے مطمئن ہو کر بیٹھے' پھر تکبیر کہے اور مطمئن ہو کر سجدہ کرے' تین بار تسبیح کہے' پیٹ کو رانوں سے دور رکھے اور بازوؤں کو ظاہر کرے۔ بعد ازاں اٹھنے کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھائے لیکن ہاتھوں کے ساتھ زمین پر سہارا نہ لے اور نہ ہی بیٹھے۔

دوسری رکعت پہلی کی طرح ہے' البتہ اس میں نہ ثنا پڑھے اور نہ ہی اعوذ باللہ پڑھے۔

جب مرد دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے انگلیوں کو قبلہ رُخ کرے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے انگلیوں کو کشادہ کرے اور عورت تورک کرے پھر تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھے اور شہادت کے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے نفی کے وقت اٹھائے اور اثبات کے وقت رکھ دے۔ پہلے قعدہ میں تشہد پر اضافہ نہ کرے۔ تشہد یہ ہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ" آخر تک۔ تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے پھر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اس کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں درود بھیجے۔ پھر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے جو قرآن وسنت سے مشابہ ہیں۔ اس کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرے اور کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" ان لوگوں کی نیت کرے جو اس کے ساتھ ہیں جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں؟

(ب) حقیقت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات واضح تحریر کریں؟

(ج) امر کی تعریف کریں نیز وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض:

اصول فقہ: وہ علم ہے، جس میں احکام کے لیے ثبوتِ دلائل سے بحث کی جاتی ہے۔

موضوع: اس علم کا موضوع احکام شرعیہ اور ان کے دلائل ہیں۔

غرض وغایت: اس علم کی غرض وغایت یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو دلائل اربعہ کی روشنی میں استنباط کرنا۔

(ب) حقیقت کی کل اقسام اور ان کی وضاحت مع تعریفات وامثلہ:

وہ لفظ جو ایسے معنیٰ میں استعمال کیا جائے جس کے لیے کسی واضع لفظ نے وضع کیا ہو، اسے حقیقت کہا جاتا ہے۔

حقیقت کی تین اقسام ہیں، ان کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱۔ حقیقت متعذرہ: وہ حقیقت ہے، جس پر عمل کرنا دشوار ہو مثلاً کوئی شخص یوں کہے: میں ہنڈیا نہیں کھاؤں گا، تو حقیقی معنیٰ کے لحاظ سے نفس ہنڈیا کھانا مراد ہوگا، لیکن ہنڈیا کو کھانا ممکن نہیں ہے یعنی نہایت مشکل ہے، تو یہ حقیقت متعذرہ ہے۔

۲۔ حقیقت مہجورہ: ایسا حقیقی معنیٰ جس پر عمل کرنا عوام میں متروک ہو مثلاً گھر میں قدم رکھنے کا حقیقی معنیٰ پاؤں رکھنا ہے، مگر عرف میں یہ متروک ہے، بلکہ اس سے مراد محض گھر میں داخل ہونا ہے، خواہ پیدل ہو یا سواری پر۔ یعنی یہاں حقیقی معنیٰ متروک ہے۔

۳۔ حقیقت مستعملہ: ایسے حقیقی معنیٰ پر عمل کرنا، جس کے مجازی معنیٰ پر بھی عمل کرنا ممکن ہو مثلاً کھانے سے گندم مراد لینا حقیقت ہے جبکہ آٹا مراد لینا مجاز ہے، یہاں مجازی معنیٰ مراد ہوگا، خواہ دونوں معانی استعمال ہوتے ہیں۔

(ج) امر کی تعریف اور وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام:

امر: لفظ ''امر'' کا لغوی معنیٰ ہے: ایک شخص کا دوسرے کو حکم جاری کرنا۔ اس کا اصطلاحی معنیٰ یا تعریف ہے: استعلاء کی بنا پر ایک آدمی کا دوسرے سے طلب فعل کا حکم جاری کرنا مثلاً اِضْرِبْ۔

وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام: وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی دو اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) مطلق عن الوقت: وہ مامور بہ ہے جس کے لیے وقت مقرر ہو، مگر فی الفور اس کی ادائیگی ضروری نہ ہو مثلاً حج ہے، اس کی ادائیگی فی الفور ضروری نہیں ہے بلکہ پوری زندگی میں کسی وقت بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

(۲) مقید بالوقت: وہ مامور بہ ہے، جس کے لیے وقت مقرر ہو جس میں اس کی ادائیگی یقینی ہوتی ہے مثلاً نماز اور رمضان کے روزے یعنی نماز ظہر کو اس کے وقت میں ادا کرنا اور روزوں کو ماہ رمضان میں ادا کرنا۔

☆☆☆

امتحان سالانہ الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل......علم الصیغہ

سوال نمبر4:-(الف) علم الصیغہ کے مصنف کا نام لکھیں؟۵

(ب) حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی کون کون سی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کریں؟۱۵

(ج) نفی جحد بلم اور نفی مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں؟۱۵

سوال نمبر5:-(الف) صفت مشبہ کے کوئی سے پانچ (۵) اوزان قلمبند کریں؟۱۵=۳×۵

(ب) غُسَالَۃٌ اور کُنَاسَۃٌ کس کے اوزان ہیں اور ان کا معنی کیا ہے؟۲۰=۵+۵+۵+۵

سوال نمبر6:-(الف) "فَـاعِـلٌ ذِیْ کَـذَا" کی تعریف اور کم از کم دو مثالیں تحریر کریں؟

۱۲=۴+۴+۴

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے نام لکھیں؟۱۲

(ج) رَأْسٌ، ذِئْبٌ اور بُؤْسٌ کا قاعدہ بیان کریں؟۱۱

حصہ دوم......خاصیات الابواب

سوال نمبر 1:- (الف) خاصہ کی تعریف لکھیں نیز اتخاذ کی کوئی سی دو صورتیں قلمبند کریں؟

۶=۲+۲+۲

(ب) صیرورت، مطاوعت اور موافقت کی تعریفات لکھیں؟۳=۳×۳

سوال نمبر2:-(الف) ضرب کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ بیان کریں؟۹=۳×۳

(ب) سمع کی دو خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟۶=۳×۲

سوال نمبر3:-(الف) باب افعال میں الزام، وجدان اور مبالغہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

۹=۳×۳

(ب) باب تفعیل کے کوئی سے دو خاصے مع امثلہ لکھیں؟۶=۳×۲

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل......علم الصیغہ

سوال نمبر 4:-(الف) علم الصیغہ کے مصنف کا نام لکھیں؟

(ب) حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی کون کون سی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کریں؟

(ج) نفی جحد بلم اور فعل مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم الصیغہ کے مصنف کا نام:

علم الصیغہ، علم صرف کی مشہور کتاب ہے، اس کے مصنف کا نام ہے: قائد تحریک حریت، علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(ب) حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چار اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-صحیح: وہ فعل ہے، جس کے فاء، عین اور لام کلمہ کی جگہ میں نہ حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوں مثلاً ضَرَبَ۔

۲-مہموز: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کی جگہ میں ہمزہ ہو، اس کی تین اقسام ہیں:

(i) مہموز الفاء: وہ فعل ہے، جس کے فاء کلمہ میں ہمزہ ہو مثلاً اَمَرَ۔

(ii) مہموز العین: وہ فعل ہے، جس کے عین کلمہ میں ہمزہ ہو مثلاً سَاَلَ۔

(iii) مہموز اللام: وہ فعل ہے، جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو مثلاً قَرَاَ۔

۳-معتل: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ میں سے کسی کے مقابلہ میں ایک حرف علت ہو، اس کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(i) معتل الفاء: وہ فعل جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو مثلاً وَعَدَ، یَسَرَ۔

(ii) معتل العین: وہ فعل ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو مثلاً بَاعَ، قَالَ۔

(iii) معتل اللام: وہ فعل ہے، جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو مثلاً دَعَا، رَمٰی۔

اگر فعل کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں دو حروف علت ہوں، تو اسے لفیف کہتے ہیں اور لفیف کی دو اقسام ہیں:

(i) لفیف مقرون: وہ فعل ہے، جس کے عین اور لام کلمہ کی جگہ میں حرف علت ہو مثلاً طَوٰی۔

(ii) لفیف مفروق: وہ فعل ہے، جس کے فاء اور لام کلمہ کی جگہ میں حروف علت ہوں مثلاً وَقٰی۔

۴۔ مضاعف: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ایک جنس کے دو حروف ہوں۔

اس کی بھی دو اقسام ہیں:

(i) مضاعف ثلاثی: جس فعل میں تین حروف اصلی ہوں جیسے مثلاً مَدَّ۔

(ii) مضاعف رباعی: وہ فعل ہے، جس میں چار حروف ہوں مثلاً زَلْزَلَ۔

(ج) نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول کی گردان:

نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول کی گردان درج ذیل ہیں:

لَمْ یُضْرَبْ، لَمْ یُضْرَبَا، لَمْ یُضْرَبُوْا، لَمْ تُضْرَبْ، لَمْ تُضْرَبَا، لَمْ یُضْرَبْنَ، لَمْ تُضْرَبْ، لَمْ تُضْرَبَا، لَمْ تُضْرَبُوْا، لَمْ تُضْرَبِیْ، لَمْ تُضْرَبَا، لَمْ تُضْرَبْنَ، لَمْ اُضْرَبْ، لَمْ نُضْرَبْ۔

سوال نمبر 5:۔ (الف) صفت مشبہ کے کوئی سے پانچ (۵) اوزان قلمبند کریں؟

(ب) غُسَالَةٌ اور کُنَاسَةٌ کس کے اوزان ہیں اور ان کا معنی کیا ہے؟

جواب: (الف) صفت مشبہ کے پانچ اوزان:

صفت مشبہ کے پانچ اوزان مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) فَعْلٌ جیسے صَعْبٌ، (۲) فَاعِلٌ جیسے کَابِرٌ، (۳) فِعْلٌ جیسے صِفْرٌ، (۴) فَعِیْلٌ جیسے کَبِیْرٌ، (۵) فَعُوْلٌ جیسے عَفُوْرٌ۔

(ب) "غُسَالَةٌ" اور "کُنَاسَةٌ" اوزان:

یہ دونوں "فُعَالَةٌ" کے وزن پر ثلاثی مجرد کے اوزان ہیں۔ غُسَالَةٌ: سے مراد وہ پانی ہے جو غسل کے وقت جسم سے الگ ہو کر گرتا ہے۔ کُنَاسَةٌ: سے مراد وہ کوڑا کرکٹ ہے، جو جھاڑو سے صفائی کرنے کے بعد باقی رہ جاتا ہے۔

سوال نمبر 6:۔ (الف) "فَاعِل ذِیْ کَذَا" کی تعریف اور کم از کم دو مثالیں تحریر کریں؟

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے نام لکھیں؟

(ج) رَاْس، ذِئْب اور بُؤْس کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: (الف) "فَاعِل ذِیْ کَذَا" کی تعریف اور دو مثالیں:

فاعل کا صیغہ نسبت کے لیے بھی آتا ہے اور اسے فاعل ذِیْ کَذَا کہتے ہیں مثلاً تَامِرٌ (کھجور والا)،

لانبن۔

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب:

ثلاثی مزید فیہ وہ ہے، جس میں کوئی حرف زائد ہو۔اس کی دو اقسام ہیں:

۱- با ہمزہ وصل: وہ فعل ہے جس میں ہمزہ وصل زائد ہو،اس کے کل نو (۹) ابواب ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اِفْتِعَال جیسے اِجْتِنَاب، (۲) اِسْتِفْعَال جیسے اِسْتِنْصَار، (۳) اِنْفِعَال جیسے اِنْفِطَار، (۴) اِفْعِلَال جیسے اِحْمِرَار، (۵) اِفْعِيْلَال جیسے اِدْهِيْمَام، (۶) اِفْعِيْعَال، جیسے اِخْشِيْشَان (۷) اِفْعِوَّال، جیسے اِجْلِوَّاذ (۸) اِفَّعُّل جیسے اِطَّهُّر، (۹) اِفَّاعُل جیسے اِثَّاقُل۔

۲- بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(i) اِفْعَال جیسے اِکْرَام، (ii) تَفْعِيْل جیسے تَصْرِيْف، (iii) مُفَاعَلَة جیسے مُقَاتَلَة، (iv) تَفَعُّل جیسے تَقَبُّل (v) تَفَاعُل جیسے تَقَابُل۔

(ج) رَأْس، ذِئْب اور بُؤْس کا قاعدہ:

قاعدہ: ہر ہمزہ ساکن ماقبل متحرک ہو، ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدل کرنا جائز ہے جیسے رَأْس سے رَاس، ذِئْب سے ذِيْب، بُؤْس سے بُوْس وغیرہ الفاظ میں ہے۔

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 1:- (الف) خاصہ کی تعریف لکھیں نیز اتخاذ کی کوئی دو صورتیں قلمبند کریں؟
(ب) صیرورت، مطاوعت اور موافقت کی تعریفات لکھیں؟

جواب: (الف) خاصہ کی تعریف اور اِتِّخاذ کی دو صورتیں:

خاصہ: صرفیوں کی اصطلاح میں خاصہ سے مراد فعل میں پائے جانے والے وہ زائد معانی ہیں جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں جیسے تَحَفَّظَ زَيْدٌ (یعنی زید نے آہستہ آہستہ حفظ کیا)

"اِتِّخَاذ" کی دو صورتیں: (۱) ماخذ کو اختیار کرنا، پکڑنا یا لینا جیسے تَحَرَّزَ مِنْهُ
(۲) ماخذ میں لینا جیسے تَأَبَّطَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو بغل میں لیا)

(ب) صیرورت، مطاوعت اور موافقت کی تعریفات:

۱- صیرورت: فاعل کا صاحب ماخذ ہونا جیسے أَوْرَضَ الْمَكَانُ (جگہ گھاس والی بن گئی)

۲- مطاوعت: کسی فعل کے بعد دوسرے باب سے فعل کا اس غرض سے لانا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے

فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا، مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے جیسے باب مفاعلہ کے بعد باب تفعل کا لانا مثلاً باعَدَ بَکْرٌ وَلِیْدًا فَتَبَاعَدَ (بکر نے ولید کو دور کیا تو وہ دور ہو گیا)

۳- موافقت: موافقت کا لغوی معنی باہم ایک دوسرے کے مطابق ہونا اور یہاں اس سے ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا مراد ہے جیسے مَثَّنَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کی تاج پہنایا)

سوال نمبر 2:- (الف) ضَرَّبَ کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) سَمِعَ کی دو خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) "ضَرَّبَ" کی تین خصوصیات مع امثلہ:

فعل "ضَرَّبَ" کی تین خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- تعمل: فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا جیسے رَسَنَ الدَّابَّۃَ (اس نے جانور کے سر پر لگام پہنائی)

۲- تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے خَمَّصَ زَیْدٌ (زید نے آہستہ آہستہ چبایا)

۳- اطعام: کسی کو ماخذ کھلانا جیسے خَبَزْتُ ھُمْ (میں نے انہیں روٹی کھلائی)

(ب) "سَمِعَ" کی دو خصوصیات:

فعل "سَمِعَ" کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) صیرورت: فاعل کا صاحب ماخذ ہونا جیسے جَرِبَ جَمَلٌ (اونٹ خارش والا ہوا)

(۲) تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے [illegible]

سوال نمبر 3:- (الف) باب افعال میں الزام، وجدان اور مبالغہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

(ب) باب تفعیل کے کوئی سے دو خاصے مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) باب افعال میں الزام، وجدان اور مبالغہ کی مثالوں سے وضاحت:

۱- الزام: کسی فعل کو متعدی سے لازم کرنا۔ جیسے: اَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابل حمد ہوا) [illegible] یہی فعل حَمِدَ از باب سَمِعَ متعدی ہے جیسے: حَمِدْتُ اللہَ (میں نے اللہ کی حمد کی) لیکن باب افعال پر چڑھانے سے لازم ہو گیا اور یہ اس کا خاصہ ہے۔

۲- وجدان: فاعل کا مفعول کے اندر صفت ماخذ پانا جیسے: اَبْخَلَ بَکْرٌ خَالِدًا (بکر نے خالد کو بخل سے متصف پایا) اس مثال میں فاعل (بکر) نے مفعول (خالد) کو ماخذ (بخل) سے موصوف پایا ہے۔

۳- مبالغہ: فعل (ماخذ) میں مبالغہ یعنی معنی کی زیادتی ہونا جیسے اَتْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کے درخت میں بہت پھل لگا) اس مثال میں کھجوروں کی مقدار کی کثرت پائی گئی۔

(ب) باب "تفعیل" کی دو خصوصیات:

باب "تفعیل" کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) تعمل: فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا جیسے سَفَّدَ زَیْدٌ نِ اللَّحْمَ (زید نے گوشت بھوننے کے لیے سیخ میں پرویا)

(۲) اطعام ماخذ: کسی کو ماخذ کھلانا جیسے عَسَّلَ وَلِیْدٌ اِبْنَہٗ (ولید نے اپنے بیٹے کو شہد کھلایا)

☆☆☆

امتحان سالانہ الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالوں کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل: تفهيم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع لکھیں؟ ۱۰=۲+۳+۵

(ب) اسم اور فعل کی پانچ پانچ علامات تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

سوال نمبر 2:- (الف) جملہ انشائیہ کی پانچ (۵) اقسام کے نام اور مثالیں لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

(ب) اسباب منع صرف میں سے کوئی سے پانچ (۵) اسباب مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰=۲×۵

(ج) آٹھ (۸) مرفوعات کے نام لکھیں اور کوئی سے دو کی مثالیں زینت قرطاس بنائیں؟ ۱۰=۲+۸

سوال نمبر 3:- (الف) مفاعیل خمسہ کے نام اور مثالیں لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

(ب) اضافت کی دونوں قسموں کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰=۵+۵

(ج) تابع کی پانچوں اقسام کی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰=۲×۵

حصہ دوم: شرح مائة عامل

سوال نمبر 4:- (الف) شرح مائة عامل کے مصنف کا نام و نسبت لکھیں؟ ۱۰

(ب) الصاق کی تعریف لکھیں نیز بتائیں کہ اتصال کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ ۱۰=۶+۲+۲

سوال نمبر 5:- (الف) حرف جر لام، کن معانی کے لیے آتا ہے؟ ان میں سے دو (۲) مع امثلہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) استدراك کا معنی "شرح مائة عامل" کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) اسم کو فقط نصب دینے والے حروف میں سے چار (۴) مع امثلہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) کی سببیت کے لیے آتا ہے مثال سے واضح کریں؟ ۱۰

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:-(الف) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع لکھیں؟

(ب) اسم اور فعل کی پانچ پانچ علامات تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم کی تعریف، غرض اور موضوع:

علم نحو: ایسے قوانین کا علم ہے، جن کے ذریعے اعراب و بناء کے اعتبار سے اسم، فعل اور حرف کے آخر کی حالتوں اور بعض کلمات کو بعض کے ساتھ ملانے کے طریقہ کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔

غرض وغایت: کلام عرب میں ذہن کو اعرابی غلطی سے بچانا۔

موضوع: کلمہ اور کلام۔

(ب) اسم اور فعل کی پانچ پانچ علامات:

اسم کی علامات: اسم کی پانچ علامات درج ذیل ہیں:

(۱) شروع میں الف لام ہو جیسے اَلْحَمْدُ، (۲) مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، (۳) آخر میں تنوین ہو جیسے زَیْدٌ، (۴) تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ، (۵) جمع ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

فعل کی علامات: فعل کی پانچ علامات درج ذیل ہیں:

(۱) شروع میں لفظ قَدْ ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ، (۲) شروع میں حرف ناصبہ جیسے لَنْ یَّضْرِبَ، (۳) شروع میں سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ، (۴) شروع میں سوف ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ، (۵) شروع میں حرف جازم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔

سوال نمبر 2:-(الف) جملہ انشائیہ کی پانچ (۵) اقسام کے نام اور مثالیں لکھیں؟

(ب) اسباب منع صرف میں سے کوئی سے پانچ (۵) اسباب مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) آٹھ (۸) مرفوعات کے نام لکھیں اور کوئی سے دو کی مثالیں زینت قرطاس بنائیں؟

جواب: (الف) جملہ انشائیہ کی پانچ اقسام مع امثلہ:

جملہ انشائیہ وہ ہے، جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا قرار نہ دیا جائے، اس کی کل دس اقسام ہیں، جن میں سے پانچ مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) امر ہو جیسے اِضْرِبْ، (۲) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ، (۳) استفہام ہو جیسے هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، (۴) نداء ہو جیسے یَا اَللّٰہُ، (۵) عقود ہو جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

(ب) پانچ اسباب منع صرف مع امثلہ:

اسباب منع صرف نو (۹) ہیں، جن میں سے پانچ مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) عدل: اصل صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف اس طرح خروج کرنا کہ مادہ اور معنی برقرار رہے اور دوسرا صیغہ قیاس کے مخالف ہو جیسے عُمَرُ۔ (۲) وصف: وہ اسم ہے جو ایسی ذات مبہمہ پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی صفت ملحوظ ہو جیسے اَحْمَرُ۔ (۳) تانیث: اسم کا مؤنث کی علامت پر مشتمل ہونا، خواہ اس کا مصداق نر ہو یا مادہ جیسے زَیْنَبُ۔ (۴) معرفہ: وہ اسم ہے، جو کسی معین ذات پر دلالت کرے جیسے عُمَرُ۔ (۵) عجمہ: اسم کا ایسے الفاظ میں سے ہونا، جن کو غیر عرب نے وضع کیا ہو جیسے اِبْرَاهِیْمُ۔

(ج) آٹھ مرفوعات کے نام اور دو کی مثالیں:

کل مرفوعات آٹھ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) فاعل جیسے قَامَ زَیْدٌ، (۲) مفعول مالم یسم فاعلہ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ، (۳) مبتداء، (۴) خبر، (۵) کان اور اس کے بھائیوں کا اسم، (۶) اِنَّ اور اس کے بھائیوں کی خبر، (۷) مَا وَلَا مشابہ لَیْسَ کا اسم، (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

سوال نمبر3:-(الف) مفاعیل خمسہ کے نام اور مثالیں لکھیں؟

(ب) اضافت کی دونوں قسموں کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ج) تابع کی پانچوں اقسام کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) مفاعیل خمسہ کے نام اور ان کی مثالیں:

۱- مفعول مطلق: وہ مفعول ہے، جو اپنے فعل کا ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں لفظ ضَرْبًا ہے۔

۲- مفعول بہ: وہ مفعول ہے، جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔

۳- مفعول معہ: وہ مفعول ہے، جو واؤ بمعنیٰ مع کے بعد واقع ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔

۴- مفعول لہ: وہ مفعول ہے، جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ، میں لفظ اِکْرَامًا ہے۔

۵- مفعول فیہ: وہ مفعول ہے، جس میں فاعل کا فعل واقع ہوا اس کو ظرف بھی کہتے ہیں، اس کی دو اقسام ہیں: (i) ظرف زمان جس کا تعلق زمانہ کے ساتھ ہو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، (ii) ظرف مکان

وہ ہے جس کا تعلق مکان کے ساتھ ہو جیسے جَلَسْتُ عِنْدَکَ۔

(ب) اضافت کی دو اقسام، ان کی تعریفات مع امثلہ:

اضافت: اس کا معنیٰ ہے نسبت کرنا، جس اسم کی نسبت کی جائے اسے مضاف اور جس اسم کی طرف کی جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں، مضاف کے لیے شرط ہے کہ اس کے آخر میں نون تنوین، نون تثنیہ اور نون جمع نہ ہو اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مثلاً غُلامُ زَیْدٍ۔

اقسام اضافت: اضافت کی دو اقسام ہیں:

۱- اضافت معنوی: وہ ہے کہ صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

۲- اضافت لفظی: وہ ہے کہ صیغہ صفت ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو مثلاً حَسَنُ الْوَجْہِ۔

(ج) تابع کی پانچ اقسام مع امثلہ:

تابع وہ دوسرا لفظ ہے، جو ایک ہی جہت اپنے ماقبل اسم کے اعراب کے ساتھ ہو۔ تابع کی پانچ اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- وصف: وہ تابع ہے جو متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرے مثلاً جَآءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ۔

۲- عطف بحرف: وہ تابع جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو، جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہو اور دونوں کے درمیان حرف عاطفہ ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَّ عَمْرٌو۔

۳- تاکید: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی تاکید کے لیے استعمال ہو، تا کہ سامع کو نسبت میں کوئی شک باقی نہ رہے مثلاً قَامَ قَامَ زَیْدٌ۔

۴- بدل: وہ تابع ہے، جو نسبت میں خود مقصود ہوتا ہے، نہ کہ اس کا متبوع جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ۔

۵- عطف بیان: وہ تابع ہے، جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کی وضاحت کر دے مثلاً جَاءَنِیْ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ۔

حصہ دوم: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:- (الف) شرح مائۃ عامل کے مصنف کا نام و نسبت لکھیں؟

(ب) الصاق کی تعریف لکھیں نیز بتائیں کہ اتصال کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: (الف) شرح مائۃ عامل کے مصنف کا نام:

مائۃ عامل، علم نحو کی مشہور کتاب ہے، اس کی توضیح کا نام "شرح مائۃ عامل" ہے اور اس کے

مصنف (شارح) کا نام امام نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(ب) الصاق کی تعریف اور اتصال کی صورتیں:

الصاق کی تعریف: وہ ایک شیء کا دوسری شیء سے ملنا ہے۔

اتصال کی صورتیں: اتصال کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اتصال حقیقی: دونوں چیزوں کے درمیان اتصال حقیقی ہو مثلاً بِهٖ دَاءٌ۔

(۲) اتصال مجازی: دونوں چیزوں کے درمیان اتصال مجازی ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔ یعنی میرا گزرنا ایسے مقام سے ہوا، جو زید کے قریب تھا۔

سوال نمبر 5:- (الف) حرف جر لام، کن معانی کے لیے آتا ہے؟ ان میں سے دو (۲) مع امثلہ لکھیں؟

(ب) استدراك کا معنیٰ "شرح مائة عامل" کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) حرف جار لام کے معانی اور دو کی امثلہ:

لام کے معانی اور دو کی مثالیں: حروف جارہ میں سے ایک لام ہے، جو پانچ معانی کے لیے آتی ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اختصاص کے لیے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔ (۲) زیادت کے لیے جیسے رَدِفَ لَكُمْ، (۳) تعلیل کے لیے، (۴) قسم کے لیے، (۵) معاقبت کے لیے۔

(ب) "استدراک" کا معنیٰ:

لفظ "استدراک" کا مطلب ہے، وہم کو دور کرنا، یہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے، وہ دونوں جملے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں، نیز مثبت اور منفی کے اعتبار سے بھی متضاد ہوتے ہیں، پہلے جملہ میں وہم موجود ہوتا ہے، دوسرے جملہ میں اس وہم کا ازالہ کیا جاتا ہے جبکہ دونوں کے درمیان لکن یعنی حرف استدراک موجود ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6:- (الف) اسم کو فقط نصب دینے والے حروف میں سے چار (۴) مع امثلہ لکھیں؟

(ب) کَیْ سببیت کے لیے آتا ہے مثال سے واضح کریں؟

جواب: (الف) اسم کو نصب دینے والے چار حروف مع امثلہ:

اسم کو فقط نصب دینے والے سات حروف ہیں، جن میں سے چار مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) واؤ بمعنی مع: جیسے اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ، (۲) اِلَّا: یہ استثناء کے لیے آتا ہے جیسے

جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، (۳)یا: یہ نداء قریب اور بعید دونوں کے لیے آتا ہے جیسے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ،
(۴)ہمزہ مفتوح: یہ نداء قریب کے لیے آتا ہے جیسے ءَ اَفْضَلَ الْقَوْمِ

(ب)"کَیْ" سببیت کی مثال سے وضاحت:

لفظ "کَیْ" دو جملوں کے درمیان آتا ہے، پہلا جملہ دوسرے جملے کا سبب ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں) یہاں قبول اسلام کو دخول جنت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

☆☆☆

امتحان سالانہ الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے دو اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(i) قل من ربّ السمٰوٰت والارض قل الله قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم نفعا ولا ضرا قل هل يستوى الاعمى والبصير ام هل تستوى الظلمٰت والنور ام جعلوا الله شركاء خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم .

(ii) فلا سلام يحرم الاسراف والتبذير كما يحرم التقتير فى الانفاق ويحرم اعجاب الانسان بنفسه والتكبر على عباد الله تعالىٰ فينبغى للمسلم ان يكون وسطا فى ماكله ومشربه وملبسه ولايكون بخيلا ولا يسرف فى الانفاق .

(iii) ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضالين .

سوال نمبر 2:- (الف) درج ذیل میں سے صرف تین اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

(i) من هو خالق كل شىء؟

(ii) هل اتخذ الله ولدا وهل له شريك فى الملك؟

(iii) من يحاسب الناس يوم القيامة؟

(iv) ماذا امر الله سبحانه و تعالىٰ المؤمنين ان يراعوه فى الصلوة؟

(ب) درج ذیل میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ ۱۵=۳×۵

عزيز، متكبر، رب، صلاة، أمانة، صدق

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۱۵=۳×۵

(i) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(ii) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

(iii) کیا توحید کی کوئی دلیل اللہ نے نازل کی ہے؟

(iv) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(ب) درج ذیل میں سے پانچ مفرد الفاظ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟ ۵×۳=۱۵

آلهة، أيام، اولاد، أرباب، سبل، كافرون، سبب، الرسول

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے چار اجزاء کی خالی جگہوں کو مناسب کلمات سے پُر کریں؟

۵×۴=۲۰

(i) لله يسبح مافی...... والارض .

(ii) لم يكن الله...... فی الملك .

(iii) ان الكافرين......

(iv) هل يستوى الأعمى و......

(v) أسأل...... السلامة .

(vi) أذكروا الله عند......

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(i) قل من ربّ السمٰوٰت والارض قل الله قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم نفاعا ولا ضرا قل هل يستوى الاعمى والبصير ام هل تستوى الظلمٰت والنور ام جعلوا الله شركاء خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم .

(ii) فلا سلام يحرم الاسراف والتبذير كما يحرم التقتير فى الانفاق ويحرم اعجاب الانسان بنفسه والتكبر على عباد الله تعالٰى فينبغى للمسلم ان يكون وسطا فى ماكله ومشربه وملبسه ولايكون بخيلا ولا يسرف فى الانفاق .

(iii) ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكر والله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضالين .

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(i) کہہ دیجیے! آسمانوں اور زمین کا مالک کون ہے؟ آپ فرمادیں: وہ اللہ ہے۔ کہہ دیجیے! کیا تم نے اس کے علاوہ کسی اور کو دوست بنالیا ہے، جو اپنے نفس کے لیے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجیے! کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں، کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہوتے ہیں؟ کیا انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں اور انہوں نے اللہ کی طرح مخلوق بنائی ہوئی ہے، ان پر مخلوق مشابہ ہوگئی ہے۔

(ii) پس اسلام فضول خرچی اور غلط خرچ کرنے کو حرام قرار دیتا ہے، اسی طرح وہ خرچ کرنے میں کنجوسی کو حرام قرار دیتا ہے اور اس نے انسان کی خود پسندی اور اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سامنے تکبر کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ پس مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے، پینے اور پہننے میں اعتدال پسند ہو، اور نہ کنجوس ہو اور نہ وہ فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہو۔

(iii) تم کو اس میں ذرا بھی گناہ نہیں ہے کہ (حج میں) معاش کی تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف ہے، پھر جب تم لوگ عرفات سے واپس آنے لگو تو مشعر حرام کے پاس (مزدلفہ میں شب کو قیام کر کے) خدائے تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس طرح عبادت کرو، جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے (نہ یہ کہ اپنی رائے کو دخل دو) اور حقیقت میں قبل اس کے تم محض ناواقف ہی تھے۔

سوال نمبر 2:-(الف) درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(i) من هو خالق كل شيء؟

(ii) هل اتخذ الله ولدا وهل له شريك في الملك؟

(iii) من يحاسب الناس يوم القيامة؟

(iv) ماذا امر الله سبحانه و تعالى المؤمنين ان يراعوه في الصلوة؟

(ب) درج ذیل الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

عَزِيْزٌ، مُتَكَبِّرٌ، رَبٌّ، صَلَاةٌ، أَمَانَةٌ، صِدْقٌ

جواب: (الف) ترجمہ اجزاء کا عربی میں جواب:

(i) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۔

(ii) لَا مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ ۔

(iii) اَللّٰهُ يُحَاسِبُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(iv) لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۔

(ب) الفاظ کا عربی جملوں میں استعمال:

۱- عَزِيْزٌ: اَللّٰهُ عَزِيْزٌ ۔

۲- مُتَكَبِّرٌ: خَالِقُنَا مُتَكَبِّرٌ ۔

۳- رَبٌّ: اَللّٰهُ رَبٌّ ۔

۴- صَلٰوةٌ: اَلصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ۔

۵- اَمَانَةٌ: اَلْحَيَاةُ اَمَانَةٌ عِنْدَنَا ۔

۶- صِدْقٌ: اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ ۔

سوال نمبر 3:-(الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(i) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(ii) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

(iii) کیا توحید کی کوئی دلیل اللہ نے نازل کی ہے؟

(iv) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(ب) درج ذیل مفرد الفاظ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟

اٰلِهَةٌ، أَيَّامٌ، اَوْلَادٌ، أَرْبَابٌ، سُبُلٌ، كَافِرُوْنَ، سَبَبٌ، الرَّسُوْلُ

جواب: (الف) جملوں کی عربی:

(i) اَلْمُسْلِمُوْنَ يَعْبُدُوْنَ اللهَ .

(ii) اِنَّمَا اللهُ يَنْفَعُ .

(iii) هَلْ اَنْزَلَ اللهُ بُرْهَانًا لِلتَّوْحِيْدِ .

(iv) نَحْنُ نَحْمَدُ اللهَ .

(ب) الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کے مفردات:

(۱) اِلٰهَةٌ: یہ جمع ہے اور مفرد "اِلٰہٌ" ہے۔

(۲) اَیَّامٌ: یہ جمع ہے، اس کا مفرد "یَوْمٌ" ہے۔

(۳) اَوْلَادٌ: یہ جمع ہے اور اس کا مفرد "وَلَدٌ" ہے۔

(۴) اَرْبَابٌ: یہ جمع ہے اور اس کا مفرد "رَبٌّ" ہے۔

(۵) سُبُلٌ: یہ جمع ہے، اس کا مفرد "سَبِيْلٌ" ہے۔

(۶) کَافِرُوْنَ: یہ جمع ہے، اس کا مفرد "کَافِرٌ" ہے۔

(۷) سَبَبٌ: یہ واحد ہے، اس کی جمع "اَسْبَابٌ" ہے۔

(۸) اَلرَّسُوْلُ: یہ واحد ہے، اس کی جمع "الرُّسُلُ" ہے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء کی خالی جگہوں کو مناسب کلمات سے پُر کریں؟

(i) لله يسبح مافى ...... والارض .

(ii) لم يكن الله ...... فى الملك .

(iii) ان الكافرين ......

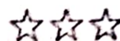
(iv) هل يستوى الأعمى و ......

(v) أسأل ...... السلامة .

(vi) أذكر والله عند ......

جواب: اجزاء کی خالی جگہوں کے مناسب الفاظ:

(i) اَلسَّمٰوٰتِ، (ii) لَهٗ شَرِيْكٌ، (iii) فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ، (iv) اَلْبَصِيْرُ، (v) اَللّٰهُ وَ، (vi) اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ



تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اول برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اول......قرآن

سوال نمبر 1:-کوئی سے دو اجزاء کا ترجمہ کریں؟ ۳۰=۱۵+۱۵

(الف) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْیُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۝

(ب) وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ۝

(ج) فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ۝

سوال نمبر 2:-کوئی سی پانچ آیات کا ترجمہ کریں؟ ۴۰=۵×۸

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫

(۲) لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ

(۳) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ

(۴) فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۝

(۵) ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

(٦) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

(۷) فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

(۸) فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝

حصہ دوم......تجوید

سوال نمبر 3:-کوئی سے پانچ اجزاء حل کریں۔ ۳۰=۵×٦

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ترتیل کے معانی کیا بیان فرمائے؟

(۲) اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں کس صورت میں ضروری ہیں؟

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے چھ کے نام لکھیں؟

(۴) فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ کی را کس قاعدہ کے تحت پُر اور کس قاعدہ کے تحت باریک پڑھی جائے گی؟

(۵) لام تعریف کا ادغام کن حروف میں ہوتا ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

(٦) میم ساکن کے کتنے اور کون کون سے قواعد ہیں؟

(۷) وانحر میں کیا قاعدہ ہے اور کیوں؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید وتجوید

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(الف) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْيُصَلَّبُوْٓا اَوْتُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(ب) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(ج) فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(الف) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ان میں فساد ڈالتے ہیں، ان کی یہی سزا ہے کہ ان کو چن چن کر قتل کیا جائے یا ان کو سولی دیا جائے یا ان کے ہاتھ ایک جانب سے اور پیر دوسری جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا ان کو زمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(ب) اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کان لگا کر آپ کی باتیں سنتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ تا کہ وہ آپ کی باتیں سمجھ نہ سکیں اور ہم نے ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے۔ اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں پھر بھی ایمان نہ لائیں گے حتیٰ کہ جب وہ آپ کے پاس بحث کرتے ہوئے آئیں گے تو کہیں گے کہ قرآن تو محض پہلے لوگوں کا قصہ کہانی ہے۔

(ج) سو آپ دیکھیں گے جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ ان کی طرف یہ کہتے ہوئے دوڑیں گے، ہمیں خدشہ ہے کہ ہم پر کوئی گردش نہ آ جائے۔ پس قریب ہے کہ اللہ فتح لے آئے یا اپنی طرف سے (فتح کی) کوئی علامت۔ تو انہوں نے جو کچھ اپنے دلوں میں چھپایا ہے وہ اس پر پچھتانے والے

ہو جائیں۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں؟

(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْاؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى٘

(۲) لَىٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَۚ

(۳) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْاۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰىؕ

(۴) فَالِقُ الْاِصْبَاحِۚ وَ جَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًاؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ○

(۵) ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِؕ

(۶) قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍؕ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَاۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىۚ

(۷) فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِؕ

(۸) فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ○

جواب: آیات کا اُردو ترجمہ:

آیت نمبر ا: اے ایمان والو! اللہ کے لیے (حق پر) مضبوطی سے قائم رہنے والے ہو جاؤ۔ درانحالیکہ تم انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے ہو، کسی قوم کی عداوت تمہیں بے انصافی پر نہ اُبھارے تم عدل کرتے رہو۔ وہ خوف خدا کے زیادہ قریب ہے۔

آیت نمبر۲: اگر تم نے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں ہوں۔

آیت نمبر۳: آپ جن لوگوں کو مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی رکھنے والا پائیں گے، وہ یہودی اور مشرکین ہیں۔ اور آپ جن لوگوں کو مسلمانوں کا سب سے قریب دوست پائیں گے، یہ وہ لوگ

ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں۔

آیت نمبر۴: وہ رات کو چاک کر کے صبح نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لیے بنایا اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے۔ یہ بہت غالب اور بے حد علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۔

آیت نمبر۵: اللہ نے آٹھ جوڑے پیدا کیے۔ دو بھیڑ کی قسم سے اور دو بکری کی قسم سے، آپ کہیے کہ اس نے دو نر حرام کیے یا دو مادہ حرام کیں۔ یا وہ جسے دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر۶: آپ کہیے کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو کچھ بھی کرتا ہے۔ اس کا وہی ذمہ دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

آیت نمبر۷: پھر فریب سے انہیں (اپنی طرف) جھکا لیا پس جب انہوں نے اس درخت سے چکھا تو ان کی شرمگاہیں ان کے لیے ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑنے لگے۔

آیت نمبر۸: پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی، اور کہا اے صالح! ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے، اگر تم رسولوں میں سے ہو۔

حصہ دوم ...... تجوید

سوال نمبر3:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ترتیل کے معانی کیا بیان فرمائے؟

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ دونوں کس صورت میں ضروری ہیں؟

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے چھ کے نام لکھیں؟

(۴) فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ کی راکس قاعدہ کے تحت پُر اور کس قاعدہ کے تحت باریک پڑھی جائے گی؟

(۵) لامِ تعریف کا ادغام کن حروف میں ہوتا ہے اور ان کا نام کیا ہے؟

(۶) میم ساکن کے کتنے اور کون کون سے قواعد ہیں؟

(۷) وَانْحَرْ میں کیا قاعدہ ہے اور کیوں؟

جواب: (۱) ترتیل کے معانی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ترتیل کے معانی یہ ہیں: ”حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا۔ نیز وقف کے مواقع اور قاعدوں کو جاننا۔“

(۲) اَعُوْذُ بِاللہِ پڑھنے کی صورتیں:

۱-قرآن پاک کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے۔

۲-دوران تلاوت کسی اجنبی سے بات کرلی۔

۳-کسی کے سلام کا جواب دینے کی صورت میں۔

بِسْمِ اللہِ پڑھنے کی صورتیں:

۱-جب کوئی سورۃ شروع کی جائے سوائے سورۃ التوبہ کے۔

۲-اگر سورہ درمیان سے شروع کی تو اختیار ہے کہ پڑھنا یا نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ:

۱-صفیر، ۲-قلقلہ، ۳-لین ۴-انحراف، ۵-تفشی، ۶-تکریر

(۴) "فِرْقٍ کَانَ کُلُّ فِرْقٍ" کی راء کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

راء پُر پڑھنا: یہاں "راء" ساکن کے بعد حرف مستعلیہ "ق" پایا گیا ہے اس لیے راء پُر پڑھی جائے گی۔

راء باریک پڑھنا: اگر "راء" ساکن سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی اور یہاں "راء" سے پہلے زیر ہے۔

(۵) لام تعریف کا ادغام:

ابغ حجك وخف عقيه کے سوا تمام حروف میں لام تعریف کا ادغام ہوگا۔

لام تعریف کے ادغام حروف کا نام: ان حروف کو حروف شمسیہ کہتے ہیں

(۶) میم ساکن کے قواعد و نام:

میم ساکن کے تین قواعد ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱-ادغام شفوی، ۲-اخفائے شفوی، ۳-اظہار شفوی۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

پہلا حصہ......حدیث

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل احادیث میں سے صرف پانچ کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۵×۸=۴۰)

(ب) حدیث نمبر ۳ یا ۵ پر اعراب لگائیں۔ (۱۰)

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج ما في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء .

(۲) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها .

(۳) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم ال الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس .

(۴) عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلينى منكم اولو الأحلا والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا وإياكم وهيشات الأسواق .

(۵) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا او زار اخاله في الله ناداه منادبان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا .

(۶) عن معاذ رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون في جلالي لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء .

(۷) عن أنس رضي الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة ما سمعت مثلها قط فقال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا فغطى

أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوههم ولهم حنين ۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے صرف پانچ الفاظ کے معانی ریاض الصالحین کے مطابق لکھیں؟ (۵×۲=۱۰)

يمين غموس، معصوم الدم، هجرت، نافخ الكير، بوائق، قوت، الضرب المبرح

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 3:- درج ذیل میں سے صرف چار اجزاء حل کریں۔ (۱۰×۴=۴۰)

(۱) میت کو دفن کرنے کے بعد اس کو تلقین کا طریقہ اور حکم مع دلیل لکھیں؟ (۴+۲+۴=۱۰)

(۲) انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر دو دلیلیں لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۳) کیا دنیا میں مردے فائدہ دیتے ہیں؟ قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۴) آثار صالحین سے برکت حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۵) بدعت کی تعریف اور اقسام مع تعریفات لکھیں؟ (۱۰)

(٦) لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجدا پر تحقیقی نوٹ لکھیں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:-(الف) مندرجہ ذیل احادیث کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج ما فی الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء .

(۲) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما عن النبی صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذی إذا قطعت رحمه وصلها .

(۳) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما عن النبی صلى الله عليه وسلم الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس .

(۴) عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلينی منكم اولو الأحلام والنهی ثم الذين يلونهم ثلاثا وإياكم وهيشات الأسواق .

(۵) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا او زار اخاله فی الله ناداه منادبان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا .

(۶) عن معاذ رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء .

(۷) عن أنس رضى الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة ما سمعت مثلها قط فقال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا فغطى أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوههم ولهم حنين .

(ب) حدیث نمبر ۳ یا ۵ پر اعراب لگائیں۔

جواب: (الف) ترجمہ احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو/ بھلائی سے پیش آؤ۔ پس عورت کو پیدا کیا گیا ہے پسلی سے۔

پسلی میں سب سے ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے۔ پس اگر تم اسے سیّدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ اگر اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی۔ پس تم عورتوں سے متعلق نصیحت قبول کرو۔

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص رشتہ داری کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا جو بدلہ دینا چاہتا ہو اچھائی کا بلکہ رشتہ داری کا خیال رکھنے والا وہ ہوتا ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جا رہی ہو، تو وہ اسے برقرار رکھے۔

حدیث نمبر 3: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور قصداً قسم اُٹھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔

حدیث نمبر 4: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے عقلمند اور تجربہ کار لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں (نماز میں)۔ پھر وہ ہوں جو ان سے کم مرتبے کے ہوں۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی (اور فرمایا) بازار کے شور شرابے سے اجتناب کرو۔

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لیے کسی مریض کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی زیارت کرے۔ تو ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: تمہیں مبارک ہو اور مبارک ہو تمہیں تمہارا چلنا اور تم نے جنت میں اپنی جگہ تیار کر لی ہے۔

حدیث نمبر 6: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے جلال کی خاطر محبت رکھنے والے، ان کے لیے نور کے منبروں پر۔ اور ان پر رشک کریں گے انبیاء و شہداء۔

حدیث نمبر 7: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ (وعظ) دیا۔ میں نے اس طرح کا خطبہ پہلے کبھی نہیں سنا تھا آپ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ (راوی کہتے ہیں:) بہت سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

(ب) اعراب: حدیث نمبر 3 اور 5 پر اعراب اوپر لگا دیئے ہیں۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل الفاظ کے معانی ریاض الصالحین کے مطابق لکھیں؟

(۱) یمین غموس، (۲) معصوم الدم، (۳) هجرت، (۴) نافخ الكير، (۵) بوائق، (۶) قوت، (۷) الضرب المبرح

جواب: الفاظ کے معانی:

معانی	الفاظ
قصداً جھوٹی قسم اُٹھانا	يمين غموس
محفوظ خون	معصوم الدم
میں نے ہجرت کی	هجرت
لوہار (بھٹی جھونکنے والا)	نافخ الكير
خباثت	بوائق
روزی	قوت
سخت مار مارنا	الضرب المبرح

حصہ دوم.....عقائد

سوال نمبر 3:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) میت کو دفن کرنے کے بعد اس کو تلقین کا طریقہ اور حکم مع دلیل لکھیں؟

(۲) انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر دلیلیں لکھیں؟

(۳) کیا دنیا میں مردے فائدہ دیتے ہیں؟ قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

(۴) آثار صالحین سے برکت حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

(۵) بدعت کی تعریف اور اقسام مع تعریفات لکھیں؟

(۶) لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجدا پر تحقیقی نوٹ لکھیں؟

جواب: اجزاء کے جوابات:

(۱) میت کو تلقین کا طریقہ، حکم مع دلیل:

بالغ میت کو دفن کے بعد تلقین کرنا بہت سے علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے۔

دلیل ارشاد خداوندی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یاد دلائیے، کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو فائدہ دیتا ہے۔

طریقہ تلقین: طبرانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جب تمہارا کوئی بھائی

فوت ہو جائے اور تم اس کی قبر پر مٹی ڈال دو تو چاہیے کہ تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو جائے، میت اور اس کی والدہ کا نام لے کر کہے: اے فلاں بن فلاں! تو قبر والا بات سنتا ہے، پھر کہے:

فلاں بن فلاں! تو قبر والا اٹھ کر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، پھر کہے: اے فلاں بن فلاں! تو قبر والا کہتا ہے کہ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے ہمیں ہدایت دو کیا کہنا چاہتے ہو؟ تو تلقین کرنے والا کہے: اس بات کو یاد کرو جس سے تم دنیا سے رخصت ہوئے یعنی اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور عبد مکرم، شفیع امم، صاحب کرم ہیں۔ تم اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر راضی ہو، تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں:

چلو اس شخص کے پاس بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے جسے حجت سکھائی جا رہی ہے۔ ایک صحابی نے کہا: اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، تو اس کی نسبت اس کی ماں حضرت حواء کی طرف کرتے ہوئے کہے: اے فلاں بن حواء!

(۲) انبیاء کا قبروں میں زندہ ہونا:

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہمارا گزر ہوا، وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

امام بیہقی اور ابو یعلیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہداء کی زندگی صراحۃً بیان فرمائی ہے: ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جب شہید زندہ ہیں، تو انبیاء کرام اور صدیقین بطریق اولیٰ زندہ ہوں گے، کیونکہ وہ شہداء سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ماجد آرام فرما تھے، اس حال میں داخل ہوا کرتی تھی کہ پردے کا کچھ خاص اہتمام نہ ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ ایک میرے شوہر محترم ہیں اور ایک والد ماجد ہیں، جب ان کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دفن ہوئے، تو اللہ کی قسم! عمر بن فاروق رضی اللہ عنہ سے حیاء کی بنا پر اس طرح داخل

ہوتی تھی کہ میں نے اپنے جسم کو خوب اچھی طرح کپڑوں میں لپیٹ رکھا ہوتا تھا، اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ رہے ہیں، یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عمر فاروق ان کے گھر میں دفن ہوئے، تو آپ داخل ہوتے وقت پردے کا خصوصی اہتمام کیا کرتی تھیں۔

(۳) دنیا میں مردے کا فائدہ دینا:

میت، زندہ کو نفع دیتا ہے، اس لیے کہ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ اموات زندوں کے لیے دعا اور شفاعت کرتے ہیں۔ سیدنا شیخ امام عبداللہ بن علوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کی بدولت ہمیں نفع عطا فرمائے، فرماتے ہیں کہ زندوں کی نسبت دنیا سے رحلت فرمانے والے زندوں کو نفع دیتے ہیں، کیونکہ زندہ افراد فکر معاش کی وجہ سے دوسروں کی طرف اتنی توجہ نہیں کر سکتے، جب کہ دنیا سے رحلت فرمانے والے فکر معاش سے آزاد ہو چکے ہیں، ان کو اپنے سابقہ اعمال کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی، فرشتوں کی طرح ان کا اس کے علاوہ کسی امر سے تعلق نہیں ہوتا۔

دلیل: بعض علماء نے فرمایا: صاحب قبر کے زندہ کو فائدہ پہنچانے کی قوی دلیل وہ واقعہ ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کی رات پیش آیا جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے رجوع فرمائیں اور تخفیف کی درخواست کریں، جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس وقت رحلت فرما چکے تھے، ہم اور قیامت تک آنے والی امت محمدیہ کے افراد ان کی برکت سے مستفید ہو رہے ہیں، اور ہوتے رہیں گے ان کے واسطے سے تمام امت کے لیے تخفیف واقع ہوگئی اور یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گنہگار امتی کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے مغفرت فرماتے ہیں، اس سے بڑھ کر فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

(۴) آثار صالحین سے برکت کا حصول:

قرآن کریم کی متعدد آیات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قرب الٰہی کا شرف پانے والوں سے منسوب چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے کیسی برکت رکھی ہے۔

(۱) تابوت سکینہ کا اعزاز (۲) قمیض جناب یوسف علیہ السلام کا اعجاز (۳) نشانِ قدم خلیل علیہ السلام کے پاس نماز کا حکم (۴) اور سیدّتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں سے منسوب پہاڑیوں کا شعائر اللہ قرار پانا (۵) وغیرہ چشم بینا کے لیے برکت کا واضح پیغام ہیں۔

مقربین بارگاہ کی تو قبریں بھی برکت تقسیم کرتی ہیں۔ اصحابِ کہف کی قبور کے قریب ان کے آثار باقی رکھنے کے لیے مسجد کی تعمیر اس پر شاہد ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی نسبت والی چیزوں کو بھی اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے، مثلاً: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک مشکیزے کو دہن اقدس لگا کر اس سے پانی نوش فرمایا، انہوں نے آپ کے مبارک ہونٹوں سے لگنے والے حصے کو کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کرلیا۔

(۵) بدعت:

دین میں ہر نو پیدا کام بدعت ہے۔

اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں: بدعت حسنہ و مذمومہ۔

بدعت حسنہ: وہ چیز ہے جو کتاب وسنت کی نصوص یا اجماع کے خلاف نہ ہو جیسے علماء کا اجماع ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں باجماعت نماز تراویح پڑھنا۔

بدعت مذمومہ: وہ چیز ہے جو کتاب وسنت کی نصوص یا اجماع کے مخالف ہو مثلاً سینما بنانا وغیرہ۔

(۶) مذکورہ حدیث میں واضح کردیا گیا ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہِ تعظیم کرنا شروع کردیا' اس کو اپنا قبلہ بنالیا۔ اس کی طرف منہ کرکے عبادت کرتے اور اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے، جو قطعی حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وصال صحابہ کو ہدایت کی کہ تم لوگ ان جیسا طریقہ نہ اپنانا۔ نہ یہ کسی مسلمان کے لیے جائز ہے اور نہ ہی اس کی اسلام میں کوئی گنجائش ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　　　　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے صرف دو سوال حل کریں۔

حصہ اول......فقہ

سوال نمبر ۱:- اَلْغَلَبَةُ فِی الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ مَائِعٍ لَهُ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ لَهُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَا رَائِحَةَ لَهُ وَبِظُهُوْرِ وَصْفَيْنِ مِنْ مَّائِعٍ لَهُ ثَلَاثَةٌ كَالْخَلِّ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) جس مائع کا کوئی وصف نہ ہو اس میں غلبہ کا معیار کیا ہے؟ ۱۵

سوال نمبر 2:- ویکرہ الإستنجاء بعظم وطعام لادمی أوبھیمة و اٰجر وخزف وفحم وزجاج وجص وشیء محترم کخرقة دیباج وقطن وبالید الیمنی إلامن عذر ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے آداب لکھیں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مکروہات وضو میں سے کوئی سے پانچ تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

سوال نمبر 3:- باب التیمم یصح بشروط ثمانیة ۔

(الف) کتاب میں مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی پانچ شرائط وضاحت سے لکھیں؟ ۲۰=۴×۵

(ب) نماز کی ادائیگی میں مرد اور عورت کے طریقہ کا فرق نور الایضاح کی روشنی میں وضاحت سے تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب سپرد قلم کریں؟

(الف) اصول فقہ کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اصول فقہ کی تعداد لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

(ب) خاص کی اقسام ثلاثہ کے نام، خاص کا حکم اور ایک مثال تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

(ج) متعلقات نصوص سے کیا مراد ہے؟ کوئی سی تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:-اَلْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ مَائِعٍ لَهٗ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ لَهُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَا رَائِحَةَ لَهٗ وَبِظُهُوْرِ وَصْفَيْنِ مِنْ مَّائِعٍ لَهٗ ثَلَاثَةٌ كَالْخَلِّ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) جس مائع کا کوئی وصف نہ ہو اس میں غلبہ کا معیار کیا ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: کسی مائعات میں اگر کوئی بہنے والی چیز مل جائے تو اس میں دو وصفوں میں سے صرف ایک کا ظاہر ہونا غلبہ شمار ہوگا جیسے دودھ کا رنگ اور ذائقہ ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی۔ اور مائع میں تین وصفوں والی چیز کے دو وصفوں کا ظاہر ہونا غلبہ شمار ہوگا جیسے سرکہ وغیرہ۔

(ب) بغیر وصف چیز کے غلبہ کا معیار:

ایسی مائع چیز جس میں کوئی وصف نہ ہو جیسے مستعمل پانی اگر مطلق پانی میں مل جائے تو غلبہ کا معیار وزن کے اعتبار سے ہوگا۔

سوال نمبر 2:-ويكره الإستنجاء بعظم وطعام لادمي أو بهيمة و اجر وخزف وفحم وزجاج وجص وشيء محترم كخرقة ديباج وقطن وباليد اليمنى إلا من عذر

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے آداب لکھیں؟

(ب) مکروہات وضو میں سے کوئی سے پانچ تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: اور مکروہ ہے استنجاء کرنا ہڈی، کھانے والی کسی چیز (انسانوں یا جانوروں کی)، اینٹ، ٹھیکری، کوئلہ، شیشہ، چونے، کسی قابل احترام چیز جیسے ریشمی کپڑے اور روئی اور دائیں ہاتھ سے بغیر کسی عذر کے۔

بیت الخلاء میں جانے کے آداب:

1-بایاں پاؤں پہلے داخل کرنا، 2-بیت الخلاء جانے کی دعا پڑھنا، 3-بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا، 4-قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرنا، 5-کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا مگر کوئی عذر ہو، 6-بلا ضرورت

باتیں نہ کرنا، 7- بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔

بیت الخلاء سے نکلنے کے آداب:

1- دایاں پاؤں پہلے باہر نکالنا۔

2- پھر یہ دعا پڑھنا: غُفْرَانَکَ۔

(ب) وضو کے مکروہات:

(۱) ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا، (۲) ضرورت سے کم پانی استعمال کرنا، (۳) دوران وضو چہرے پر زور سے پانی مارنا، (۴) دنیوی گفتگو کرنا، (۵) بغیر ضرورت کے کسی سے معاونت حاصل کرنا۔

سوال نمبر 3:- باب التیمم یصح بشروط ثمانیة ۔

(الف) کتاب میں مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی پانچ شرائط وضاحت سے لکھیں؟

(ب) نماز کی ادائیگی میں مرد اور عورت کے طریقہ کا فرق نور الایضاح کی روشنی میں وضاحت سے تحریر کریں؟

جواب: (الف) شرائط تیمم:

پہلی شرط نیت کرنا: نیت کا مطلب ہے کہ کسی کام کے کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اس کا وقت مٹی پر ہاتھ مارنے کا ہے۔ نیت کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں: (۱) مسلمان ہونا، (۲) باشعور ہونا، (۳) جس چیز کی نیت کر رہا ہو، اس کا علم ہونا۔

دوسری شرط: شرعی عذر کا موجود ہونا ہے مثلاً پانی ایک میل دور ہو، یا پانی قریب ہو، مگر دشمن یا درندے کا خوف ہو، یا کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول رسی موجود نہ ہو، یا پانی اس قدر ٹھنڈا ہو کہ وضو کرنے سے کوئی عضو ضائع ہو جائے گا، یا کوئی مریض ہو اور وضو کی صورت میں جان ضائع ہو جائے گی، یا مرض میں اضافہ ہو جائے گا، ان تمام صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

تیسری شرط: جس چیز سے تیمم کرنا مقصود ہو، اس کا زمین کی جنس سے ہونا مثلاً مٹی، پتھر اور ریت وغیرہ۔ لہٰذا سونے یا چاندی، یا لکڑی وغیرہ سے تیمم درست نہیں ہوگا۔

چوتھی شرط: چہرے اور ہاتھوں کو مسح کرتے ہوئے مکمل طور پر گھیرنا۔

پانچویں شرط: تمام ہاتھ، یا اس کے اکثر حصہ سے تیمم کیا جائے، لہٰذا ایک یا دو انگلیوں سے تیمم درست نہ ہوگا۔

(ب) مرد و عورت میں ادائیگی نماز میں فرق:

ارکان نماز	مرد	عورت
تکبیر تحریمہ:	اپنی ہتھیلیوں کو باہر نکالے آستینوں سے اور کانوں کے برابر اُٹھائے۔	ہاتھ اپنی اوڑھنی کے نیچے سے کندھوں تک اٹھائے۔
قیام:	دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھے۔	دونوں ہاتھوں کا گھیرا باندھے بغیر سینے پر رکھے۔
رکوع:	سر کو سرین کے برابر رکھے، گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے اور انگلیاں کشادہ رکھے۔	انگلیاں کشادہ نہ کرے۔
سجدہ:	پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغلوں سے دور رکھے۔	جھک جائے اور پیٹ کو رانوں سے ملادے۔
تشہد:	دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ انگلیوں کو قبلہ رخ کرے۔ ہاتھوں کو رانوں پر اور کشادہ رکھے۔	تورک کرے۔

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء کا جواب سپرد قلم کریں؟

(الف) اصول فقہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اصول فقہ کی تعداد لکھیں؟

(ب) خاص کی اقسام ثلاثہ کے نام، خاص کا حکم اور ایک مثال تحریر کریں؟

(ج) متعلقات نصوص سے کیا مراد ہے؟ کوئی سی تین کی تعریفات واضح لکھیں؟

جواب: (الف) اصول فقہ کا لغوی معنی: کسی چیز کو جاننے اور معلوم کرنے کے قواعد کا نام۔

اصطلاحی معنی: ایسے قواعد کا جاننا جس کے ذریعے شرعی احکام کا استنباط کیا جائے۔

تعداد: اصول فقہ چار ہیں:

۱-قرآن مجید، ۲-سنت رسول، ۳-اجماع، ۴-قیاس

(ب) خاص کی اقسام ثلاثہ:

۱-تخصیص فرد جیسے زَیْدٌ، ۲-تخصیص نوع جیسے رَجُلٌ، ۳-تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

حکم: اس پر قطعی طور پر عمل واجب ہے لیکن اگر اس کے مقابل خبر واحد یا قیاس آجائے تو دونوں پر عمل

کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو خاص پر عمل کیا جائے گا۔

مثال: "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" یہاں "اَقِیْمُوْا" خاص ہے یعنی "نماز قائم کرو" پس نماز فرض ہے اس کا منکر فاسق ہے۔ لہٰذا لفظ اَقِیْمُوْا پر عمل ضروری ہے۔

(ج) متعلقات نصوص:

وہ چار چیزیں جن سے لفظ کے معانی پر دلالت مقصود ہو اور ان کا تعلق نص سے نہ ہو انہیں متعلقات نصوص کہتے ہیں۔

اقسام نصوص کی تعریف وامثلہ:

1- عبارۃ النص: جو معنی نص سے مقصود ہو اور نص کی عبارت بھی واضح الفاظ میں صراحت کردے جیسے وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ میں دلالت ہے کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

2- دلالت النص: لفظ کی دلالت ایسے معنی پر ہو جس سے منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر معلوم ہو جیسے فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا۔

3- اقتضاء النص: ایسی دلالت جس کا معنی عبارۃ النص کے بغیر متحقق نہ ہو جیسے کوئی شخص اپنی عورت کو کہے "اَنْتِ طَالِقٌ" یہ جملہ عورت کی صفت بنتا ہے اور صفت مصدر کا تقاضا کرتی ہے۔ لہٰذا لفظ "طالق" میں مصدر "طلاق" بطور اقتضاء پایا گیا ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (الیف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

حصہ اول......علم الصیغہ

سوال نمبر 1:-(الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) مضاعف ثلاثی، لفیف مقرون اور ناقص کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ج) تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی اقسام ہیں؟ تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۵)

سوال نمبر 2:-(الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ لکھیں نیز ضَـرَبَ یَـضْـرِبُ سے امر غائب کی گردان لکھیں؟ (۷+۸=۱۵)

(ب) خَطَایَا، یَقُوْلُ اور جَاءَ میں سے ہر ایک کی تعلیل لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ج) قِیَام کا قانون لکھیں؟ (۵)

سوال نمبر 3:-(الف) باب افتعال، باب استفعال، باب تفعیل میں سے ہر ایک کی خاصیات اور امثلہ لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) درج ذیل میں سے پانچ صیغے اس طرح حل کریں کہ شش اقسام، ہفت اقسام اور باب کی معلوم ہو جائے؟ (۴×۵=۲۰)

وَعَدَکَ، اِعْلَمُوْا، تَفْتَحِیْنَ، اِسْتَقْبِلْ، اَنْعَمْتَ، قُلْنَ، خُذْ

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں صرف تین اجزاء حل کریں۔

(۱) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۲) باب تَفْعِیْل کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۳) بابِ فتح کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۴) الباقت اور مشارکت میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۵) تجنب اور تحول میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اول: علم الصیغہ

سوال نمبر 1:- (الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) مضاعف ثلاثی، لفیف مقرون اور ناقص کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

(ج) تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی اقسام ہیں؟ تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) کلمہ کی اقسام کی تعریفات مع امثلہ:

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ اور ضَارِبٌ۔

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال (مستقبل) میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی) یَضْرِبُ (فعل مضارع میں حال و استقبال دونوں زمانے پائے جاتے ہیں)

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر نہ دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ نہ آئے جیسے مِن اور اِلٰی۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

1- مضاعف ثلاثی: وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ ہوں جیسے مَدَّ، مَدٌّ۔

2- لفیف مقرون: وہ جس کلمہ میں دو حروف متصل ہوں جیسے طَوِیٌ۔

3- ناقص: وہ کلمہ جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت پایا جائے جیسے رَمْیٌ، دَعْوٌ۔

(ج) اقسام فعل (باعتبار تعداد حروف):

تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ۱- ثلاثی ۲- رباعی پھر ان اقسام کی مزید دو قسمیں

ہیں: ۱- مجرد، ۲- مزید فیہ۔

ثلاثی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

رباعی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی چار ہوں جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔

سوال نمبر 2:- (الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ لکھیں نیز ضَرَبَ یَضْرِبُ سے امر غائب کی گردان لکھیں؟

(ب) خَطَایَا، یَقُوْلُ اور جَاءٍ میں سے ہر ایک کی تعلیل لکھیں؟

(ج) اِقِیَام کا قانون لکھیں؟

جواب: (الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:

امر حاضر معروف: فعل امر حاضر معروف فعل مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت تاء کو گرادیں گے۔ اگر فاء کلمہ متحرک ہوگا تو لام کلمہ ساکن کردیں گے اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسے گرادیں گے مثلاً تَـقِـيْ سے قِ۔ اگر مضارع کی علامت تاء گرانے کے بعد فاء کلمہ ساکن ہو، تو عین کلمہ کو دیکھیں گے۔ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو، تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مکسور لائیں گے اور لام کلمہ کو ساکن کردیں گے۔ مثلاً تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، یَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور یَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر لام کلمہ میں حرف علت ہو، تو وہ گر جائے گا مثلاً تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَرْضٰی سے ارض۔ امر حاضر بنانے سے نون اعرابی لازمی طور پر گر جائے گا۔

گردان فعل امر غائب:

لِیَضْرِبْ، لِیَضْرِبَا، لِیَضْرِبُوْا، لِتَضْرِبْ، لِتَضْرِبَا، لِیَضْرِبْنَ، لِاَضْرِبْ، لِنَضْرِبْ۔

(ب) خطایا کی تعلیل:

جب مفاعل کے الف کے بعد اور یاء سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو اسے یاء مفتوحہ سے بدلتے ہیں جیسے خَطَایَا۔ اصل میں خَطَاءِیٌ تھا۔ یاء الف جمع کے بعد اور ہمزہ سے قبل واقع ہوئی، لہٰذا اسے ہمزہ سے بدلا تو خَطَاءِءٌ ہو گیا۔ پھر قاعدہ نمبر 4 کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو خَطَاءِیٌ ہو گیا۔ پھر قاعدہ نمبر 6 کے مطابق ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے اور یاء ثانی کو الف سے بدلا تو خطایا ہو گیا۔

یَقُوْلُ کی تعلیل:

اگر واؤ یا یاء کا ماقبل ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے۔ اگر حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو

الف میں بدلا جاتا ہے جیسے یَقُوْلُ۔ اگر ان حروف کے بعد والا حرف ساکن ہو تو ضمہ اور کسرہ کی صورت میں یہ گر جاتے ہیں اور اگر فتحہ ہو تو الف سے بدل کر گراتے ہیں۔

جَاءٍ کی تعلیل:

اگر دو ہمزہ حرکت والے ہوں اور اکٹھے ہو جائیں اور ان میں ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے جَاءٍ۔ یہ اصل میں جَایِءٌ تھا۔ یاء الف زائدہ کے بعد ہے۔ لہٰذا اسے ہمزہ سے بدل دیا تو جَاءِءٌ ہو گیا۔ پہلا ہمزہ مکسور ہے لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو جَاءِیٌ ہو گیا۔ یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ اب یاء اور نون تنوین دو ساکن اکٹھے ہو گئے تو یاء کو گرانے سے جَاءٍ ہو گیا۔

(ج) "قِیَامٌ" کا قانون:

فعل / مصدر کا کلمہ عین اگر واؤ کسرہ کے بعد واقع ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جاتا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے فعل میں بھی تعلیل پائی جاتی ہو جیسے قَامَ کا مصدر قِیَامٌ۔

سوال نمبر 3:- (الف) باب اِفْتِعَال، باب اِسْتِفْعَال، باب تَفْعِیْل میں سے ہر ایک کی علامات اور امثلہ لکھیں؟

(ب) درج ذیل صیغے اس طرح حل کریں کہ شش اقسام، ہفت اقسام اور باب بھی معلوم ہو جائے؟

وَعَدْتَّ، اِعْلَمُوْا، تَفْتَحِیْنَ، اِسْتَقْبِلْ، نَعَسْتُنَّ، خُذْ

جواب: (الف) ابواب کی علامات اور امثلہ:

باب اِفْتِعَال: اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ ہوتی ہے جیسے اِجْتِنَابٌ۔

باب اِسْتِفْعَال: اس کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے سین اور تاء زائدہ ہیں جیسے اِسْتِنْصَارٌ۔

باب تَفْعِیْل: اس میں صرف عین کلمہ مشدد ہوتا ہے، فاء سے پہلے تاء نہیں ہوتی۔ اس میں علامت مضارع معروف کے صیغوں میں مضموم ہوتی ہے جیسے تَصْرِیْفٌ سے یُصَرِّفُ۔

(ب) صیغوں کا حل:

الفاظ	صیغہ
وَعَدْتَّ:	واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔
اِعْلَمُوْا:	جمع مذکر امر حاضر معروف صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔

اِسْتَقْبِلْ: واحد مذکر امر حاضر معروف صحیح از باب اِسْتِفْعَال ۔

قُلْنَ: جمع مؤنث غائب ماضی معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ ۔

خُذْ: واحد مذکر امر حاضر معروف مہموز الفاء از باب نَصَرَ یَنْصُرُ ۔

تَفْتَحِیْنَ: واحد مؤنث حاضر مضارع معروف صحیح از باب فَتَحَ یَفْتَحُ ۔

اَنْعَمْتُ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف صحیح از باب اِفْعَالٌ ۔

حصہ دوم......خاصیات الابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(۲) باب تَفْعِیل کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(۳) باب فَتَحَ کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(۴) لیاقت اور مشارکت میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟

(۵) تجنب اور تحوّل میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟

جواب: (۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ کی دو خصوصیات:

(۱) قطع مآخذ: مدلول مآخذ کو کاٹنا جیسے خَلَیْتُ (یعنی میں نے تازہ گھاس کاٹی)

(۲) اعطاء مآخذ: کسی کو مدلول مآخذ دینا جیسے اَجَرَ الرَّجُلَ (یعنی اس آدمی نے کسی کو مزدوری دی۔

مزید مشہور مآخذ یہ ہیں: تعمل، موافقت، تدریج، کثرت مآخذ اللباس، ضرب مآخذ، بلوغ، تطلیہ، مطاوعت، تاذی، قصر اور تخلیط۔

(۲) باب تفعیل کی دو خصوصیات:

(۱) تعمل: فاعل کا مآخذ کو کام میں لانا جیسے سَفَّدَ زَیْدٌ ن اللَّحْمَ (زید نے گوشت بھوننے کے لیے سیخ میں پرویا)

(۲) اطعام مآخذ: کسی کو مآخذ کھلانا جیسے غَسَّلَ وَلِیْدٌ اِبْنَہٗ (ولید نے اپنے بیٹے کو شہد کھلایا)

(۳) باب فَتَحَ کی دو خصوصیات:

(i) موافقت باب سَمِعَ وَ کَرُمَ: باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا باب سَمِعَ یَسْمَعُ اور باب کَرُمَ یَکْرُمُ کے ہم معنیٰ ہے، جیسے زَهِدَ زَیْدٌ وَ زَهَدَ زَیْدٌ وَ زَهُدَ زَیْدٌ (زید نے بے رغبتی کی وجہ سے ترک کر دیا) یہ تینوں ابواب ہم معنیٰ ہیں۔

(ii) اطعام مآخذ: (مآخذ کھلانا) جیسے لَمَحْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو گوشت کھلایا)

(۴) لیاقت کی تعریف ومثال:

کسی چیز کا مدلول ماخذ کے لائق اور اس کا مستحق ہونا جیسے اَلْثَمَ الْفَرَعَ۔

مشارکت کی تعریف ومثال:

کسی کام میں دو شخصوں کا اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًو۔

(۵) تَجَنُّبْ کی تعریف ومثال:

ماخذ سے بچنے، پہلو تہی کرنے، پرہیز کرنے اور دور ہونے کو تَجَنُّبْ کہتے ہیں جیسے تَجَوَّبَ۔

تَحَوُّل کی تعریف ومثال:

کسی چیز کو مثل ماخذ بنانے کو تحول کہتے ہیں جیسے خَیَّمْتُہٗ میں نے اس (چادر وغیرہ) کو خیمے کی مثل بنایا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالوں کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اول: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریف لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

(ب) جملہ خبریہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں؟ ۱۵=۵+۵+۵

سوال نمبر 2:- (الف) معرب اور مبنی کی تعریف کریں؟ ۱۰=۵+۵

(ب) منصوبات میں سے کوئی سے پانچ کے نام لکھیں؟ ۱۰

(ج) تابع کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام تحریر کریں؟ ۱۰=۵+۵

سوال نمبر 3:- (الف) عدل کی اقسام کی تعریف و مثال لکھیں؟ ۱۰=۲+۸

(ب) فاعل، کلام، مفعول فیہ اور مفعول لہ کی تعریف سپرد قلم کریں؟ ۲۰=۴×۵

حصہ دوم......شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:- (الف) عامل کی تعریف کر کے اس کی اقسام لکھیں؟ ۱۰=۵+۵

(ب) لام کے معانی مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:- (الف) جواب قسم کی صورتیں مختصراً لکھیں؟ ۱۰

(ب) اسماء افعال اور ان کا عمل مثال سے تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) واؤ کے معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰=۲+۸

(ب) افعال ناقصہ لکھ کر دو کی مثال دیں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریف لکھیں؟

(ب) جملہ خبریہ کی تعریف کرکے اس کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں؟

جواب: (الف) اسم: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے مستقل معنی پر خود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی بھی اس میں موجود نہ ہو جیسے بَکْرٌ، زَیْدٌ۔

فعل: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ۔

حرف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود نہ دے بلکہ معنی دینے میں غیر کا محتاج ہو جیسے اِلٰی۔

(ب) اقسام جملہ خبریہ:

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: اسمیہ اور فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: جس جملے کی پہلی جزء اسم ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ۔

جملہ فعلیہ: جس جملہ کی پہلی جزء فعل ہو، اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

سوال نمبر 2:- (الف) معرب اور مبنی کی تعریف کریں؟

(ب) منصوبات میں سے کوئی سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ج) تابع کی تعریف کرکے اس کی اقسام کے نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) معرب: وہ اسم جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ معرب ہے؟

مبنی: وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو جیسے قَامَ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔

(ب) منصوبات:

پانچ منصوبات کے نام یہ ہیں:

۱- حال، ۲- تمیز، ۳- مستثنیٰ، ۴- مفعول بہ، ۵- مفعول لہ۔

(ج) تابع:

دوسرا اسم معرب جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہوتا ہے جیسے جَـاءَ زَيْـدٌ عَالِمٌ۔

تابع کی اقسام: تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

۱-صفت،۲-تاکید،۳-عطف بیان،۴-بدل،۵-عطف بحرف

سوال نمبر3:-(الف) عدل کی اقسام کی تعریف و مثال لکھیں؟

(ب) فاعل، کلام، مفعول فیہ اور مفعول لہ کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اقسام عدل مع تعریفات:

عدل کی دو قسمیں ہیں: تحقیقی اور تقدیری۔

عدل تحقیقی کی تعریف: وہ لفظ جس کے وجود اصلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل پائی جائے جیسے ثُلٰثُ۔

عدل تقدیری کی تعریف: وہ لفظ جس کے وجود اصلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل نہ پائی جائے جیسے عُمَرُ وغیرہ۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

فاعل: وہ اسم جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل پایا جائے اور وہ اس کی طرف اس طرح مسند ہو کہ اس کے ساتھ قائم ہو اور اس پر واقع نہ ہو جیسے قَامَ زَيْدٌ۔

کلام: جو دو کلمات سے ملکر بنا ہو اور اس میں اسناد موجود ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

مفعول فیہ: وہ مفعول جس میں فاعل کا فعل واقع ہو جیسے جَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ۔

مفعول لہ: وہ مفعول جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں اِكْرَامًا۔

حصہ دوم......شرح مائة عامل

سوال نمبر4:-(الف) عامل کی تعریف کر کے اس کی اقسام لکھیں؟

(ب) لام کے معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) عامل: عامل وہ شیء ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدل جائے اور اس سے رفع، نصب اور جر حاصل ہوں۔

اقسام عامل: عامل کی دو قسمیں ہیں: ۱-عوامل لفظیہ، ۲-عوامل معنویہ۔

(ب) لام کے معانی:

لام پانچ معانی کے لیے آتا ہے:

۱-اختصاص کے لیے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔

۲-زیادت کے لیے جیسے رَدِفَ لَکُمْ۔

۳-تعلیل کے لیے جیسے جِئْتُكَ لِإِكْرَامِكَ۔

۴-قسم کے لیے جیسے لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ۔

۵-معاقبت کے لیے جیسے لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ۔

سوال نمبر 5:-(الف) جواب قسم کی صورتیں مختصراً لکھیں؟

(ب) اسماء افعال اوران کا عمل مثال سے تحریر کریں؟

جواب: (الف) جواب قسم کی صورتیں:

جواب قسم کی چھ صورتیں ہیں:

۱-جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو۔ ۲-جواب قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہو۔

۳-جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو۔ ۴-جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو (ماضی)

۵-جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو (مضارع) ۶-جواب قسم کا محذوف ہونا۔

(ب) اسماء افعال:

اسماء افعال وہ ہوتے ہیں جو فعل کا معنی دیتے ہیں۔اسماء افعال یہ ہیں:

رُوَيْدَ، بَلْهَ، دُوْنَكَ، عَلَيْكَ، حَيَّهَلْ، هَا، هَيْهَاتَ، سَرْعَانَ، شَتَّانَ

عمل: پہلے چھ افعال اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب اور آخری تین اسم کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔

سوال نمبر 6:-(الف) واؤ کے معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) افعال ناقصہ لکھ کر دو کی مثال دیں؟

جواب: (الف) واؤ کے معانی:

یہ دو باتوں کے لیے آتا ہے:

1-قسم کے لیے جیسے وَاللهِ لَاَشْرِبَنَّ اللَّبَنَ۔

2-"رُبَّ" کے معنیٰ میں جیسے رُبَّ عَالِمٍ يَّعْمَلُ بِعِلْمِهٖ۔

(ب) افعال ناقصہ:

كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰى، اَمْسٰى، ظَلَّ، بَاتَ، مَادَامَ، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا انْفَكَّ، مَا فَتِئَ، لَيْسَ .

دو کی مثالیں:

لَيْسَ: یہ زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا۔

مَا دَامَ: وقت بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جتنا وقت ما دام کی خبر اس کے لیے ثابت ہوتی ہے اور اس سے پہلے جملہ فعلیہ یا اسمیہ کا ہونا ضروری ہے۔

جملہ فعلیہ: جیسے اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا۔

جملہ اسمیہ: جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ مَا دَامَ عَمْرٌو قَائِمًا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوال حل کریں جبکہ جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 1:-درج ذیل اجزاء میں سے صرف دو کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(الف) وأقيموا الصلاة واتوا الزكاة وما تقدموا الأنفسكم من خير تجدوه عند الله إن الله بما تعملون بصير وعن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال أربع إذا كن فيك فلا عليك مافاتك من الدنيا حفظ أمانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة في طعمة۔

(ب) وكم في الغيث من تيسير عسر　　ومن تفريج نائبة تنوب
ومن كرم ومن لطف خفي　　ومن فرج تزول به الكروب
ومالي غير باب الله باب　　ولا مولى سواه ولا حبيب
كريم منعم برلطيف　　جميل الستر للداعي مجيب
حكيم لايعاجل بالخطايا　　رحيم غيم رحمته يصوب

(ج) وبما أن الهنادكة هم أغلبية السكان الساحقة فى شبه القارة والسيادة والكلمة المسموعة فى الحكم الديمقراطى تكون للاغلبية دائما وحقا خاف المسلمون الأغلبية الهندوكية الساحقة التى قررت فى نفسها وقرارة ضميرها أن تنتقم وهم لا يزالون ينتقمون من الأقلية المسلمة الباقية الهند۔

سوال نمبر 2:-درج ذیل میں سے پانچ سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) ماهو خير الزاد للحجاج؟

(۲) مم أنقذ الله المؤمنين؟

(۳) هل يستر الله عيوب الناس؟

(۴) ماذا أضمر شهريار فى نفسه؟

(۵) ماذا أعلن القائد الأعظم؟

(٦) من هو شر الناس منزلة عندالله؟

سوال نمبر3:۔درج ذیل میں سے صرف پانچ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) میں نے دس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔

(۲) عاقبت تو تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔

(۳) اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے۔

(۴) تو کون سی کہانی پڑھ رہا تھا؟

(۵) جمہوریت میں حکمرانی اکثریت کی ہوتی ہے۔

(٦) کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل مفردات میں سے صرف پانچ کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟ (۳×۵=۱۵)

أمانة، حيلة، حسنى، برهان، ساحقة، تعايش، ممتع

(ب) درج ذیل میں سے صرف پانچ کے مفردات تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

نوائب، معلومات، الكروب، معدودات، بينات، عواقب

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(الف) وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة وما تقدموا الأنفسكم من خير تجدوه عند الله إن الله بما تعلمون بصير وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أربع إذا كن فيك فلا عليك مافاتك من الدنيا حفظ أمانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة في طعمة .

(ب) وكم في الغيث من تيسير عسر ومن تفريج نائبة تنوب
ومن كرم ومن لطف خفي ومن فرج تزول به الكروب
وما لي غير باب الله باب ولا مولى سواه ولا حبيب
كريم منعم بر لطيف جميل الستر للداعي مجيب
حكيم لا يعاجل بالخطايا رحيم غيم رحمته يصوب

(ج) وبما أن الهنادكة هم أغلبية السكان الساحقة في شبه القارة والسيادة والكلمة المسموعة في الحكم الديمقراطي تكون للأغلبية دائما وحقا خاف المسلمون الأغلبية الهندوكية الساحقة التي تربت في نفسها وقرارة ضميرها أن تنتقم وهم لا يزالون ينتقمون من الأقلية المسلمة [illegible] .

جواب: اجزاء کا اُردو میں ترجمہ:

(الف) ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور جو بھی نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے پالو گے اللہ کے ہاں۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں چار باتیں پائی جائیں، تو تجھ پر افسوس نہیں اس پر کہ دنیا سے تیرا جو کچھ کھو جائے: امانت کی حفاظت، سچ بولنا، اچھا اخلاق اور حلال کمائی۔

(ب) ترجمہ اشعار:

☆ مشکلات کے لیے عالم غیب میں کتنی آسانیاں ہیں اور لاحق ہونے والی مصیبتوں کے لیے کتنی وسعتیں ہیں۔

☆ کتنی ہی بخششیں اور مہربانیاں چھپی ہوئی ہیں اور وسعتیں جن سے دکھ درد دور ہوتے ہیں۔

☆ میرے لیے اللہ کے در کے سوا اور کوئی در نہیں۔ اور نہ ہی اس کے سوا کوئی مولیٰ اور نہ ہی محبوب ہے۔

☆ (میرا ممدوح) بخشش کرنے والا ہے، انعام فرمانے والا ہے، مہربان ہے، ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اور ہر مسئلہ کو قبول کرنے والا ہے۔

☆ وہ حکمت والا ہے، وہ غلطیوں کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں فرماتا، رحم کرنے والا ہے اس کی رحمتوں کے بادل ہر ایک تک پہنچتے ہیں۔

(ج) عبارت کا ترجمہ: اور اس کی وجہ برصغیر میں ہندوؤں کی بھاری اکثریت کی موجودگی ہے۔ جمہوریت اور حکمرانی اور مقبول بات اکثریت کی ہوتی ہے۔ دراصل مسلمانوں کو ہندوؤں کی بھاری اکثریت کا خوف تھا، انہوں نے اپنے دل میں اور دل کی گہرائیوں میں بدلہ لینے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ اور وہ ہمیشہ ہندوستان میں موجود مسلمان اقلیت سے برا انتقام لیتے رہے۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(١) ماهو خير الزاد للحجاج؟

(٢) مم أنقذ الله المؤمنين؟

(٣) هل يستر الله عيوب الناس؟

(٤) ماذا أضمر شهريار في نفسه؟

(٥) ماذا أعلن القائد الأعظم؟

(٦) من هو شر الناس منزلة عندالله؟

جواب: سوالات کے عربی میں جوابات:

١- نعم! هو خير الزاد للحجاج .

٢- انقذ الله المومنين من زيادة الظلم .

٣- نعم! يستر الله عيوب الناس .

٤- اضمر شهريار على النساء في نفسه .

٥- كانت قد انشئت يوم اعتق الاسلام اوّل هندو كي من اهل شبه القاره .

٦– شر الناس منزلة عندالله من تركه وودعه الناس اتقاء ۔

سوال نمبر3:-درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) میں نے دس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔

(۲) عاقبت تو تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔

(۳) اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے۔

(۴) تو کون سی کہانی پڑھ رہا تھا؟

(۵) جمہوریت میں حکمرانی اکثریت کی ہوتی ہے۔

(٦) کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

جواب: جملوں کا عربی میں ترجمہ:

١– خِدْمَتُ النَّبِیَّ عَشَرَ سِنِیْنَ ۔

٢– وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔

٣– غَیْمُ رَحْمَتِهٖ یَصُوْبُ ۔

٤– اَیَّ حِكَایَةٍ كُنْتَ تَقْرَاُ ۔

٥– تَكُوْنَ السِّیَادَةُ لِلْاَغْلَبِیَّةِ فِی الْحُكْمِ الدِّیْمُقْرَاطِی ۔

٦– كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبِسُوْا وَلٰكِنْ لَا تُسْرِفُوْا ۔

سوال نمبر4:-(الف) درج ذیل مفردات کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

امانة، مخيلة، حسنى، برهان، ساحقة، تعايش، ممتع

(ب) درج ذیل کے مفردات تحریر کریں؟

نوائب، معلومات، الكروب، معدودات، بينات، عواقب

جواب: (الف) مفردات کا جملوں میں استعمال:

(ب)

مفردات	جملے
اِمَانَةٌ:	اَلرُّوْحُ اَمَانَةٌ
مَخِیْلَةٌ:	اِجْتَنِبْ عَنِ الْمَخِیْلَةِ
حُسْنٰی:	فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
بُرْهَانٌ:	هَلْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بُرْهَانًا لِلتَّوْحِیْدِ؟

سَاحِقَةٌ: عِنْدَنَا الْاَغْلَبِيَّةُ السَّاحِقَةُ

تَعَايَش: اَلتَّعَايُشُ عَمَلٌ طَيِّبٌ

مُمْتِعٌ: مُمْتِعُكُمْ عِنْدِىْ

(ب) جموع کے مفردات:

جمع	کا مفرد ہے	مفردات
نَوَائِب:	کا مفرد ہے	نَائِبَةٌ
مَعْلُوْمَات:	کا مفرد ہے	مَعْلُوْمَةٌ
اَلْكُرُوْبُ:	کا مفرد ہے	اَلْكَرْبُ
مَعْدُوْدَاتٌ:	کا مفرد ہے	مَعْدُوْدَةٌ
بَيِّنَاتٌ:	کا مفرد ہے	بَيِّنَةٌ
عَوَاقِبُ:	کا مفرد ہے	عَاقِبٌ

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل.....قرآن مجید

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے چار اجزاء کا ترجمہ کریں؟ ۴×۱۵=۶۰

(۱) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ
وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط

(۲) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ
الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ o

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ o اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ
عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o

(۴) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ
بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ
يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ o

(۵) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ط كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ لا فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا

يَقْتُلُوْنَ ○

(۶) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ج
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ ط فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

سوال نمبر2:- درج ذیل الفاظ میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۲×۵=۱۰

(۱) اَلْعُقُوْدُ، (۲) اَلْاَنْعَامُ، (۳) اَلصَّيْدُ، (۴) شَعَآئِرُ

(۵) اَلْعُدْوَانُ، (۶) اَلْعِقَابُ، (۷) اَلسَّبُعُ، (۸) مَخْمَصَةٌ

حصہ دوم...... تجوید

سوال نمبر3:- درج ذیل میں سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(۱) اظہار اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۲) صفات لازمہ متضادہ کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ صفات لازمہ متضادہ کتنی اور کون کون سی ہیں؟ صرف نام لکھیں؟ ۵+۵=۱۰

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے دو کی تعریفات مثالیں دے کر تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۴) حرف کے پُر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پُر ہوتے ہیں؟ ۵+۵=۱۰

(۵) ادغام کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ ان کے نام مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

پہلا پرچہ: ترجمۃ القرآن وتجوید

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(۱) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط

(۲) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(۴) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(۵) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ط كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ لا فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ○

(۶) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ج فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ

رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکہ:

(۱) ''تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور وہ جو بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو۔ اور جو کسی تھان پر ذبح کیا اور پانسے ڈال کر بانٹنا کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔ آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی' تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔''

(۲) ''اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب، اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے، اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔''

(۳) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کے لیے دکھ کا عذاب ہے۔

(۴) ''اور ہم نے توراۃ میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے' تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

(۵) ''بے شک وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے' تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔ بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے۔ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید

کرتے ہیں۔"

(۶) "اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت کرتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔"

سوال نمبر 2:- درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) اَلْعُقُوْدُ، (۲) اَلْاَنْعَامُ، (۳) اَلصَّیْدُ، (۴) شَعَآئِرُ
(۵) اَلْعُدْوَانُ، (۶) اَلْعِقَابُ، (۷) اَلسَّبُعُ، (۸) مَخْمَصَةٌ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْعُقُوْدُ	عہد، قول	اَلْعُدْوَانُ	دشمنی، زیادتی، سرکشی
اَلْاَنْعَامُ	مویشی، چوپائے	اَلْعِقَابُ	سزا، عذاب
اَلصَّیْدُ	شکار	اَلسَّبُعُ	درندہ
شَعَائِرُ	نشانیاں	مَخْمَصَةٌ	بھوک وافلاس

حصہ دوم ...... تجوید

سوال نمبر 3:- درج ذیل اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) اظہار اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(۲) صفات لازمہ متضادہ کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ صفات لازمہ متضادہ کتنی اور کون کون سی ہیں؟ صرف نام لکھیں؟

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے دو کی تعریفات مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(۴) حرف کے پُر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پُر ہوتے ہیں؟

(۵) ادغام کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ انکے نام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اظہار اور ادغام کی تعریف:

اظہار: اظہار کا لغوی معنیٰ ظاہر کرنا، اصطلاح تجوید میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے، تو

وہاں اظہار ہوتا ہے اور اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔

حروف حلقی چھ ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

مثالیں: مِنْ اَجَلٍ، مِنْ حَقٍّ، مِنْهُمْ، عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔

ادغام: ادغام کا لغوی معنیٰ کسی چیز میں ملا دینا۔ اصطلاح تجوید میں ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانے کو کہتے ہیں: دونوں حرف ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے مَنْ رَّبُّكَ۔
جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں کوئی حرف آئے، تو وہاں ادغام ہوگا، لام اور راء میں بلا غنہ باقی یمون کے چار حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا جیسے مَنْ يَّفْعَلُ،

(۲) صفات لازمہ متضادہ:

وہ صفات جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

صفات لازمہ متضادہ کی تعداد و اسماء:

صفات لازمہ متضادہ دس ہیں:

۱-ہمس	۲-جہر
۳-شدت، متوسط	۴-رخاوت
۵-استعلاء	۶-استفال
۷-اطباق	۸-انفتاح
۹-اذلاق	۱۰-اصمات

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے دو کی تعریفات:

قلقلہ: لغوی معنیٰ جنبش ہے۔ اصطلاح تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سکون کی حالت میں ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے۔ حروف قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ: قطب جد ہے۔ مثلاً اقطاب و اجداذ۔

تفشی: لغوی معنیٰ پھیلنا ہے۔ اصطلاح تجوید میں منہ میں آواز کے پھیلنے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے اور شین کو ادا کرتے وقت منہ میں آواز پھیل جاتی ہے مثلاً اشجار۔

(۴) حرف کو پُر پڑھنے کا طریقہ:

حرف کو پُر پڑھتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھتی ہے جس وجہ سے حروف پُر پڑھے جاتے

ہیں۔

پُرحروف: پُرحروف سات ہیں جن کا مجموعہ "خص ضغط قظ" ہے۔

(۵) ادغام اور اس کی اقسام:

۱- ایک جنس کے دو حروف یا قریب المخرج اور یا ایک مخرج کے ہوں ان کو ملا کر پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔ اگر دو حروف ایک جنس کے جمع ہو جائیں، ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، ان دونوں کو ایک بنا کر پڑھنے کو ادغام مثلین کہتے ہیں جیسے قَدْ دَّخَلُوْا۔

۲- اگر ایک مخرج کے دو حروف جمع ہوں، پہلا ساکن ہو، تو ادغام متجانسین ہو گا جیسے وَقَالَتْ طَّائِفَۃٌ۔

۳- مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو، تو اس کا ادغام واجب ہے۔ اگر ایسے دو حروف ہوں جن کا مخرج قریب قریب ہو دو کلموں میں اس طرح جمع ہو کر ایک حرف پہلے کے آخر میں اور دوسرا حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور پہلا ساکن ہو، تو ادغام متقاربین ہو گا جیسے نَخْلُقْكُمْ۔ نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کا حروف کا ادغام ان تین اقسام میں داخل ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں ہر سوال کے اندر جزوی رعایت موجود ہے۔

پہلا حصہ.....حدیث

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل احادیث میں سے صرف چار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۴×۱۰=۴۰)

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟ (۱۰)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۔

(۲) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا، ويقول الاخر: اللهم اعط ممسكا تلفا ۔

(۳) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من احق الناس بحسن صحابتي؟ يعني صحبتي، قال امك قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال ابوك ۔

(۴) ان من اكبر الكبائر ان يلعن الرجل والديه قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وكيف يلعن الرجل ابويه قال: يسب الرجل الرجل فيسب اباه ويسب الرجل امه فيسب امه ۔

(۵) عن سمرة بن جندب رضى الله عنه قال: لقد كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما، فكنت احفظ عنه، فما يمنعني من القول الا ان ههنا رجالا هم اسن مني ۔

(٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَجُرُّوْنَهَا .

سوال نمبر2:-درج ذیل میں سے صرف پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟(۵×۲=۱۰)

(۱) رَابِـحٌ (۲) ذَئِـرْنَ (۳) هَـجَّـرْتُ (۴) اَلـصِّـهْـرُ (۵) بَوَائِقُ (۶) اَلْاَمْدَادُ (۷) اَلْحُجْزَةُ

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر3:-درج ذیل میں سے صرف چار اجزاء حل کریں؟(۴×۱۰=۴۰)

(۱) کلام لفظی اور کلام نفسی دونوں کی وضاحت کریں؟(۵+۵=۱۰)

(۲) توسل کا معنیٰ لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر ایک دلیل لکھیں؟(۵+۵=۱۰)

(۳) استغاثہ کا معنیٰ تحریر کریں نیز بتائیں کہ مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟(۵+۵=۱۰)

(۴) خواتین قبرستان میں جا سکتی ہیں یا نہیں؟ نیز کیا اہل قبور سنتے ہیں؟(۵+۵=۱۰)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

پہلا حصہ......حدیث

سوال نمبر 1:-(الف) مندرجہ ذیل احادیث کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ .

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا، ويقول الاخر: اللهم اعط ممسكا تلفا.

(۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من احق الناس بحسن صحابتي؟ يعني صحبتي، قال امك قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال ابوك .

(۴) ان من اكبر الكبائر ان يلعن الرجل والديه قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وكيف يلعن الرجل ابويه قال: يسب الرجل الرجل فيسب اباه ويسب الرجل امه فيسب امه .

(۵) عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال: لقد كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما، فكنت احفظ عنه، فما يمنعني من القول الا ان ههنا رجالاهم اسن مني .

(۶) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا .

جوابات:

(الف) ترجمہ احادیث مبارکہ:

۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے زیر نگران کے متعلق سوال ہوگا۔ امیر حاکم ہے، آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو متبادل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روکنے والے کا مال برباد کر دے۔

۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میری اچھی رفاقت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں! پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں! پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں! عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۴- کبائر میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے (صحابہ نے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسے کوئی آدمی اپنے باپ پر لعنت بھیج سکتا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی دوسرے کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۵- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں عہد رسالت میں غلام تھا، میں آپ کی باتیں یاد رکھتا اور مجھے بیان کرنے سے کچھ رکاوٹ نہیں۔ البتہ یہاں کچھ لوگ ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔

۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو اس دن (قیامت کے دن) ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لایا جائے گا۔ اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

(ب) نوٹ: حدیث نمبر (۱) پر اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

سوال نمبر 2: -درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) رَابِعَ (۲) ذَيْرِنَ (۳) هَجَّرْتُ (۴) اَلصِّهْرُ (۵) بَوَائِقُ (۶) اَلْاِمْدَادُ (۷) اَلْحُجْزَةُ

جواب: الفاظ کے معانی:

۱-تو نفع حاصل کر، ۲-وہ دلیر ہو گئیں، ۳-میں صبح سویرے آیا، ۴-سسرالی رشتہ، ۵-مصائب، ۶-مددگار، ۷-ناف کے نیچے ازار بند کی جگہ۔

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 3:-درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) کلام لفظی اور کلام نفسی دونوں کی وضاحت کریں؟

(۲) توسل کا معنی لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر ایک دلیل لکھیں؟

(۳) استغاثہ کا معنی تحریر کریں نیز بتائیں کہ مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) خواتین قبرستان میں جا سکتی ہیں یا نہیں؟ نیز کیا اہل قبور سنتے ہیں؟

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

جوابات:

(۱) کلام لفظی و کلام نفسی کی وضاحت:

کلام لفظی: کلام لفظی میں سکوت سے مراد یہ ہے کہ قدرت ہونے کے باوجود کلام نہ کرنا۔ آفت سے مراد ہے کہ کلام کرنے کی قدرت کا نہ پایا جانا جیسے گونگا اور بچہ بول نہیں سکتا۔

کلام نفسی: کلام نفسی سے گفتگو مراد ہے۔ پس اس میں سکوت سے مراد کسی آدمی کا اپنے نفس میں کلام تیار نہ کرنا اور آفت سے مراد ہے کہ کلام کے تیار کرنے پر قدرت نہ رکھنا جیسے قرآن پاک۔

(۲) توسل کا معنی اور شرعی حیثیت پر دلیل:

توسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں کے ذکر سے برکت حاصل کرنا، کیونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کے بر آنے اور مطالب کے حاصل ہونے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں وسیلہ بنایا جائے، کیونکہ انہیں خداوندی کی بارگاہ اقدس میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے، اللہ عزوجل ان کی دعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔ توسل جائز ہے اس کی دلیل:

حدیث مبارکہ میں ارشاد خداوندی:

میرے بندے نے فرائض سے بڑھ کر کسی محبوب شے کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کیا، میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر کے اس مقام کو پہنچ جاتا ہے کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی قوت سماعت ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، میں اس کی قوت بصارت ہوتا ہوں جس کے ساتھ

وہ دیکھتا ہے، میں اس کا رِجل (قوت) ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا۔ ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے میری پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

(۳) استغاثہ کا معنی اور مخلوق سے مدد مانگنے کا جواز:

استغاثہ کا معنی: استغاثہ کا معنی یہ ہے کہ بندے کا کسی مشکل یا مصیبت میں کسی ایسی ہستی سے امداد طلب کرنا جو اس کی حاجت پوری کر سکے اور مشکل آسان کر دے۔

مخلوق سے مدد مانگنا:

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے واسطہ وسبب ہونے کی حیثیت سے مدد مانگنا جائز ہے۔

دلیل: اس کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں مصروف رہتا ہے۔‘‘ (صحیح مسلم)

(۴) خواتین کا قبرستان جانا اور اہل قبور کا سننا:

مسئلہ خواتین کا قبرستان جانا: علماء کرام نے فرمایا: قبروں کی زیارت مردوں کے لیے سنت ہے۔ عورتوں کے لیے یہ کہ وہ ہاں اگر برکت حاصل کرنے کے لیے ہو مثلاً انبیاء، اولیاء یا علماء کرام کے مزارات کی زیارت کریں تو مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔ بعض علماء کرام نے فرمایا: عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت مطلقاً جائز ہے، کیونکہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبرستان میں اپنے بیٹے کی قبر پر روتے ہوئے دیکھا، تو اسے صبر کا حکم دیا اور اس پر انکار نہ فرمایا۔

اہل قبور کے سننے کا جواز:

اہل قبور شعور رکھتے ہیں اور قبروں کے پاس کی جانے والی گفتگو سنتے ہیں۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبور کو زیارت اور انہیں صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کہنے کو جائز قرار دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت جنت البقیع والوں کی زیارت کرتے تھے اور انہیں سلام کہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بعید ہے کہ آپ ایسے لوگوں کو سلام کہیں جو سنتے اور سمجھتے نہ ہوں۔

دلیل: اس کی دلیل وہ حدیث ہے، جو محدث ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس بیٹھے تو قبر والا اس سے انس حاصل کرتا ہے۔

باتوں کا جواب دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص اٹھ جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے (اسے سلام کہے) وہ اس کے سوال کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے، اور جب ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اسے نہیں پہچانتا اور سلام کہے تو وہ (اگر چہ اسے نہیں پہچانتا تاہم) سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت:

قرآن کی روشنی میں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کردے، اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب اچھی طرح پاک صاف کردے۔'' (القرآن)

حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان ہمارے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا غرق ہو گیا۔ (یہ حدیث صحیح ہے)

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل......فقہ

سوال نمبر 1:-اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ ثُمَّ الْمِيَاهُ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْسَامٍ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ عبارت سے پانی کی جو پانچ اقسام مراد ہیں ان کے نام تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:-أركان الوضوء أربعة وهي فرائضه الأول غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الى أسفل الذقن وحده عرضا مابين شحمتي الأذنين والثانى غسل يديه مع مرفقيه والثالث غسل رجليه مع كعبيه والرابع مسح ربع رأسه ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز وضو کی کوئی سی پانچ سنتیں سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وضو کے مستحبات بیان کریں نیز وضو کو توڑنے والی کوئی پانچ چیزیں تحریر کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3:-الوضوء على ثلاثة أقسام الأول فرض على المحدث للصلوٰة ولو كانت نفلا ولصلوٰة الجنازة وسجدة التلاوة ولمس القرآن ولو اٰية والثانى واجب للطواف بالكعبة والثالث مندوب للنوم على طهارة ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز غسل کی کوئی پانچ سنتیں قلمبند کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) غسل میں کتنی اور کون کون سی باتیں فرض ہیں؟ نور الایضاح کی روشنی میں جواب سپرد قلم کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے تین اجزاء کا جواب دیں۔ ۳×۱۰=۳۰

(۱) اصول فقہ کی تعریف اور غرض وغایت تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۲) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۳) مطلق اور مقید کی تعریفات کر کے ان کا حکم بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۴) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام کے صرف نام تحریر کریں؟ ۱۰

(۵) ظاہر اور نص کی تعریفات لکھیں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:- اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ ثُمَّ الْمِيَاهُ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْسَامٍ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت سے پانی کی جو پانچ اقسام مراد ہیں ان کے نام تحریر کریں؟

جوابات:

(الف) اعراب: اعراب عبارت اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: جن پانیوں سے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے وہ پانی سات قسم کے ہیں: آسمان (بارش) کا پانی، دریا کا پانی، نہر کا پانی، کنوئیں کا پانی، برف سے پگھلا ہوا پانی، اولوں کا پانی اور چشمے کا پانی۔ پھر طہارت کے اعتبار سے پانی کی پانچ قسمیں ہیں:

(ب) پانی کی قسمیں:

پانی کی پانچ قسمیں درج ذیل ہیں:

i- پاک ہو، پاک کرنے والا ہو اور مکروہ بھی نہ ہو۔ ii- پاک ہو، پاک کرنے والا ہو مگر مکروہ ہو۔ iii- پاک ہو لیکن پاک نہ کرتا ہو۔ iv- نجس پانی v- مشکوک پانی

سوال نمبر2:- أركان الوضوء أربعة وهي فرائضه الأول غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الى أسفل الذقن وحده عرضا مابين شحمتي الأذنين والثاني

غسل يديه مع مرفقيه والثالث غسل رجليه مع كعبيه والرابع مسح ربع رأسه .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز وضو کی کوئی سی پانچ سنتیں سپرد قلم کریں؟

(ب) وضو کے مستحبات بیان کریں نیز وضو کو توڑنے والی کوئی پانچ چیزیں تحریر کریں؟

جوابات:

(الف) عبارت کا ترجمہ: وضو کے ارکان چار ہیں اور یہی اس کے فرائض بھی ہیں: پہلا: چہرے کا دھونا، لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتدائی سطح سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں اس کی حد وہ جگہ ہے، جو دونوں کانوں کی لو کے درمیان ہے۔ دوسرا: ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ تیسرا: پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ چوتھا: چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔

وضو کی سنتیں:

وضو کی پانچ سنتیں درج ذیل ہیں:

(i) نیت کرنا، (ii) بسم اللہ پڑھنا، (iii) تین بار کلی کرنا، (iv) تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا، (v) ہر عضو کو تین بار دھونا، (vi) مسواک کرنا۔

(ب) مستحبات وضو:

وضو میں چودہ چیزیں مستحب ہیں، وہ یہ ہیں:

۱- بلند جگہ پر بیٹھنا، ۲- منہ قبلہ کی طرف کرنا، ۳- کسی دوسرے سے مدد نہ لینا، ۴- دنیاوی گفتگو سے پرہیز کرنا، ۵- دل اور زبان سے نیت کرنا، ۶- سنت سے ثابت شدہ دعائیں پڑھنا، ۷- ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا، ۸- چھوٹی انگلی سے کانوں کے سوراخ صاف کرنا، ۹- کھلی انگوٹھی کو حرکت دینا، ۱۰- دائیں ہاتھ سے کلی اور ناک صاف کرنا، ۱۱- ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنا، ۱۲- غیر معذور کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کرنا، ۱۳- بعد از وضو کلمہ شہادت کا پڑھنا، ۱۴- وضو سے بچ جانے والا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

وضو توڑنے والی اشیاء:

(۱) پاخانہ، (۲) پیشاب، (۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا، (۴) آگے سے کیڑا نکلنا، (۵) ودی یا مذی، (۶) خون کا نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جانا، (۷) جنون و غشی، (۸) منی کا نکلنا۔

سوال نمبر3:- الوضوء على ثلاثة أقسام الأول فرض على المحدث للصلوٰة ولو كانت نفلا ولصلوٰة الجنازة وسجدة التلاوة ولمس القرآن ولو اٰية والثاني واجب للطواف بالكعبة والثالث مندوب للنوم على طهارة .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز غسل کی کوئی پانچ سنتیں قلمبند کریں؟

(ب) غسل میں کتنی اور کون کون سی باتیں فرض ہیں؟ نور الایضاح کی روشنی میں جواب سپردِ قلم کریں؟

جوابات:

(الف) عبارت کا ترجمہ: وضو کی تین قسمیں ہیں: پہلی فرض وضو کرنا نماز کے لیے اگرچہ نفلی نماز ہو، اور نمازِ جنازہ کے لیے اور سجدہ تلاوت کے لیے اور قرآن پاک کو مس کرنے کے لیے اگرچہ ایک آیت ہو۔ دوسری واجب خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لیے۔ تیسری مستحب سونے کے لیے طہارت حاصل کرنا۔

غسل کی سنتیں:

غسل کی پانچ سنتیں درج ذیل ہیں:

۱-نیت کرنا، ۲-ابتداء کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا ۳-تین بار جسم پر پانی بہانا، ۴-جسم کو اول کر صاف کرنا ۵-پے درپے غسل کرنا۔

(ب) غسل کے فرائض:

غسل کے بارہ فرائض ہیں:

۱-کلی کرنا، ۲-ناک میں پانی چڑھانا، ۳-تمام بدن ایک بار دھونا، ۴-قلفہ کے اندرونی حصہ کو دھونا، ۵-ناف کے سوراخ کو دھونا، ۶-غیر مندمل سوراخ کو دھونا، ۷-مرد کا اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا، ۸-اندر تک دھونا، ۹-داڑھی کا دھونا، ۱۰-مونچھوں کا دھونا، ۱۱-ابروؤں کے نیچے جڑے کو دھونا، ۱۲-فرج خارج کو دھونا۔

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل اجزاء کا جواب دیں؟

(۱) اصول فقہ کی تعریف اور غرض وغایت تحریر کریں؟

(۲) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں؟

(۳) مطلق اور مقید کی تعریفات کر کے ان کا حکم بیان کریں؟

(۴) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام کے صرف نام تحریر کریں؟

(۵) ظاہر اور نص کی تعریفات لکھیں؟

جوابات:

(۱) اصول فقہ کی تعریف وغرض وغایت:

تعریف: وہ علم ہے جس کے ذریعے شرعی احکام معلوم ہوسکیں، اسے اصول فقہ کہتے ہیں۔

غرض وغایت: اس فن کو سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ شرعی احکام ادلہ تفصیلیہ سے معلوم کرنا اور مسائل کو استنباط کرنے کے قواعد معلوم کرنا۔

(۲) خاص کی تعریف اور اقسام:

تعریف: وہ لفظ مفرد جو کسی معنی معلوم یا مسمیٰ معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اقسام: اس کی تین اقسام ہیں:

۱۔ تخصیص فرد جیسے زَیْدٌ، ۲۔ تخصیص نوع جیسے رَجُلٌ، ۳۔ تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

(۳) مطلق ومقید کی تعریفات وحکم:

مطلق کی تعریف اور حکم:

تعریف: وہ اسم جنس یا صفت جس میں ذات کا اعتبار کیا جائے اور کسی زائد وصف کی قید نہ ہو جیسے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ۔

حکم: قرآن پاک کے مطلق پر جب تک عمل ممکن ہو خبر واحد اور قیاس کے ساتھ اس پر زیادتی جائز نہیں ہے۔

مقید کی تعریف اور حکم:

تعریف: اسم جنس یا صفت جس میں ذات کے ساتھ کسی زائد وصف کی قید بھی پائی جائے، اسے مقید کہتے ہیں جیسے وَلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ۔

حکم: اس میں قید کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

(۴) حقیقت کی تعریف اور اقسام:

تعریف: وہ لفظ ہے جو اپنے معنیٰ موضوع لہ میں استعمال ہو جیسے اسد سے مراد شیر لینا۔

اقسام حقیقت کے نام:

حقیقت کی اقسام کے نام یہ ہیں:

۱۔ حقیقت متعذرہ، ۲۔ حقیقت مھجورہ، ۳۔ حقیقت مستعملہ

(۵) ظاہر ونص کی تعریفات:

ظاہر: وہ کلام جس کو سن کر اس کی مراد سننے والے پر واضح ہو جائے جیسے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

نص: جس معنیٰ کے لیے کلام کو لایا گیا ہو۔ وہ نص کہلاتا ہے جیسے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل......علم الصیغہ

سوال نمبر 1:- (الف) فعل کی تعریف کریں اور بتائیں کہ معنی اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی اقسام اور ان کی تعریفات لکھیں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:- (الف) عین کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے کتنے اور کون کون سے وزن آتے ہیں؟

کسی ایک وزن کے مضارع بیان کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حرف "لم" کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں نیز "لَمْ" اور "لَمّا" میں فرق کی وضاحت کریں؟ ۷+۸=۱۵

سوال نمبر 3:- (الف) اسم تفضیل کی گردان لکھ کر اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) "ادکر" اصل میں کیا تھا؟ اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوا؟ اس میں کتنی حالتیں جائز ہیں؟ بیان کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟ ۱۰×۳=۳۰

(۱) باب "نَصَرَ يَنْصُرُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۲) باب "فَتَحَ يَفْتَحُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۳) باب "كَرُمَ يَكْرُمُ" چھ ابواب کی موافقت کرتا ہے آپ ان میں سے دو کی موافقت مثال

دے کر بیان کریں؟۵+۵=۱۰

(۴) سلب ماخذ، اتخاذ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟۵+۵=۱۰

(۵) باب افعال اور باب تفعیل کا ایک ایک خاصہ مثال دے کر سپرد قلم کریں؟۵+۵=۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل: علم الصیغہ

سوال نمبر 1:-(الف) فعل کی تعریف کریں اور بتائیں کہ معنی اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

(ب) حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی اقسام اور ان کی تعریفات لکھیں؟

جوابات:

(الف) فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرِبَ یَضْرِبُ۔

معنی و زمانہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

معنی و زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں:

i-فعل ماضی: وہ فعل جو گزشتہ زمانے میں واقع ہونے والے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ۔

ii-فعل مضارع: وہ ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں واقع ہونے والے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے یَضْرِبُ۔

iii-فعل امر: وہ فعل جو مخاطب سے کسی کام کے آئندہ زمانے میں طلب پر دلالت کرے جیسے اِضْرِبْ۔

(ب) تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

i-ثلاثی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

ii-رباعی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی چار ہوں جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔

پھر ان کی مزید دو قسمیں ہیں:

(۱) مجرد: وہ فعل ہے جس کی ماضی میں حروف اصلی سے زائد کوئی حرف نہ ہو جیسے نَصَرَ (ثلاثی مجرد) بَعْثَرَ (رباعی مجرد)

مزید فیہ: اگر فعل ماضی میں حروف اصلی سے کوئی زائد حرف ہو جیسے اِجْتَنَبَ (ثلاثی مزید فیہ) تَسَرْبَلَ (رباعی مزید فیہ)

سوال نمبر 2:- (الف) عین کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے کتنے اور کون کون سے وزن آتے ہیں؟

کسی ایک وزن کے مضارع بیان کریں؟

(ب) حرف "لَمْ" کا لفظی و معنوی عمل بیان کریں نیز "لَمْ" اور "لَمَّا" میں فرق کی وضاحت کریں۔

جوابات:

(الف) باعتبار حرکت عین کلمہ ماضی معروف کے اوزان:

نمبر 1: فَعَلَ جیسے مَنَعَ، کَتَبَ۔

نمبر 2: فَعِلَ جیسے عَلِمَ۔

نمبر 3: فَعُلَ جیسے کَرُمَ۔

مضارع: فَعِلَ سے مضارع دو وزن پر آتا ہے i- یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ، ii- یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔

(ب) حرف "لَمْ" کا لفظی عمل:

فعل مضارع کے شروع میں اگر حرف لم لگا دیا جائے تو یہ فعل نفی جحد بلم بن جاتا ہے۔ جن صیغوں کے آخر میں پیش ہو ان کو جزم دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ سے لَمْ یَفْعَلْ اور سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرا دیتا ہے جیسے یَفْعَلَانِ سے لَمْ یَفْعَلَا اور جمع مؤنث کے نون میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

حرف لم کا معنوی عمل: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

لَمْ اور لَمَّا میں فرق: حرف لما بھی لفظی اور معنوی لحاظ سے حرف لم کی طرح عمل کرتا ہے لیکن فرق یہ ہے لَمْ یَفْعَلْ کا معنی ہے "اس ایک مرد نے نہیں کیا" اور لَمَّا یَفْعَلْ کا معنی ہے "اس نے ابھی تک نہیں کیا۔"

سوال نمبر 3:- (الف) اسم تفضیل کی گردان لکھ کر اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق کی وضاحت

کریں؟

(ب) "ادکر" اصل میں کیا تھا؟ اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوا؟ اس میں کتنی حالتیں جائز ہیں؟ بیان کریں؟

جوابات: (الف) اسم تفضیل کی گردان:

اَفْعَلُ، اَفْعَلَان، اَفْعَلُوْنَ، اَفَاعِلُ، فُعْلٰی، فُعْلَیَان، فُعْلَیَاتٌ، فُعَلٌ وَ فُعْلٰی

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق: مبالغہ کے صیغوں میں محض معنی فاعلیت کی زیادتی پائی جاتی ہے کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا جیسے ضَــــرَّابٌ جبکہ اسم تفضیل میں دوسروں کی نسبت زیادتی مقصود ہوتی ہے جیسے اَضْرَبُ الْقَوْمِ (قوم میں زیادہ مارنے والا)

(ب) "اِدَّکَرَ" کی تفصیل:

☆اِدَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔

قاعدہ: باب افتعال کا فاء کلمہ ذال ہونے کی وجہ سے تائے افتعال کو دال سے بدلا اور ذال کو بھی دال سے بدل کر ادغام کیا تو اِدَّکَرَ بن گیا۔

جائز حالتیں: یہاں دال کو ذال سے بدل کر اِذَّکَرَ اور ادغام کے بغیر اِذْدَکَرَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

حصہ دوم......خاصیات الابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) باب "نَصَرَ یَنْصُرُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(۲) باب "فَتَحَ یَفْتَحُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(۳) باب "کَـرُمَ یَکْرُمُ" چھ ابواب کی موافقت کرتا ہے آپ ان میں سے دو کی موافقت مثال دے کر بیان کریں؟

(۴) سلب ماخذ، اتخاذ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(۵) باب افعال اور باب تفعیل کا ایک ایک خاصہ مثال دے کر سپرد قلم کریں؟

جوابات:

(۱) باب "نَصَرَ یَنْصُرُ" کی خصوصیات:

قطع ماخذ: مدلول ماخذ کو کاٹنا جیسے خَشَـنَ۔

صیرورت: کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا جیسے بَابُ جِبْرَائِیلَ لِرَسُوْلِ ا

(۲) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خصوصیات:

تصیر: کسی چیز کو صاحب ماخذ بنا دینا جیسے بَنَا اللّٰہُ الْخُلُقَ۔

ضرب ماخذ: مدلول ماخذ کی جگہ پر مارنا جیسے رَأَسَ زَیْدٌ بَکْرًا۔

(۳) "کَرُمَ یَکْرُمُ" کی موافقت الابواب:

i- موافقت باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے عَثَرَ بَکْرٌ وَعَثُرَ بَکْرٌ۔

ii- موافقت باب تفعل جیسے جَعُدَ وَیَجَعَّدَ الشَّعْرَ۔

(۴) سلب ماخذ:

کسی چیز سے ماخذ کو الگ کر دینے کو سلب ماخذ کہتے ہیں۔

اتخاذ: اتخاذ کی کئی صورتیں ہیں:

ماخذ کو بنانا جیسے تَوَّبَ۔

یا ماخذ کو پکڑنا، لینا یا اختیار کرنا جیسے تَجَنَّبَ۔

یا کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ۔

یا ماخذ میں پکڑ لینا جیسے تَاَبَّطَ الصَّبِیَّ۔

(۵) باب افعال کا خاصہ:

واجدان: کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَیْدًا۔

باب تفعیل کا خاصہ:

تخلیط: کسی چیز کو ماخذ سے طمع و مزین کرنا جیسے ذَھَّبْتُ السَّیْفَ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل......تفہیم النحو

سوال نمبر 1:-(الف) علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) اسم کی علامات مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:-(الف) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز غیر منصرف اور جمع مذکر سالم کا اعراب مثالوں سمیت لکھیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) غیر منصرف کی تعریف کریں اور اسباب منع صرف بیان کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3:-(الف) مرفوع کی تعریف کریں، بتائیں کہ مرفوعات کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ (۳) مرکب مفید (۴) معرب (۵) مبنی

حصہ دوم......شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:-(الف) عوامل لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ نیز عوامل اسمائیہ کی تعداد بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) شرح مائة عامل کی روشنی میں حرف جر ''ب'' کے کوئی دو معانی مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 5:-(الف) شرح مائة عامل کی روشنی میں ''الٰی'' کے معانی تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) اسم کو نصب دینے والے حروف کل کتنے ہیں؟ ان میں سے دو کی مثالیں تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 6:-(الف) مضارع کو جزم دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟ دو کی مثالیں دیں۔

۵+۵=۱۰

(ب) "کتبت بالقلم" کی ترکیب تحریر کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض سپرد قلم کریں؟

(ب) اسم کی علامات مثالوں سمیت تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم نحو کی تعریف: علم نحو ان چند بنیادی قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں یعنی اسم، فعل اور حرف کی باہم ترکیب کا طریقہ اور اعراب و بنا کے لحاظ سے ان کے آخر کی کیفیت معلوم ہو۔

موضوع: کلمہ اور کلام۔

غرض: عربی کلام میں انسان کی زبان لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

(ب) اسم کی علامتیں:

اسم کی دس علامتیں ہیں:

(۱) مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، ۲- مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، ۳- الف لام کا داخل ہونا جیسے اَلرَّجُلُ، ۴- حرف جر کا داخل ہونا جیسے بِزَیْدٍ، ۵- آخر میں تنوین کا ہونا جیسے کِتَابٌ، ۶- تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ، ۷- جمع ہو جیسے رِجَالٌ، ۸- موصوف ہو جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ، ۹- مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ ۱۰- منادیٰ ہو جیسے یَا رَجُلُ۔

سوال نمبر 2:- (الف) وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز غیر منصرف اور جمع مذکر سالم کا اعراب مثالوں سمیت لکھیں؟

(ب) غیر منصرف کی تعریف کریں اور اسباب منع صرف بیان کریں؟

(الف) اسم متمکن کی اقسام کی تعداد:

وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ اقسام ہیں:

غیر منصرف کا اعراب: رفع ضمہ کے ساتھ، نصب اور جر فتحہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

جمع مذکر سالم کا اعراب: رفع واؤ ما قبل مضموم کے ساتھ، نصب اور جر یا ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

(ب) غیر منصرف کی تعریف:

وہ اسم جس میں منع صرف کے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے جیسے ثُلٰثُ۔

اسباب منع صرف: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف نون زائدتان۔

سوال نمبر 3:- (الف) مرفوع کی تعریف کر کے بتائیں کہ مرفوعات کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

(ب) درج ذیل کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ (۳) مرکب مفید (۴) معرب (۵) مبنی

جواب: (الف) مرفوع کی تعریف:

وہ اسم جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو جیسے زَیْدٌ۔

اسمائے مرفوعات: اسمائے مرفوعات آٹھ ہیں:

۱- فاعل، ۲- مفعول مالم یسم فاعلہ، ۳- مبتداء، ۴- خبر، ۵- حروف مشبہ بالفعل کی خبر، ۶- افعال ناقصہ کا اسم، ۷- ما و لا مشبہین کا اسم، ۸- لائے نفی جنس کی خبر۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔

جملہ انشائیہ: جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جب بات کرنے والا بات کر کے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔

معرب: وہ اسم جو کسی دوسرے کلمہ سے مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

مبنی: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے مرکب نہ ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

حصہ دوم ...... شرح مأۃ عامل

سوال نمبر 4:- (الف) عوامل لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ نیز عوامل اسماعیہ کی تعداد

بیان کریں؟

(ب) شرح مائة عامل کی روشنی میں حرف جر "ب" کے کوئی دو معانی مثالوں سمیت تحریر کریں؟

جواب: (الف) عوامل لفظیہ کی اقسام:

عوامل لفظیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱- عوامل سماعیہ، ۲- عوامل قیاسیہ

عوامل سماعیہ کی تعداد: عوامل سماعیہ کی تعداد 91 ہے۔

(ب) حرف جر "ب" کے دو معانی:

(۱) استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

(۲) مصاحبت جیسے اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔

سوال نمبر 5:- (الف) شرح مائة عامل کی روشنی میں "اِلٰی" کے معانی تحریر کریں؟

(ب) اسم کو نصب دینے والے حروف کل کتنے ہیں؟ ان میں سے دو کی مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) الیٰ کے معانی:

الیٰ کے دو معانی ہیں:

(۱) انتہاء غایت جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ۔

(۲) مصاحبت جیسے وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ

(ب) اسم کو نصب دینے والے حروف:

اسم کو نصب دینے والے سات حروف ہیں۔ دو کی مثال درج ذیل ہے:

(۱) واؤ بمعنی مع جیسے اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ۔

(۲) اِلَّا استثنائیہ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

سوال نمبر 6:- (الف) مضارع کو جزم دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟ دو کی مثالیں دیں۔

(ب) "کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ" کی ترکیب تحریر کریں؟

جواب: (الف) حروف جازمہ:

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں:

(۱) لَمْ جیسے لَمْ یَضْرِبْ، (۲) لَمَّا جیسے لَمَّا یَضْرِبْ زَیْدٌ

(۳) لام امر جیسے لِیَضْرِبْ، (۴) لائے نہی جیسے لَا تَضْرِبْ

اِنْ شرطیہ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

(ب) ترکیب:

كَتَبْتُ، فعل وفاعل ب، حرف جار القلم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جبکہ جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 1:-(الف) درج ذیل میں سے ایک جز کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ○

(۲) عن أبي سعيد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فان لم يستطع فبلسانه، فان لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الايمان○

(ب) درج ذیل میں سے دو اشعار کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۱) مننت علينا بعد كفر وظلمة   وأنقذتنا من حندس الظلم والظلم

(۲) وأكرمتنا بالهاشمي محمد   وكشفت عنا ما نلاقي من الغمم

(۳) كريم منعم برلطيف   جميل الستر للداعي مجيب

(۴) حكيم لا يعاجل بالخطايا   رحيم غيم رحمته يصوب

سوال نمبر 2:-درج ذیل میں سے پانچ سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) من هو خالق كل شيء؟ (۲) في أي شهر أنزل القرآن؟

(۳) من يرزق الناس جميعا؟ (۴) هل يستوي الأعمى والبصير؟

(۵) أي كتاب كان بيد سعيد؟

(۶) هل الأمر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟

سوال نمبر 3:-درج ذیل میں سے پانچ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (۲) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۳) ہم اللہ سے رزق مانگتے ہیں۔ (۴) ہمارا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۵) گناہگار خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (۶) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل میں سے تین کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) عزيز (۲) متكبر (۳) شريك (۴) بصير (۵) أمانة

(ب) درج ذیل میں سے تین کے مفردات تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) ألأسماء (۲) أيام (۳) ألكافرون (۴) شركاء (۵) ألظلمات

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1:- (الف) درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○

(۲) عن أبي سعيد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فان لم يستطع فبلسانه، فان لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الايمان ○

(ب) درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں؟

(۱) مننت علينا بعد كفر وظلمة ... وأنقذتنا من حندس الظلم والظلم

(۲) وأكرمتنا بالهاشمي محمد ... وكشفت عنا ما نلاقي من الغمم

(۳) كريم منعم برلطيف ... جميل الستر للداعي مجيب

(۴) حكيم لا يعاجل بالخطايا ... رحيم غيم رحمته يصوب

جواب: (الف) ترجمہ: (i) کیا تم نے سمجھا کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ پس بلند و برتر ہے اللہ اور سچا بادشاہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہے۔

(ii) "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے پس وہ اسے اپنے ہاتھ سے ختم کر دے، پس اگر وہ ہاتھ سے نہ کر سکے تو زبان سے کرے اور زبان سے ختم کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے کرے اور یہ ایمان کا کمزور

ترین درجہ ہے۔"

(ب) اشعار کا ترجمہ:

(۱) کفر و تاریک کے بعد تو نے ہم پر احسان کیا اور ظلم اور ظالموں کی تاریک رات سے تو نے ہمیں بچایا۔

(۲) اور تو نے محمد ہاشمی کو ہمیں بخش دیا، اور تو نے ان غموں اور دکھوں کو ہم سے دور کیا جن تک ہم پہنچنے والے تھے۔

(۳) وہ کرم کرنے والا، انعام کرنے والا، نیک سلوک کرنے والا، مہربانی کرنے والا، خوب عیب پوشی کرنے والا اور دعا کرنے والے کی دعا قبول کرنے والا ہے۔

(۴) وہ رب حکمت والا ہے کہ خطاؤں کی جلد سزا نہیں دیتا، وہ ایسا رحیم ہے کہ اس کی رحمت کا بادل موسلا دھار برستا ہے۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(۱) من هو خالق كل شيء؟ (۲) في أي شهر أنزل القرآن؟

(۳) من يرزق الناس جميعا؟ (۴) هل يستوي الأعمى والبصير؟

(۵) أي كتاب كان بيد سعيد؟

(۶) هل الأمر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟

جواب: سوالات کے عربی میں جواب:

(۱) الله خالق كل شيء . (۲) انزل القرآن في شهر رمضان .

(۳) الله يرزق الناس جميعاً . (۴) لا يستوى الاعمى والبصير .

(۵) بيد سعيد قائمة الاشعار .

(۶) نعم! الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين .

سوال نمبر 3:- درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (۲) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۳) ہم اللہ سے رزق مانگتے ہیں۔ (۴) ہمارا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۵) گناہگار خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (۶) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

جواب: عربی ترجمہ:

(۱) نحمد الله (۲) المسلمون يعبدون الله

(۳) نسأل الله رزقاً (۴) ربنا غفور رحيم

(۵) العاصى من الخاسرين (٦) لاينفع احد الا الله

سوال نمبر 4:-(الف) درج ذیل کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) عزيز (۲) متكبر (۳) شريك (۴) بصير (۵) أمانة

(ب) درج ذیل کے مفردات تحریر کریں؟

(۱) ألأسماء (۲) أيام (۳) ألكافرون (۴) شركاء (۵) الظلمات

جواب: (الف) مفید جملے:

الفاظ	جملے
عزيز	والله عزيز حكيم
متكبر	الله متكبر
شريك	لاشريك له
امانة	كتاب خالد امانة عندى

(ب) مفردات:

الاسماء	اسم	شركاء	شريك
ايام	يوم	الظلمات	ظلمة
الكافرون	كافر		

☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات **2024**



نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم

شبیر برادرز®
بیسمنٹ 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ 10=5x2

(۱) اَلصَّمَدُ (۲) اَلْاِثْمُ (۳) اَلْعِقَابُ (۴) اَلْمُنْخَنِقَةُ

(۵) اَلْمَرَافِقُ (۶) اَلصُّدُوْرُ (۷) اَلْجَحِيْمُ (۸) اَلسَّبِيْلُ

حصہ دوم ...... تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) لحن جلی اور لحن خفی میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟ 10=5+5

(۲) اعوذ باللہ اور بسم اللہ کس صورت میں ضروری ہیں؟ وضاحت کریں؟ 10=5+5

(۳) ایک سورت کو ختم کر کے کوئی دوسری سورت شروع کی جائے تو اس کے کیا احکام ہیں؟ بیان کریں؟ 10

(۴) "صاد" اور "ضاد" میں سے ہر ایک کا مخرج بیان کریں؟ 10=5+5

(۵) اظہار اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟ 10=5+5

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2024ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اول ...... قرآن

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے چار اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ

(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(۳) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ
الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَئِنْۢ بَسَطْتَ اِلَىَّ يَدَكَ

لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۝

(۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ
لَآىٕمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۝

(۵) وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ
الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ۝ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ۝

(۶) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْــٴَـلُوْا عَنْهَا
حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ
قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ۝

جوابات: آیات مبارکہ کا ترجمہ:

۱- ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو، اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ، اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب صاف ستھرے ہولو۔ اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت کے لیے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا، تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

۲- بیشک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا اللہ مسیح بن مریم ہی ہے، تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے مسیح ابن مریم اور اس کی ماں، تمام زمین والوں کو، اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان میں جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۳- اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا قسم ہے میں تجھے قتل کردوں گا۔ کہا: اللہ اسی کی قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے، بیشک تو اگر مجھ پر اپنا ہاتھ بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں، میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک ہے، سارے جہان کا۔

۴- اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا، تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا، مسلمانوں پر نرم کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا۔ اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے۔

اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ تم سے اگلی ایک قوم نے انہیں پوچھا، پھر ان سے منکر ہو بیٹھے۔

2: درج ذیل الفاظ میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ 10=5x2

(۱) ... (۲) اَلْاِثْم (۳) اَلْعِقَاب (۴) اَلْمُنْخَنِقَة

(۵) ... (۶) اَلصُّدُوْر (۷) اَلْجَحِيْم (۸) اَلسَّبِيْل

الفاظ قرآن کے معانی:

۱- ... ۲- گناہ ۳- عذاب ۴- گلا گھونٹ کر مارا ہوا

۵- ... ۶- دلوں کی ۷- جہنم ۸- راستہ

حصہ دوم ..... تجوید

3: درج ذیل میں سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(i) لحن جلی اور لحن خفی میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(ii) تعوذ باللہ اور بسم اللہ کس صورت میں ضروری ہیں؟ وضاحت کریں؟

(iii) جب سورت کو ختم کر کے کوئی دوسری سورت شروع کی جائے تو اس کے کیا احکام ہیں؟ بیان کریں؟

(iv) "ظاد" اور "ضاد" میں سے ہر ایک کا مخرج بیان کریں؟

(v) اظہار اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب (i) اصطلاحات کی تعریفات:

لحن جلی: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف یا بجائے حرکت کے سکون یا بجائے سکون کے حرکت یا زبر یا ... کو کھینچ کر زبر سے الف، زیر سے یاء اور پیش سے واؤ ہو جائے۔ یہ لحن جلی ہے جس کا پڑھنا ...

لحن خفی: حروف کی بعض وہ صفات جن سے حروف میں خوبی اور زینت پیدا ہوتی ہے جن کو ماہر قاریوں کے سوا کوئی عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جیسے راء میں حد سے زیادہ تکریر کرنا، بے محل غنہ کرنا یا بجائے اظہار کے ادغام یا ادغام میں اخفاء، مد یا مدوں کی مقدار میں کمی یا زیادتی کرنا یہ لحن خفی ہے۔ یہ لحن مکروہ ہے۔

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے کی صورت:

۔ جب بھی قرآن پاک کی تلاوت شروع کی جائے، تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کی صورت: جب بھی کوئی سورت شروع کی جائے، تو (سورہ التوبہ کے علاوہ) بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا ضروری ہے۔

نوٹ: اگر تلاوت شروع ہی کسی سورت سے کی جائے، تو دونوں پڑھنا ضروری ہے۔ سورۃ التوبہ کے علاوہ کہ اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی۔

(۳) سورت ختم کر کے نئی سورت شروع کرنے کا حکم:

جب ایک سورت ختم کر کے دوسری شروع کریں تو بسم اللہ پڑھیں۔ اس کی تلاوت میں تین صورتیں جائز ہیں، i۔ فصل کل، ii۔ وصل کل، iii۔ فصل اوّل وصل ثانی۔

(۴) مخارج کا بیان:

حرف	مخرج
صاد (ص)	حافہ لسان اور اوپر والی ڈاڑھوں کی جڑ
ضاد (ض)	زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا۔

(۵) اصطلاحات کی تعریفات:

اظہار کی تعریف:

لغوی معنی، ظاہر کرنا، اصطلاح تجوید میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر تغیر وغنہ ادا کرنے کو اظہار کہا جاتا ہے جیسے حروف حلقی۔

ادغام کی تعریف:

لغوی معنی ہے کسی چیز کو کسی چیز میں ملا دینا۔ اصطلاح تجوید میں ایک حرف ساکن کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانا کہ دونوں حروف ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے مَنْ ذَالَّذِیْ ۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کو حل کریں ہر سوال کے اندر جزوی رعایت موجود ہے۔

پہلا حصہ ...... حدیث

سوال نمبر1: (الف) مندرجہ ذیل احادیث میں سے صرف پانچ کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

40=8x5

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟　10

عن ابی هريرة رضى الله عنه ان رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لا يحل لا مر اة ان تصوم و زوجها شاهد الا باذنه و لا تاذن فى بيته الا باذنه متفق عليه .

عن عمرو بن شعيب، عن ابيه، عن جده رضى الله عنه قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مروا اولادكم بالصلاة و هم ابناء سبع سنين و اضربوهم عليها و هم ابناء عشر و فرقوا بينهم فى المضاجع .

عن سلمان بن عامر رضى الله عنه عن النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد تمرا فالماء فانه طهور و قال الصدقة على المسكين صدقة و على ذى الرحم ثنتان صدقة وصلة .

عن ميمون رحمه الله ان عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مربها سائل فاعطته كسرة و مربها رجل عليه ثياب و هيئة فاقعدته فاكل فقيل لها فى ذلك؟ فقالت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انزلو الناس منازلهم .

عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال الناس معادن كمعادن الذهب و الفضة خيارهم فى الجاهلية خيارهم فى الاسلام اذا فقهوا و الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف و ما تناكر منها اختلف .

قال رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان الله تعالىٰ اذا احب عبد ادعا جبريل فقال انى احب فلانا احببه فيحبه جبريل ثم ينادى فى السماء فيَقُوْلُ ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول فى الارض .

(۷) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال كنا مع رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذ سمع وجبة فقال هل تدرون ما هذا؟ قلنا الله و رسوله اعلم قال هذا حجر رمی به فی النار منذ سبعين خريفا فهو يهوى فى النار الآن حتّٰى انتهى الى قعرها فسمعتم وجبتها .

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے صرف پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ 10=2x5

(۱) اُولُوالْاَحْلَامِ (۲) عَوَجٌ (۳) هَيْشَاتُ الْاَسْوَاقِ

(۴) اَلْخَزِيْرَةُ (۵) اَلصُّعُدَاتُ (۶) بَوَائِقُ (۷) اَلْعَرَقُ

حصہ دوم ...... عقائد

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے صرف چار اجزاء حل کریں؟

(۱) اللہ تعالیٰ کی کوئی پانچ صفات سلبیہ تحریر کریں۔ 10

(۲) زیارت قبور کے لیے سفر کے جواز پر دو دلیلیں لکھیں؟ 10

(۳) تبرک کا معنیٰ لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر دو دلیلیں سپرد قلم کریں؟ 10

(۴) قبر کو سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز قبر پر تلقین کے مسئلہ کی وضاحت کریں؟ 10

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت پر قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟ 10

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

نوٹ: تمام سوالات کو حل کریں ہر سوال کے اندر جزوی رعایت موجود ہے۔

پہلا حصہ ...... حدیث

سوال نمبر 1: (الف) مندرجہ ذیل احادیث میں سے صرف پانچ کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ .

بن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد تمرا فالماء فانہ طھور و قال الصدقۃ علی المسکین صدقۃ و علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ۔

عن میمون رحمہ اللہ ان عائشۃ رضی اللہ عنھا مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ و مر بھا رجل علیہ ثیاب و ھیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذلک؟ فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس معادن کمعادن الذھب و الفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا و الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف و ما تناکر منھا اختلف۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا احبہ فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ سمع وجبۃ فقال ھل تدرون ما ھذا؟ قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال ھذا حجر رمی بہ فی النار منذ سبعین خریفا فھو یھوی فی النار الآن حتی انتھی الی قعرھا فسمعتم وجبتھا۔

جواب: (الف) اُردو ترجمہ:

ا۔ ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کا خاوند موجود ہو، تو اس کے لیے اس کی اجازت کے بغیر روزہ (نفلی روزہ) رکھنا جائز نہیں اور وہ کسی کو اس کی اجازت کے بغیر گھر نہ آنے دے۔

۲۔ ترجمۃ الحدیث: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بچے سات سال کے ہوں، تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو، اور نہ پڑھنے پر انہیں مارو جب وہ دس سال کے ہوں اور ان کے بستر الگ کردو۔

۳۔ ترجمۃ الحدیث: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور کے ساتھ افطار کرے، کیونکہ یہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ پاؤ تو پانی سے افطار کرو، کیونکہ یہ پاکیزہ ہے نیز فرمایا: مسکین پر صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ

دینے میں دو چیزیں ہیں: صدقہ اور صلہ رحمی۔

۴-ترجمہ الحدیث: حضرت میمون سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سائل آیا/گزرا، انہوں نے اسے ایک ٹکڑا دیا، ایک دوسرا آدمی گزرا، وہ اچھے لباس والا خوش شکل تھا۔ پس اسے بٹھالیا اور اس نے کھانا کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی وجہ پوچھی گئی، تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مراتب کے مطابق سلوک کرو۔

۵-ترجمہ الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگ کانیں ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، جو ان میں سے زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ انہیں دین کا علم حاصل ہو۔ روحیں مجتمع لشکر ہیں جو ایک دوسرے کو پہچان لیں وہ مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو نہ پہچان سکیں وہ مخالف ہو جاتی ہیں۔

۶-ترجمہ الحدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے، تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے فلاں آدمی سے محبت ہے، تو بھی اس سے محبت رکھ۔ پس جبریل اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت رکھو، پس اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

۷-ترجمہ الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ جب ہم نے ایک آواز (دھماکہ خیز) سنی، آپ نے فرمایا: جانتے ہو کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ پتھر ہے۔ جو جہنم میں ستر سال پہلے گرایا گیا تھا، وہ اب تک نیچے جا رہا تھا حتیٰ کہ اس کی تہہ تک پہنچ گیا۔ اب تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔

(ب) اعراب الحدیث:

اعراب حدیث نمبر 1 پر لگا دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے صرف پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) أُولُو الْأَحْلَامِ (۲) عِوَجٌ (۳) هَيْشَاتُ الْأَسْوَاقِ

(۴) اَلْخَزِيْرَةُ (۵) اَلصَّعَدَاتُ (۶) اَلْعَرَقُ

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱) علم والے (۲) ٹیڑھا پن (۳) بازار میں شور و غل ہونا

(۴) بھینگا پن (۵) سیدھے نیزے (۶) پسینہ

حصہ دوم ---- عقائد

...درج ذیل میں سے صرف چار اجزاء حل کریں؟
...الٰہ تعالیٰ کی کوئی پانچ صفات سلبیہ تحریر کریں؟
...یارت قبور کے لیے سفر کے جواز پر دو دلیلیں لکھیں؟
...ترک کا معنیٰ لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر دو دلیلیں سپرد قلم کریں؟
...قبر کو بوسہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز قبر پر تلقین کے مسئلہ کی وضاحت کریں؟
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

...(ا) اللہ تعالیٰ کی صفات سلبیہ:

...پانچ صفات سلبیہ یہ ہیں:
...عرض نہیں ii- جسم نہیں iii- جوہر نہیں
...صورت نہیں v- محدود نہیں

زیارت قبور کے لیے سفر کے جواز پر دلائل:

i رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو۔

ii حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں بقیع کی طرف تشریف لے جاتے، فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومن قوم کے گھر والو! تمہارے پاس وہ آ گئی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تم سے ملنے والے ہیں، یا اللہ! بقیع والوں کو بخش دے۔

تبرک کا معنیٰ اور جواز پر دلائل:

...تبرک کا معنیٰ ہے "برکت حاصل کرنا"
...کے جواز پر دلائل: تبرک کے جواز پر دلائل درج ذیل ہیں:
...اسماء رضی اللہ عنہا نے طیالسی جبہ نکال کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے زیب تن کیا کرتے تھے، ہم اسے بیماروں کے لیے دھوتی ہیں۔ اس کی برکت سے حاصل کی جاتی ہے۔

(۴) قبر پر سجدہ کا حکم:

علماء کرام کے نزدیک بقصد تعظیم قبر کو سجدہ کرنا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا قطعاً حرام ہے۔

قبر پر تلقین کا مسئلہ: تلقین کا معنی ہے "یاددہانی کروانا" مرنے کی ہی حالت ہے جب بندہ یاددہانی کا بہت ہی محتاج ہوتا ہے۔ علماء کرام کے نزدیک تلقین کرنا مستحب ہے اور تمام مسالک یعنی شوافع، حنابلہ، مالکیہ اور احناف کا اس پر اتفاق ہے، کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر والا رخصت ہونے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے، اور یہ بھی فرمایا: تم ہماری گفتگو کو مقتولین بدر سے زیادہ سننے والے ہو۔

(۵) اہل بیت کی فضیلت

قرآن کی روشنی میں: ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اے حبیب! آپ فرما دیجیے کہ میں اس پر تم میں سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا سوائے قرابت کی محبت کے۔

اس کے علاوہ آیت مباہلہ میں بھی اہل بیت کی فضیلت کا ذکر ہے۔

آیت کا ترجمہ: "جو شخص اسلام کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑتا ہے بعد اس کے کہ اس کے پاس علم آ چکا، تو آپ فرمادیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں، اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں، اپنے آپ کو اور تمہیں بلائیں، پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔

حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے درمیان ہمارے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی سی ہے، جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو سوار نہیں ہوا غرق ہو گیا۔"

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

(سال اول) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

تیسرا پرچہ: فقہ و اصول فقہ　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... فقہ

والغلبة فی المائعات بظهور وصف و احد من مائع له و صفان فقط کا للبن و الطعم و لا رائحة له بظهور و صفين من مائع له ثلاثة کالخل و الغلبة فی ... لا وصف له کالماء المستعمل .

عبارت پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟　　20=10+10

کتنے اور کون کون سے پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے؟　　15

لو اختلط او ان اکثرها طاهر تحرى للتوضوء و الشرب و ان كان اكثرها ... يتحرى الا للشرب و في الثياب المختلطة يتحرى سواء كان اكثرها طاهرا ...

... عبارت کا اُردو میں ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز میں کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے۔

20=10+10

... کے فرائض لکھ کر وضو کی سنتیں تحریر کریں؟ 10+5=15

... يكره للمتوضى ستة اشياء الاسراف فى الماء و التقتير فيه و ضرب الوجه ... بكلام الناس و الاستعانة بغيره من غير عذر و تثليث المسح بماء جديد .

... عبارت کا ترجمہ کر کے وضو توڑنے والی اشیاء تحریر کریں؟　　20=10+10

... وهو على ثلثة اقسام .

... کے نام تحریر کریں نیز کن کن کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے؟ 6+9=15

حصہ دوم ...... اصول فقہ

... ذیل میں سے کوئی سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟ 3x10=30

... اور مشکل کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

... واجب ادا اور قضاء کی وضاحت کریں؟

(۳) عام کی تعریف کر کے اس کی دونوں قسموں کے نام لکھیں؟

(۴) حقیقت اور مجاز کی تعریفات کر کے ان کا حکم سپرد قلم کریں؟

(۵) اصول شرع کتنے اور کون کون سے ہیں ہر ایک کی مختصر وضاحت کریں؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

تیسرا پرچہ: فقہ و اصول فقہ

حصہ اوّل ...... فقہ

سوال نمبر 1: وَالْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَّاحِدٍ مِنْ مَائِعٍ لَهٗ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَا رَائِحَةَ لَهٗ بِظُهُوْرِ وَصْفَيْنِ مِنْ مَائِعٍ لَهٗ ثَلَاثَةٌ كَالْخَلِّ وَالْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعِ الَّذِيْ لَا وَصْفَ لَهٗ كَالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) کتنے اور کون کون سے پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے؟

جوابات: (الف) اعراب و ترجمة العبارة:

اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمة العبارة: کسی بہنے والی چیز کے پانی میں مل جانے کی صورت میں اگر اس کے دو وصف ہوں اور ان میں سے ایک کا ظاہر ہونا غلبہ شمار ہوگا جیسے دودھ کا رنگ اور ذائقہ ہوتا ہے لیکن خوشبو نہیں، بہنے والی چیز کے اگر تین وصف ہوں تو ان میں سے دو کا ظاہر ہونا غلبہ شمار ہوگا جیسے سرکہ وغیرہ اگر بہنے والی پانی میں مل جائے اور اس کا کوئی وصف نہ ہو جیسے مستعمل پانی وغیرہ۔

(ب) جس پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز ہو:

جن پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز ہوتا ہے، اس کی سات قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- آسمان کا پانی (بارش) ۲- دریا کا پانی ۳- نہر کا پانی

۴- کنوئیں کا پانی ۵- پگھلی ہوئی برف کا پانی ۶- اولوں کا پگھلا ہوا پانی

۷- چشمہ کا پانی

سوال نمبر 2: لو اختلط او ان اکثرھا طاھر تحری للوضوء و الشرب و ان کان اکثرھا نجسا لا یتحری الا للشرب و فی الثیاب المختلطة یتحری سواء کان اکثرھا ط

سوال: (الف) عبارت کا اُردو میں ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز میں کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے؟
(ب) وضو کے فرائض لکھ کر وضو کی سنتیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

اگر کچھ برتن مل جائیں اور ان میں اکثر ناپاک ہوں تو وضو کرنے اور پینے کے لیے تحری (غور و فکر) ...ے۔ اگر زیادہ برتن ناپاک ہوں، تو صرف پینے کے لیے تحری کرے۔ ملے جلے کپڑوں میں تحری ...ے، چاہے ان میں سے زیادہ پاک ہوں یا ناپاک۔

مسئلہ کی وضاحت/عبارت کی وضاحت: اس عبارت میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تو معلوم ہو کہ ...برتنوں میں پانی ناپاک ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کون کون سے برتن ہیں؟ تو پھر ان میں موجود پانی ...ے وضو نہ کیا جائے، کیونکہ اس کا متبادل تیمم کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ پانی پینا مجبوری ہوتی ہے، اس لیے پینے ...ے لیے خوب غور و فکر کرے اور جن کے بارے میں پاک ہونے کا غالب گمان ہو، ان میں سے پی لے۔ ...میں کپڑا نہ ہونے کے سبب برہنہ ہو کر نماز پڑھنا ہوگی حالانکہ ستر ڈھانپنا نماز میں فرض ہے۔ لہٰذا غور و فکر ...ے اور جس کپڑے کے پاک ہونے کے بارے میں غالب گمان ہو اس کو پہن لیا جائے۔

(ب) وضو کے فرائض: وضو کے چار فرائض ہیں:

پہلا فرض: چہرے کا دھونا
دوسرا فرض: ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا
تیسرا فرض: ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا
چوتھا فرض: سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنا

وضو کی سنتیں:

۱۔ کلائیوں تک دونوں ہاتھ دھونا — ۲۔ ابتداء بسم اللہ پڑھ کر کرنا
۳۔ مسواک کرنا — ۴۔ تین بار کلی کرنا
۵۔ ناک میں پانی ڈالنا
۶۔ غیر روزہ دار کا اچھی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا
۷۔ داڑھی کا خلال کرنا — ۸۔ انگلیوں کا خلال کرنا
۹۔ ہر عضو کو تین بار دھونا — ۱۰۔ ایک بار سارے سر کا مسح کرنا
۱۱۔ اعضا کو مل کر دھونا — ۱۲۔ کانوں کا مسح کرنا

۱۳- لگاتار اعضاء کا دھونا ۱۴- نیت کرنا
۱۵- قرآن کی تصریح کے مطابق وضو کرنا
۱۶- دائیں طرف سے اور انگلیوں کے سروں سے ابتداء کرنا
۱۷- سر کے اگلے حصے سے ابتداء کرنا ۱۸- گردن کا مسح کرنا نہ گلے کا

سوال نمبر3: و یکرہ للمتوضی ستة اشیاء الاسراف فی الماء و التقتیر فیه و ضرب الوجه به و التکلم بکلام الناس و الا ستعانة بغیره من غیر عذر و تثلیث المسح بماء جدید .
(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے وضو توڑنے والی اشیاء تحریر کریں؟
(ب) الوضوء علی ثلثة اقسام .
وضو کی تین اقسام کے نام تحریر کریں نیز کن کن کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے؟

جوابات: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

چھ چیزیں وضو کرنے والے کے لیے مکروہ ہیں:
۱- ضرورت سے زیادہ پانی کا استعمال کرنا ۲- ضرورت سے کم پانی کا استعمال کرنا
۳- چہرے پر زور زور سے چھینٹے مارنا ۴- عذر کے بغیر کسی دوسرے سے مدد لینا
۵- نئے پانی سے تین بار سر کا مسح کرنا ۶- دنیوی گفتگو کرنا

ناقض وضو اشیاء: بارہ چیزیں وضو توڑ دیتی ہیں:
۱- سبیلین سے جو کچھ نکلے سوائے اگلے راستے کی ہوا کے، ۲- بچے کی ولادت ہونا، ۳- سبیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون یا پیپ کا نکلنا، ۴- منہ بھر کر کھانے، پانی، جمے ہوئے خون یا صفراء کی قے آنا، ۵- خون کا تھوک پر غالب ہونا، ۶- نیند، ۷- سونے والے کی سرین کا جاگنے سے پہلے اٹھ جانا، ۸- بے ہوشی، ۹- پاگل پن/جنون، ۱۰- نشہ، ۱۱- قہقہہ لگانا نماز میں اگرچہ نماز سے نکلنے کا ارادہ کیا ہو، ۱۲- شرمگاہ کو کسی پردہ کے بغیر چھونا

(ب) وضو کی اقسام: وضو کی تین اقسام ہیں۔
۱- فرض ۲- واجب ۳- مستحب

جن کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے: چار کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے:
۱- نماز جمعہ کے لیے ۲- نماز عیدین کے لیے
۳- احرام باندھنے کے لیے ۴- حاجیوں کے لیے میدان عرفات میں زوال کے بعد

حصہ دوم — اصول فقہ

سوال نمبر ۵: درج ذیل میں سے کوئی سی تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) خفی اور مشکل کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(۲) امر کا موجب، اداء اور قضاء کی وضاحت کریں؟

(۳) عام کی تعریف کر کے اس کی دونوں قسموں کے نام لکھیں؟

(۴) حقیقت اور مجاز کی تعریفات کر کے ان کا حکم سپرد قلم کریں؟

(۵) اصول شرع کتنے اور کون کون سے ہیں ہر ایک کی مختصر وضاحت کریں؟

جواب: (۱) خفی اور مشکل کی تعریفات و امثلہ:

خفی: وہ لفظ ہے جس کی مراد کسی عارضہ کی وجہ سے پوشیدہ ہو جیسے اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا۔

مشکل: ایسا مشتبہ لفظ ہے جس کی مراد کی پہچان نہ ہو جس طرح الفاظ میں مشکل ہو جیسے فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ۔

(۲) امر کا موجب:

امر کا موجب وجوب ہے نہ کہ مستحب۔

اداء کی وضاحت: واجب کو بعینہٖ اس کے مستحق تک پہنچانے کو اداء کہا جاتا ہے مثلاً فرض نماز کا وقت میں پڑھنا۔

قضاء کی وضاحت: مثل واجب کو اس کے مستحق کے حوالے کرنا قضاء ہے مثلاً نماز کا دوسرے وقت میں پڑھنا۔

(۳) عام کی تعریف و اقسام:

عام: وہ لفظ ہوتا ہے جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو جیسے مُشْرِكُوْنَ۔

اقسام: عام کی دو اقسام ہیں: ۱- عام مخصوص البعض ۲- عام غیر مخصوص البعض

(۴) حقیقت کی تعریف و حکم:

تعریف: وہ لفظ ہے جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے لیے وضع کیا ہو جیسے اَسَدٌ (شیر)

حکم: معنی موضوع لہٗ ثابت ہو جائے گا خواہ متکلم کی نیت ہو یا نہ ہو۔

مجاز کی تعریف و حکم:

تعریف: وضع کیے گئے لفظ کا اس کے غیر موضوع لـــہ میں استعمال کرنا مجاز کہلاتا ہے جیسے اسد (بہادری کے لیے)۔

حکم:

(۵) اصول شرع کی تعداد و نام:

اصول شرع چار ہیں ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ قرآن مجید ۲۔ سنت رسول ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

وضاحت:

قرآن مجید: اسلامی فقہ کا بنیادی ماخذ قرآن مجید ہے، جو آخری الہامی کتاب اور کلام الٰہی ہے۔ اس کے الفاظ کو معانی پر دلالت کرنے کے اعتبار سے قرآن کہا جاتا ہے۔

سنت رسول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔

اجماع: ہر زمانہ کے عادل و مجتہد علماء اہل سنت کا کسی حکم پر متفق ہو جانا" اجماع کہلاتا ہے۔

قیاس: کسی منصوص علیہ کے حکم کو اس معنی کی بنیاد پر جو اس حکم کے لیے علت بنتا ہے، غیر منصوص کے لیے ثابت کیا جائے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے   چوتھا پرچہ: صرف   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل --- علم الصیغہ

سوال نمبر 1: (الف) فعل کی اقسام حروف کے اعتبار سے کتنی اور کون سی ہیں؟ کوئی سی دو کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟ 20=10+10

(ب) ہفت اقسام کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کی تعریفات مثالوں سمیت تحریر کریں؟ 15=5x3

سوال نمبر 2: (الف) صفت مشبہ اور مصدر کے پانچ پانچ وزن مثالیں دے کر تحریر کریں؟ 20=4x5

(ب) ثلاثی مزید فیہ مطلق کے کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ صرف ان کے نام لکھیں؟ 15

سوال نمبر 3: (الف) مہموز، معتل اور مضاعف کا ایک ایک قانون لکھیں؟ 15=5x3

(ب) درج ذیل میں سے ہر ایک کے بارے میں بتائیں کہ ان میں کون سا قاعدہ جاری ہوا اور اصل میں کیا تھا؟ 20=4x5

(۱) یعِن   (۲) یبوس   (۳) یعِد   (۴) عدۃ

حصہ دوم ...... خاصیات ابواب

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟ 30=10x3

(۱) باب افعال کی دو خاصیات مثالوں سمیت لکھیں؟

(۲) صیرورت اور حینونت میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(۳) باب ضرب یضرب کی دو خاصیات مثالوں سمیت لکھیں؟

(۴) لازم کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی مثال بھی دیں۔

(۵) باب علم یعلم کی دو خاصیات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل ۔ علم الصیغہ

سوال نمبر 1: (الف) فعل کی اقسام حروف کے اعتبار سے کتنی اور کون سی ہیں؟ کوئی سی دو کی تعریفات مثالوں سمیت لکھیں؟

(ب) اسماء مشتقہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کی تعریفات مثالوں سمیت تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں:

صحیح، مہموز، متصل، مضاف

صحیح کی تعریف: وہ فعل ہے جس حروف اصلیہ میں سے ہمزہ اور حرف علت نہ ہو اور نہ ہی ایک جنس کے دو حروف ہوں جیسے ضَرَبَ

مہموز کی تعریف: وہ فعل جس میں کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو۔ ہمزہ اگر فاء کلمہ کی جگہ ہو تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَمَرَ، اگر عین کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز العین کہتے ہیں جیسے سَأَلَ اور اگر لام کی جگہ ہو تو مہموز اللام کہتے ہیں جیسے قَرَءَ۔

(ب) اسمائے مشتقہ کی تعداد:

اسمائے مشتقہ کی تعداد چھ ہے، جو درج ذیل ہیں:

اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفتِ مشبہ، اسم آلہ اور اسم ظرف۔

اسم فاعل کی تعریف: کام کرنے والے پر دلالت کرنے والے اسم کو اسم فاعل کہتے ہیں جیسے ضَارِبٌ۔

اسم مفعول کی تعریف: وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ۔

سوال نمبر 2: (الف) صفتِ مشبہ اور مصدر کے پانچ پانچ وزن مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(ب) ثلاثی مزید فیہ مطلق کے کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ صرف ان کے نام لکھیں؟

جوابات: (الف) صفت مشبہ کے اوزان خمسہ:

فَعْلٌ جیسے صَعْبٌ ۔ فَاعِلٌ جیسے کابِرٌ

فِعْلٌ جیسے صِفْرٌ　　فَعِیْلٌ جیسے کَبِیْرٌ
فُعْلٌ جیسے صُلْبٌ

مصدر کے اوزانِ خمسہ:

فَعْلٌ جیسے ضَرْبٌ　　فَعْلٰی جیسے کہ دَعْوٰی
فَعْلَةٌ جیسے رَحْمَةٌ　　فَعْلَانٌ جیسے لَیَّانٌ
فِعْلٌ جیسے فِسْقٌ

(ب) ثلاثی مزید فیہ مطلق کے ابواب کے نام:

ثلاثی مزید فیہ مطلق کی دو قسمیں ہیں:

۱- باہمزہ وصل　　۲- بے ہمزہ وصل

ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے ابواب:

یہ سات ہیں:

۱- اِفْتِعَالٌ جیسے اِجْتِنَابٌ　　۲- اِسْتِفْعَالٌ جیسے اِسْتِنْصَارٌ
۳- اِنْفِعَالٌ جیسے اِنْفِطَارٌ　　۴- اِفْعِلَالٌ جیسے اِحْمِرَارٌ
۵- اِفْعِیْلَالٌ جیسے اِدْهِیْمَامٌ　　۶- اِفْعِیْعَالٌ جیسے اِخْشِیْشَانٌ
۷- اِفْعِوَّالٌ جیسے اِجْلِوَّاذٌ

ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے ابواب:

یہ پانچ ابواب ہیں:

اِفْعَالٌ جیسے اِکْرَامٌ　　تَفْعِیْلٌ جیسے تَصْرِیْفٌ
مُفَاعَلَةٌ جیسے مُقَاتَلَةٌ　　تَفَعُّلٌ جیسے تَقَابُلٌ
تَفَاعُلٌ جیسے تَقَابُلٌ

سوال نمبر 3: (الف) مہموز، معتل اور مضاعف کا ایک ایک قانون لکھیں؟

(ب) درج ذیل میں سے ہر ایک کے بارے میں بتائیں کہ ان میں کون سا قاعدہ جاری ہوا اور اصل میں کیا تھا؟

(۱) اٰمَنَ　　(۲) بُؤْسٌ　　(۳) یَعِدُ　　(۴) عِدَةٌ

جوابات:(الف) مہموز کا قانون:
ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے رَأْسٌ سے رَاسٌ

معتل کا قانون: جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو یا ایسے کلمہ میں علامت مضارع مفتوح اور فتح کے درمیان میں واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو، تو وہ گر جاتی ہے جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

مضاعف کا قاعدہ: جب دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو، تو اس کا دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مدّ۔

(ب) صیغوں کا بیان
اٰمَنَ: اس میں مہموز کا قانون نمبر 2 جاری ہوا ہے۔ ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو تو اسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ۔

بُوْسٌ: ہمزہ منفردہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے بُوْسٌ کہ اصل میں بُؤْسٌ تھا۔

یَعِدُ: اس میں معتل کا قانون جاری ہوا کہ جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان یا ایسے کلمہ میں علامت مضارع مفتوح اور فتح کے درمیان واقع ہو کہ جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو، وہ گر جاتی ہے۔

عِدَةٌ: وہ مصدر جو فِعْلٌ کے وزن پر ہو اس کے فاء کلمہ کی جگہ واقع ہونے والی واؤ گر جاتی ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں جیسے عِدَةٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا اور اس واؤ کے عوض آخر میں تاء کا اضافہ کرتے ہیں۔

حصہ دوم ..... خاصیات ابواب

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) باب افعال کی دو خاصیات مثالوں سمیت لکھیں؟

(۲) صیرورت اور صیغونت میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(۳) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کی دو خاصیات مثالوں سمیت لکھیں؟

(۴) بلوغ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی مثال بھی دیں۔

(۵) باب عَلِمَ یَعْلَمُ کی دو خاصیات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

جوابات: (۱) باب افعال کی دو خاصیات:

۱- تَعْدِیَہ: یعنی لازم کو متعدی بنانا جیسے خَرَجَ سے اَخْرَجَ

۲- اِلْزَام: یعنی متعدی سے لازم کرنا اَحْمَدَ زَیْدٌ۔ مجرد میں حَمِدَ (اس نے تعریف کی) متعدی

ہے۔

(۲) صیرورت کی تعریف:

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا جیسے تَمَوَّلَ وہ مالدار ہوگیا۔

حینونت کی تعریف: ماخذ کا کسی چیز کے لیے وقت ہو جانا، کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچ جانا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹائی کے وقت کو پہنچی)۔

(۳) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کی خاصیات:

قطع ماخذ: یعنی مدلول ماخذ کو کاٹنا جیسے خَلَیْتُ (میں نے تازہ گھاس کاٹی)

اعطاء ماخذ: یعنی کسی کو مدلول ماخذ دینا جیسے اَجَرَ الْمَرْءَ (اس نے ایک شخص کو مزدوری دی)

(۴) بلوغ کی اقسام:

بلوغ کی تین اقسام ہیں:

۱- بلوغ زمانی جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت پہنچا)

۲- بلوغ مکانی جیسے اَعْرَقَ زَیْدٌ (زید ملک عراق پہنچا)

۳- بلوغ عددی جیسے اَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ (دراہم دس تک پہنچ گئے)

(۵) باب علم کی دو خاصیات:

قطیہ: قطع سازی کرنا جیسے قَطِرْتُ بَعِیْرًا (میں نے اونٹ کو تارکول ملا)

اتخاذ: جیسے غَنِمْتُ (میں نے غنیمت حاصل کی)

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے پانچواں پرچہ: نحو کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی تینوں اقسام کی تعریفات مثالوں سمیت کریں۔ 15=5x3

ب) فعل کی کوئی سی پانچ علامات مثالوں سمیت لکھیں؟ 15=5x3

سوال نمبر 2: (الف) اسم مقصور، جتنیہ اور اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہر ایک کا اعراب مثالیں دے کر پر قلم کریں؟ 15=5x3

(ب) مبتداء فاعل اور مفعول مالم یسم فاعلہ میں سے ہر ایک کی تعریف مثال دے کر تحریر کریں؟ 15=5x3

سوال نمبر 3: (الف) مفعول مطلق، مفعول معہ اور مفعول فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف مثال دے کر بیان کریں؟ 15=5x3

(ب) کلام کی تعریف کریں نیز اس کے حاصل ہونے کی کوئی سی دو صورتیں مثالیں دے کر تحریر کریں؟ 15=5x3

حصہ دوم ...... شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4: (الف) حروف مشبہ بالفعل کے عمل کی وضاحت کریں؟ 10

ب) تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟ 10

سوال نمبر 5: (الف) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کل کتنے اور کون کون سے ہیں؟ مثالیں بھی دیں۔ 10

ب) لائے نفی جنس کے عمل کی مکمل وضاحت کریں؟ 10

سوال نمبر 6: (الف) بہ ذاہ کی ترکیب نحوی لکھیں؟ 10

ب) اسمائے شرطیہ کل کتنے ہیں؟ ان کے عمل کی وضاحت کریں؟ 10

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل ...... تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی تینوں اقسام کی تعریفات مثالوں سمیت کریں؟

(ب) فعل کی کوئی سی پانچ علامات مثالوں سمیت لکھیں؟

جوابات: (الف) کلمہ کی اقسام کی تعریفیں:

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے زَیْدٌ، عِلْمٌ۔

فعل کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ۔

حرف کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے جیسے مِنْ، اِلٰی۔

(ب) فعل کی پانچ علامات:

(۱) قد کا داخل ہونا جیسے قَدْ ضَرَبَ، (۲) شروع میں سین کا ہونا جیسے سَیَضْرِبُ،
(۳) سَوْفَ کا داخل ہونا جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ، (۴) امر ہونا جیسے اِضْرِبْ
(۵) نہی ہونا جیسے لَا تَضْرِبْ

سوال نمبر 2: (الف) اسم مقصور، تثنیہ اور اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہر ایک کا اعراب مثالیں دے کر سپرد قلم کریں؟

(ب) مبتداء، فاعل اور مفعول مالم یسم فاعلہ میں سے ہر ایک کی تعریف مثال دے کر تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اسم مقصور کا اعراب:

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتح تقدیری کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے جَاءَ نِیْ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔

تثنیہ کا اعراب:

رفع الف کے ساتھ، نصب اور جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلَانِ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ۔

اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب:

رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ، جر یاء کے ساتھ جیسے جَاءَ اَبُوْكَ، رَاَيْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ۔

(ب) مبتداء کی تعریف:

وہ اسم جو مسند الیہ ہو اور عوامل لفظیہ سے خالی ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ ۔

فاعل کی تعریف:

وہ اسم جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اسم کی طرف مسند ہوں اس طرح کہ اس کے ساتھ قائم ہوں اس پر واقع نہ ہوں جیسے قَامَ زَيْدٌ، زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ ۔

مفعول مالم یسم فاعلہ:

ہر وہ اسم جس کے فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام کیا گیا ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ۔

سوال نمبر 3: (الف) مفعول مطلق، مفعول معہ اور مفعول فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف مثال دے کر بیان کریں؟

(ب) کلام کی تعریف کریں نیز اس کے حاصل ہونے کی کوئی سی دو صورتیں مثالیں دے کر تحریر کریں؟

جوابات: (الف) مفعول مطلق کی تعریف:

وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کے ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا

مفعول معہ کی تعریف: وہ اسم جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

مفعول فیہ کی تعریف: وہ اسم جس میں مذکورہ اسم واقع ہو جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(ب) کلام کی تعریف:

وہ لفظ جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ متضمن ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ

حصول کلام کی صورتیں: حصول کلام کی فقط دو صورتیں ہیں:

(۱) دو اسم سے حاصل ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ (۲) اسم اور فعل سے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ

حصہ دوم ...... شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4: (الف) حروف مشبہ بالفعل کے عمل کی وضاحت کریں؟

(ب) تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جوابات:

(الف) حرف مشبہ بفعل کا عمل:

حروف مشبہ بفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

(ب) تمنی اور ترجی میں فرق:

تمنی ممکنات اور ممتنعات دونوں میں استعمال ہوتی ہے جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ اور لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ۔ ترجی صرف ممکنات کے ساتھ خاص ہے۔ لہٰذا لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ نہیں کہہ سکتے، کیونکہ جوانی کا لوٹنا ممکن نہیں۔

سوال نمبر 5: (الف) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کل کتنے اور کون کون سے ہیں؟ مثالیں بھی دیں۔

(ب) لائے نفی جنس کے عمل کی مکمل وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف:

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں:

۱۔ اَنْ جیسے اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ

۲۔ لَنْ جیسے لَنْ تَرَانِیْ

۳۔ کَیْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ

۴۔ اِذَنْ جیسے اَسْلَمْتُ کے جواب میں اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ کہنا۔

(ب) لائے نفی جنس کے عمل کی وضاحت:

جب لائے نفی جنس کا اسم لا کے ساتھ ملا ہو نکرہ نہ ہو، اور مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو پھر منصوب ہوگا جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِی الدَّارِ، لَا عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا فِی الْکِیْسِ۔

پھر اس کا اسم مرفوع ہوگا اور دوسرے اسم کے ساتھ لا کا تکرار ضروری ہے جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو. لَا فِیْھَا رَجُلٌ وَّلَا اِمْرَاَۃٌ

سوال نمبر 6: (الف) بِهٖ دَاءٌ کی ترکیب نحوی لکھیں؟
(ب) اسمائے شرطیہ کل کتنے ہیں؟ ان کے عمل کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) بِهٖ دَاءٌ کی ترکیب:

بِهٖ باء جارہ، ھا ضمیر مجرور۔ جار اور مجرور مل کر ظرف مستقر قَابِتٌ مقدر کا۔ قَابِتٌ اسم فاعل اپنے ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل سے مل کر خبر مقدم۔ دَاءٌ مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب) اسمائے شرطیہ:

اسمائے شرطیہ نو ہیں: مَنْ، مَا، اَیّ، مَتٰی، اَیْنَمَا، اَنّٰی، مَھْمَا، حَیْثُمَا، اِذْمَا۔
یہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں، اول کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ اگر شرط اور جزاء، دونوں مضارع ہوں یا شرط فعل مضارع ہو، تو پھر یہ اسماء فعل مضارع کو وجوبی طور پر جزم دیتے ہیں جیسے مَنْ يُّكْرِمْنِيْ اُكْرِمْهُ . مَنْ يَّضْرِبْنِيْ ضَرَبْتُهٗ۔
اگر جزاء فعل مضارع ہو اور شرط فعل مضارع نہیں، تو پھر جزاء میں دونوں وجہیں جائز ہیں یعنی جزم اور رفع جیسے اِذْ مَا كَتَبْتَ اَكْتُبْ / اَكْتُبُ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے | چھٹا پرچہ: عربی ادب | کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اجزاء میں سے ایک جز کا ترجمہ تحریر کریں؟ 15

(۱) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ٥ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ٥

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قال اربع ازا كن فيك فلا عليك ما فاتك من الدنيا حفظ امانة و صدق حديث و حسن خليقة و عفة فی طعمة ۔

(ب) درج ذیل میں سے تین اشعار کا ترجمہ کریں؟ 15

(۱) لك الحمد مولانا علی كل نعمة
و شكرا لما اوليت مع سابغ النعم

(۲) فتمم اله العرش ما قد نرومه
و عجل لاهل الشرك بالبؤس و النقم

(۳) الله زاد مهمدا تكريما
وحباه فضلا من لدنه عظيما

(۴) و اختصه فی المرسلين كريما
ذا رافه بالمؤمنين رحيما

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ سوالات کے عربی میں جوابات تحریر کریں؟ 5x5=20

(۱) من يحاسب الناس يوم القيامة؟

(۲) هل خلقنا الله عبثا؟

(۳) هل الامر بالمعروف و اجب علی جميع المسلمين؟

(۴) هل تغيير المنكر واجب علی كل مسلم؟

(۵) لمن الحمد؟

(۶) من یرزق الناس جمیعا؟

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے پانچ جملوں کی عربی بنائیں؟ 20=5x5

(۱) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی نقصان دور کرنے والا ہے۔

(۳) ہمارا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۴) اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔

(۵) کھاؤ، پیو اور پہنو، لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

(۶) یقیناً اللہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

سوال نمبر 4: (الف) درج ذیل میں سے دو الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ 10=5+5

اَلْمُصَوِّرُ، رَبٌّ، صَلَاةٌ، صِدْقٌ

(ب) درج ذیل میں سے پانچ مفردات کی جمع تحریر کریں؟ 10=2x5

(۱) اَلْغَیْبُ (۲) عَلِیْمٌ (۳) وَلِیٌّ (۴) اَلصَّلَاۃُ

(۵) شَرِیْكٌ (۶) یَوْمٌ (۷) ذَرَّۃٌ (۸) حَذَرٌ

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اجزاء میں سے ایک جز کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قال اربع اذا کن فیك فلا علیك ما فاتك من الدنیا حفظ امانة و صدق حدیث و حسن خلیقة و عفة فی طعمة۔

(ب) درج ذیل میں سے تین اشعار کا ترجمہ کریں؟

(۱) لك الحمد مولانا على كل نعمة
و شكرا لما اوليت مع سابغ النعم

(۲) فتمم اله العرش ما قد نرومه
و عجل لاهل الشرك بالبؤس و النقم

(۳) الله زاد محمدًا تكريما
وحباه فضلا من لدنه عظيما

(۴) و اختصه في المرسلين كريما
ذا رافة بالمؤمنين رحيما

جوابات: (الف) اُردو ترجمہ:

(۱) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ہر شاہد (حاضر) جانتا ہے، وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے پاک ہے، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان غالب زبردست طاقت والا اور صاحب عظمت ہے۔ اللہ ان سے پاک ہے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ۴ چیزیں تم میں موجود ہوں تو دنیا میں جو کچھ بھی تمہارا گم ہو جائے تجھے اس پر کوئی افسوس نہیں ہوگا: (۱) امانت کی حفاظت کرنا، (۲) سچی بات کرنا، (۳) عمدہ اخلاق، (۴) حلال ذریعہ معاش۔

(ب) اشعار کا ترجمہ:

اے ہمارے مولا! ہر نعمت پر تیرے لیے ہی حمد ہے۔ ان کشادہ اور وسیع نعمتوں پر تیرا شکر گزار ہوں جن سے تو نے مجھے نوازا۔

اے عرش کے معبود! جو کچھ ہم چاہتے ہیں اسے مکمل عطا کر دے اور مشرکین کو بدحالی اور انتقام میں جلد مبتلا کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت میں اضافہ فرمایا اور آپ کو اپنی جناب سے فضل عظیم عطا فرمایا اور آپ کو مرسلین کی سرداری کے لیے چن لیا آپ شفیق ہیں اور اہل ایمان پر مہربان ہیں۔

نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ سوالات کے عربی میں جوابات تحریر کریں؟

من يحاسب الناس يوم القيامة؟

(۲) هل خلقنا الله عبثا؟

(۳) هل الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟

(۴) هل تغيير المنكر واجب على كل مسلم؟

(۵) لمن الحمد؟

(٦) من يرزق الناس جميعا؟

جوابات:

(۱) اَللّٰهُ يُحَاسِبُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲) لَا ! مَا خَلَقَنَا اللّٰهُ عَبَثًا

(۳) نَعَمْ ! اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَاجِبٌ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ

(۴) نَعَمْ! هٰذَا وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

(۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(٦) اَللّٰهُ يَرْزُقُ النَّاسَ جَمِيْعًا

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے پانچ جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی نقصان دور کرنے والا ہے۔

(۳) ہمارا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۴) اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔

(۵) کھاؤ، پیو اور پہنو، لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

(٦) یقیناً اللہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

جواب: جملوں کی عربی:

(۱) اِنَّمَا اللّٰهُ يَنْفَعُ

(۲) اِنَّمَا اللّٰهُ يَمْنَعُ الضَّرَّ

(۳) رَبُّنَا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(۴) مَنَعَ الْاِسْلَامُ عَنِ الْاِسْرَافِ

(۵) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَلٰكِنْ لَا تُسْرِفُوْا

(٦) اِنَّ اللّٰهَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ

سوال نمبر 4 (الف) درج ذیل میں سے دو الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

اَلْمُصَوِّرُ، صَلَاةٌ، رَبٌّ، صِدْقٌ

(ب) درج ذیل میں سے پانچ مفردات کی جمع تحریر کریں؟

(۱) اَلْغَيْبُ (۲) عَالِمٌ (۳) وَلِيٌّ (۴) اَلصَّلَاةُ

(۵) شَرِيْكٌ (۶) يَوْمٌ (۷) دَوْلَةٌ (۸) صَدْرٌ

جوابات: (الف) الفاظ کا عربی جملوں میں استعمال:

اَلْمُصَوِّرُ: اَللّٰهُ مُصَوِّرٌ

صَلَاةٌ: صَلَاةُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

رَبٌّ: اَللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

صِدْقٌ: هٰذَا صِدْقٌ حَدِيْثٌ

(ب) مفردات کی جمع:

المفردات	الجموع	المفردات	الجموع
اَلْغَيْبُ	اَلْغُيُوْبُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ
وَلِيٌّ	أَوْلِيَاءُ	اَلصَّلَاةُ	اَلصَّلَوَاتُ
شَرِيْكٌ	شُرَكَاءُ	يَوْمٌ	أَيَّامٌ
دَوْلَةٌ	دُوَلٌ	صَدْرٌ	صُدُوْرٌ

☆☆☆

(۲) اِنَّ اللہَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ

سوال نمبر 4: (الف) درج ذیل میں سے دو الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

اَلْمُصَوِّر، صَلَاۃ، رَبّ، صِدْق

(ب) درج ذیل میں سے پانچ مفردات کی جمع تحریر کریں؟

(۱) اَلْغَیْبُ (۲) عَلِیْمُ (۳) وَلِیّ (۴) اَلصَّلَاۃ

(۵) شَرِیْكٌ (۶) یَوْمٌ (۷) دَوْلَةٌ (۸) صَدْرٌ

جوابات: (الف) الفاظ کا عربی جملوں میں استعمال:

اَلْمُصَوِّر: اَللہُ مُصَوِّرٌ

صَلَاۃَ: صَلَاۃُ اللَّیْلِ اَفْضَلُ

رَبٌّ: اَللہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

صِدْقٌ: ھٰذَا صِدْقٌ حَدِیْثٌ

(ب) مفردات کی جمع:

المفردات	الجموع	المفردات	الجموع
اَلْغَیْبُ	اَلْغُیُوْبُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ
وَلِیٌّ	اَوْلِیَاءُ	اَلصَّلَاۃُ	اَلصَّلَوَاتُ
شَرِیْكٌ شُرَکَاءُ	یَوْمٌ	اَیَّامٌ	
دَوْلَةٌ	دُوَلٌ	صَدْرٌ	صُدُوْرٌ

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (سال اوّل)

برائے طالبات سال ۱۴۴۶ھ/2025ء

وقت: تین گھنٹے پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات میں سے چار کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط

(۲) يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ لا وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ٥

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

(۴) قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ج فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ج وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ٥

(۵) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ج وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ط ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ٥

جواب: آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ:

۱۔ اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو، تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔ بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں ہوں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی

خوشی چاہتے ہوئے۔
(اے محبوب!) تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا؟ تم فرما دو! کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے، جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے' تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو' بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔

۳۔ اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولو اور اگر تم بے غسل ہو، تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر ئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو۔ اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ، تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

۴۔ دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے، اللہ نے انہیں نوازا، بولے کہ زبردستی دروازے میں ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے، تو تمہارا ہی غلبہ ہے اور اللہ پر بھروسہ کرو، اگر تمہیں ایمان ہے۔ بولے اے موسیٰ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے' جب تک وہ وہاں ہیں، تو آپ جایئے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو۔ ہم یہاں بیٹھتے ہیں۔

۵۔ ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) اَلْمُتَرَدِّيَةُ (۲) بَحِيْرَةٌ (۳) وَصِيْلَةٌ (۴) مَفَاتِحُ
(۵) فُرَادٰى (۶) مَسْفُوْحٌ (۷) اَلْجَحِيْمُ (۸) اَلْمَرَافِقُ

جواب: **الفاظ کے معانی:**

۱۔ گر کر مرا ہوا ۲۔ کان چرا ہوا ۳۔ وصیلہ
۴۔ چابیاں ۵۔ اکیلے ۶۔ بہتا ہوا
۷۔ دوزخ ۸۔ کہنیاں

حصہ دوم ...... تجوید

سوال نمبر 3:۔ درج ذیل اجزاء میں سے صرف تین کے جوابات لکھیں؟

(۱) ترتیل کا معنیٰ لکھیں نیز تجوید کا حکم بیان کریں؟

(۲) فصل اوّل، وصل ثانی اور وصل اوّل، فصل ثانی کی وضاحت کریں؟

(۳) ض اور ل کے مخرج میں کیا فرق ہے؟ وضاحت کریں؟

(۴) انفتاح اور اذلاق کی وضاحت بیان کریں؟

جوابات: اجزاء کے جوابات:

۱۔ترتیل کا معنی: قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تمام قواعد تجوید کی رعایت کر کے پڑھنا، ترتیل کہلاتا ہے۔

تجوید کا حکم: علم تجوید کو حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنا کہ جس سے نماز جائز ہو جائے، فرض عین ہے۔

۲۔اصطلاحات کی وضاحت:

فصل اوّل: استعاذہ اور بسملہ کے مابین وقف کر کے پڑھنا۔

وصل ثانی: بسملہ اور سورت کو ملا کر پڑھنا۔

وصل اوّل: استعاذہ اور بسملہ کو ملا کر پڑھنا۔

فصل ثانی: بسملہ اور سورت کے مابین وقف کر کے پڑھنا۔

۳۔ض اور ل کے مخرج میں فرق:

"ض" زبان کے بغلی کنارے اور دائیں یا بائیں اوپر کی داڑھوں کی جڑوں سے ادا ہوتا ہے جبکہ "ل" طرف لسان اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کے تالو سے ادا ہوتا ہے۔

۴۔اصطلاحات کی وضاحت:

انفتاح: زبان کا تالو سے جدا رہنے کو انفتاح کہتے ہیں، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف منفتحہ کہتے ہیں۔ ص، ض، ط، ظ، کے سوا باقی پچیس حروف منفتحہ ہیں۔

اذلاق: وہ حروف جو دانتوں، ہونٹوں یا زبان کے کناروں سے پھسل کر بسہولت ادا ہوتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں ان کا مجموعہ ہے فر من لب۔

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (سال اوّل)

برائے طالبات سال ۱۴۴۶ھ/2025ء

وقت: تین گھنٹے   دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

حصہ اوّل...... حدیث

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل احادیث میں سے پانچ کا ترجمہ کریں؟

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟

(۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عُوَیْمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِبْغُوْنِی الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ ۔

(۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دینار انفقته فی سبیل الله و دینار انفقته فی رقبة و دینار تصدقت به علی مسکین و دینار انفقته علی اهلك اعظمها اجر الذی انفقته علی اهلك .

(۳) عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما قالت قدمت علی امی و هی مشرکة فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستفتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت قدمت علی امی و هی راغبة افاصل امی؟ قال نعم صلی امك .

(۴) عن ابی عبد الله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من الکبائر شتم الرجل و الدیه قالوا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم و هل یشتم الرجل و الدیه؟ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه و یسب امه فیسب امه .

(۵) عن جابر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد یعنی فی القبر ثم یقول ایهما اکثر اخذ اللقرآن؟ فاذا اشیر له الی احدهما قدمه فی اللحد .

(۶) عن ابن مسعود رضی الله عنه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف تقول فی رجل احب قوما و لم

يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرمع من احب .

(۷) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ادلج و من ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية الا ان سلعة الله الجنة .

جوابات: (الف) ترجمۃ الاحادیث:

۱۔ حضرت ابو درداء عویمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے غرباء میں تلاش کرو/کمزوروں میں ڈھونڈو۔ پس بے شک انہی کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے اور کمزور لوگوں کے سبب تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم نے راہِ خدا میں خرچ کیا' ایک دینار وہ ہے جسے تم نے غلام آزاد کرنے کے لیے خرچ کیا' ایک دینار وہ ہے جسے تم نے مسکینوں پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہے جسے تو نے گھر والوں پر خرچ کیا۔

۳۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ میرے پاس آئیں یہ عہد رسالت کی بات ہے اور وہ مشرک تھیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے (اس مسئلہ کے بارے میں) عرض کیا: میری والدہ میرے پاس آئی ہوئی ہیں اور میرے حسن سلوک کی طلب گار ہیں، کیا میں ان سے اچھا سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ماں سے صلہ رحمی کرو۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، ایک دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے شہداء کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں دو افراد کو دفن کروایا، آپ پوچھتے ان دونوں میں سے کسے قرآن زیادہ یاد ہے؟ جب

ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا، تو آپ اسے پہلے قبر میں رکھواتے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر اس سے نہ ملا ہو؟ تو آپ نے فرمایا: آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہوگا۔

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ڈرتا ہے وہ جلدی چل پڑتا ہے اور جو جلدی چل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھنا! اللہ کا سامان گراں ہے۔ یاد رکھنا! اللہ کا سامان جنت ہے۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) جَفَاةٌ	(۲) عَرَاةٌ	(۳) غُرْلًا	(۴) اَلْغُمْرُ
(۵) عِنَانٌ	(۶) اَلسَّمَارُ	(۷) قِرَابٌ	(۸) اَلرَّهْبُ

جواب: الفاظ کے معانی:

۱۔ بداخلاق/خشکی	۲۔ ننگے جسموں والے
۳۔ بغیر ختنہ کے	۴۔ ناتجربہ کار/چھوٹا برتن
۵۔ لگام	۶۔ زیادہ دودھ ملا پانی
۷۔ میان	۸۔ خوف/ڈر

حصہ دوم ...... عقائد

سوال نمبر 3:- درج ذیل میں سے چار اجزاء حل کریں؟

(۱) اللہ تعالیٰ کی کوئی سی پانچ صفات ثبوتیہ لکھیں؟

(۲) اولیاء اللہ کی کرامت کی شرعی حیثیت پر دو دلیلیں قلمبند کریں؟

(۳) توسل کا معنی لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر دو دلیلیں بیان کریں؟

(۴) ایصال ثواب کا معنی لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر دو دلیلیں سپرد قلم کریں؟

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت پر قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل تحریر کریں؟

جوابات:۱- اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ:

اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات ثبوتیہ درج ذیل ہیں:

۱۔ بصر ۲۔ سمع ۳۔ علم

۴۔ قدرت ۵۔ کلام ۶۔ حیات وغیرہ

۲۔ کرامات اولیاء پر دلائل:

کرامات کے واقع ہونے کی دو دلیلیں ہیں، ایک تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس محراب (عبادت گاہ) میں جاتے تو ان کے پاس رزق پاتے، انہوں نے کہا: اے مریم یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ مریم نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس سردیوں کا پھل گرمیوں میں اور گرمیوں کا پھل سردیوں میں موجود ہوتا تھا اور یہ پھل ان کے پاس خلاف معمول طریقے سے آتا تھا، اور یہی کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو اعزاز دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حکم دیا کہ کھجور کے تنے کو اپنے طرف حرکت دو، وہ تم پر تروتازہ اور پکی کھجوریں گرائے گا۔

اسی سلسلے کی کڑی اصحاب کہف کا واقعہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے: وہ لوگ تین سو نو سال کھائے پیے بغیر (غار میں) سوئے رہے، اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی ظاہری ذریعے کے ان کی دائیں اور بائیں جانب تبدیلی کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیا، تا کہ ان کے پہلوؤں کو تکلیف نہ پہنچے، نیز انہیں سورج کی تپش سے محفوظ رکھنے کا یہ انتظام فرمایا کہ سورج طلوع ہوتا یا غروب ہوتا تو اس کی دھوپ اس جگہ نہیں پہنچتی تھی، جہاں اصحاب کہف لیٹے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قران پاک میں حضرت خضر اور سکندر ذوالقرنین کا ذکر فرمایا اور حضرت آصف ابن برخیا کا بھی ذکر فرمایا، جن کے پاس کتاب کا علم تھا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد ہمارے زمانے تک کے اولیاء کرام کی کرامات تواتر معنوی کے ساتھ منقول، شہرہ آفاق اور زبان زد عوام وخواص ہیں۔

امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں لوہے کی بیڑیوں میں قید کی حالت میں بے موسم پھل کھایا کرتے تھے حالانکہ مکہ مکرمہ میں اس وقت وہ پھل دستیاب نہیں ہوتا تھا، یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا اور یہ ان کی کرامت تھی۔

یہ بھی امام بخاری کی روایت ہے کہ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو مشرکین نے ارادہ

ہا کہ ان کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ لیں، اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک جھنڈ ان کی حفاظت کے لیے بھیج دیا۔ چنانچہ مشرکین ان کے جسم کا کوئی حصہ حاصل نہ کر سکے۔ یہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد واضح کرامت تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما ایک اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے، جب رخصت ہوئے تو ان میں سے ایک کی لاٹھی (ٹارچ کی طرح) روشن ہوگئی، اس کی روشنی میں وہ چلتے رہے، جب ان کے راستے الگ الگ ہوئے تو ہر ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی، اور وہ اس کی روشنی میں روانہ ہوگئے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

اولیاء کرام کی کرامات تو حد شمار سے باہر ہیں، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہیں۔ جو چیز کسی نبی کا معجزہ ہو، وہ ولی کی کرامت ہوسکتی ہے۔ (سوائے ان معجزات کے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مختص ہیں مثلاً قرآن کریم) بعض اولیاء کرام آگ میں داخل ہوئے اور آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ دی، بعض نے تھوڑے وقت میں طویل مسافت طے کر لی، بعض ہوا میں پرواز کرتے تھے اور بعض کے جنات فرمانبردار تھے، وغیر ذلك۔

۲۔ توسل کا معنیٰ اور اس کی شرعی حیثیت پر دلائل:

توسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں کے ذکر سے برکت حاصل کی جائے، کیونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں پر رحم فرماتا ہے، ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کے بر آنے اور مطالب کے حاصل ہونے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اور واسطہ بنایا جائے، کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہے، اللہ تعالیٰ ان کی دُعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔

دلائل:

۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میرے بندے نے فرائض سے بڑھ کر کسی محبوب شے کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کیا، میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے کرتے اس مقام کو پہنچ جاتا ہے کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں، اور جب اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی قوت سمع بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، اور اس کی قوت بصر ہوتا ہوں۔ جس

کے ساتھ وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا رجل (پاؤں) ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے' اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر میری پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

۳۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل میری بینائی پر پڑے ہوئے پردے کو دور فرما دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعا کروں، اگر چاہو تو صبر کرو اور صبر تمہارے لیے بہتر ہے؟ تو وہ عرض گزار ہوا کہ آپ دعا فرمائیں۔ والضحیٰ کے چہرے والے نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو اور یہ دعا مانگو: "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوں۔ یا اللہ! اپنے حبیب کی شفاعت میرے بارے میں قبول و مقبول فرما۔" وہ صحابی واپس چلے گئے اور وہ دوبارہ اس حال میں واپس آئے کہ ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔

۴۔ ایصال ثواب کا معنی اور دلائل:

ایصال ثواب سے مراد زندوں کا اصحاب قبور/مرنے والوں کے حق میں ہدیہ پیش کرنا یا صدقہ دینا اور ان کا ثواب انہیں پہنچانا۔

دلائل:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ بغیر وصیت کیے انتقال کر گیا ہے، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔

۲۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ زندہ رہتیں تو ضرور صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فائدہ دے گا؟ فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

۵۔اصحاب رسول کی فضیلت پر دلائل:

قرآن سے دلیل: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

(الانفال آیت نمبر 74)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے انہیں پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

حدیث مبارکہ سے دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے صحابہ کرام کی عزت کرو کہ وہ تمہارے بہترین افراد ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہوں گے، پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے۔



تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (سال اوّل)

برائے طالبات سال ۱۴۴۶ھ/2025ء

وقت: تین گھنٹے		تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ		کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... فقہ

سوال نمبر ۱:۔ تُنْزَحُ الْبِئْرُ الصَّغِيْرَةُ بِوُقُوْعِ نَجَاسَةٍ وَاِنْ قَلَّتْ مِنْ غَيْرِ الْاَرْوَاثِ كَقَطْرَةِ دَمٍ اَوْ خَمْرٍ وَبِوُقُوْعِ خِنْزِيْرٍ وَلَوْ خَرَجَ حَيًّا وَلَمْ يُصِبْ فَمُهُ الْمَآءَ وَ بِمَوْتِ كَلْبٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ اٰدَمِيٍّ فِيْهَا وَ بِانْتِفَاخِ حَيْوَانٍ وَلَوْ صَغِيْرًا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) وضو کے صرف پانچ آداب تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: چھوٹے کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا اگر اس میں لید کے علاوہ کوئی نجاست گر

جائے اگر چہ تھوڑی ہو جیسا کہ خون یا شراب کا ایک قطرہ اگر اس میں خنزیر گر جائے اگر چہ زندہ نکلے اور اس کا منہ پانی تک نہ پہنچا ہو، اور کتا، بکری اور آدمی اس میں گر کر مر جائے اور کوئی جانور پھول جائے اگر چہ چھوٹا ہو۔

(ب) آداب وضو: آداب وضو سے مراد مستحباب وضو ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱) بلند جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا، (۲) قبلہ رخ بیٹھنا،

(۳) دوسرے شخص سے مدد کے بغیر وضو کرنا، (۴) دوران وضو دنیاوی گفتگو سے احتراز کرنا،

(۵) ہر عضو کو دھوتے وقت تسمیہ پڑھنا۔

سوال نمبر 2:۔ يصح بشروط ثمانية الاول النية و حقيقتها عقد القلب على الفعل و وقتها عند ضرب يده على ما يتممه و شروط صحة النية ثلاثة الاسلام و التمييز و العلم بما ينويه ۔

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی تشریح قلمبند کریں؟

(ب) تیمم کے صحیح ہونی کی پانچ شرطیں تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ:

تیمم آٹھ شرائط کے ساتھ صحیح ہوتا ہے: پہلی شرط نیت کرنا ہے، اور نیت کی حقیقت کسی کام پر دل کا پختہ ارادہ ہے اور اس کا وقت وہ ہے جب اس چیز پر ہاتھ مارے جس سے تیمم کیا جا رہا ہے۔ نیت کے صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں: اسلام، عقل اور علم اس چیز کا جس کی نیت کر رہا ہے۔

"حقيقتها عقد القلب على الفعل" کی تشریح: اس سے مراد یہ ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ دل کے ارادے اور الفاظ کی زبان سے ادائیگی دونوں کو اکٹھا کیا جائے۔

(ب) تیمم کی شرائط: تیمم آٹھ شرائط سے صحیح ہو سکتا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی شرط نیت کرنا: نیت کا مطلب ہے کہ کسی کام کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اس کا وقت مٹی پر ہاتھ مارنے کا ہے۔ نیت کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں: (۱) مسلمان ہونا، (۲) باشعور ہونا، (۳) جس چیز کی نیت کر رہا ہوں، اس کا علم ہونا۔

دوسری شرط: شرعی عذر کا موجود ہونا ہے مثلاً پانی ایک میل دور ہو، یا پانی قریب ہو مگر دشمن یا درندے کا خوف ہو، یا کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول رسی موجود نہ ہو، یا پانی اس قدر ٹھنڈا ہو کہ وضو کرنے سے کوئی عضو ضائع ہو جائے گا، یا کوئی مریض ہو اور وضو کی صورت میں جان ضائع ہو جائے گی اور یا مرض میں

اضافہ ہو جائے گا، ان تمام صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

تیسری شرط: جس چیز سے تیمم کرنا مقصود ہو، اس کا زمین کی جنس سے ہونا مثلاً مٹی، پتھر اور ریت وغیرہ؛ لہٰذا سونے یا چاندی، یا لکڑی وغیرہ سے تیمم درست نہیں ہوگا۔

چوتھی شرط: چہرے اور ہاتھوں کو مکمل طور پر گھیرنا۔

پانچویں شرط: تمام ہاتھ، یا اس کے اکثر حصہ سے تیمم کیا جائے؛ لہٰذا ایک یا دو انگلیوں سے تیمم درست نہ ہوگا۔

چھٹی شرط: تیمم کرتے وقت ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے مٹی پر ضرب لگائی جائے، خواہ دونوں ضربیں ایک جگہ پر لگائی جائیں۔

ساتویں شرط: ایسی چیز کا دور کرنا جو تیمم کے خلاف ہو مثلاً حیض، نفاس اور حدث۔

آٹھویں شرط: ایسی چیز کو دور کرنا، جو مسح کے لیے مانع ہو مثلاً موم اور چربی۔

سوال نمبر 3:۔ سن الاذان و الاقامة سنة مو كدة للفرائض و لو منفردا اداء وقضاء سفرا اوحضر اللرجال و كرها للنساء و يكبر فی اوله اربعا و يثنی تكبير اٰخره كباقی الفاظه ولا ترجيح فی الشهادتين .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) نماز کے کوئی پانچ واجبات لکھیں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ:

فرض نمازوں کے لیے اذان اور اقامت سنت مؤکدہ ہے اگرچہ اکیلا ہو، ادا ہو یا قضاء، سفر میں ہو یا گھر میں؛ یہ مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے یہ (دونوں) مکروہ ہیں۔ (اذان کے) شروع میں چار بار اور آخر میں دو بار تکبیر (اللہ اکبر) کہے جس طرح باقی الفاظ (دو بار) کہے جاتے ہیں اور شہادتین میں کوئی ترجیع نہیں ہے۔

"لا ترجيع في الشهادتين" کی تشریح: ترجیع کوئی شرعی حکم نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین کو ایک بار پست اور دوسری بار بلند آواز میں کہا جائے۔

(ب) نماز کے واجبات: نماز کے واجبات درج ذیل ہیں:

(۱) سورت فاتحہ پڑھنا۔

(۲) سورت فاتحہ کے بعد کسی سورت، یا ایک بڑی آیت، یا تین چھوٹی آیات کا ملانا۔

(۳) قرأت کے لیے پہلی دو رکعات کا انتخاب کرنا۔

(۴) سورت فاتحہ کو دوسری سورت، یا آیات کی قرأت سے مقدم کرنا۔

(۵) ہر رکعت کے بعد کسی دوسری رکن کی طرف منتقل ہونے سے پہلے دو سجدے کرنا۔

(۶) تمام ارکان میں طمانیت کو پیش نظر رکھنا۔

(۷) قعدہ اولیٰ۔

(۸) حالت سجدہ میں پیشانی کے ساتھ اپنی ناک کو بھی زمین پر لگانا۔

(۹) صحیح قول کے مطابق پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(۱۰) قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا۔

حصہ دوم ..... اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) حقیقت اور مجاز کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(۲) مشترک ومؤدل کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

(۳) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں؟

(۴) عبارۃ النص، اقتضاء النص کی وضاحت کریں؟

(۵) حقیقت مستعملہ، حقیقت مہجورہ کی تعریفات تحریر کریں؟

جوابات: (۱) تعریفات اصطلاحات:

ہر وہ لفظ جسے واضع لغت نے کسی چیز کے مقابل وضع کیا ہو، حقیقت کہلاتا ہے۔

مجاز کی تعریف: وہ لفظ جو موضوع لہ کے غیر میں استعمال کیا جاتا ہو، مجاز کہلاتا ہے۔

(۲) تعریفات وامثلہ: مشترک کی تعریف ومثال: وہ لفظ جو دو یا زائد ایسے معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہو، جن کی حقیقتیں الگ الگ ہوں جیسے قال رجل لزوجته انت علی مثل امی۔ لفظ "انت علی مثل امی"۔ مشترک ہے کرامت اور حرمت کے درمیان لہٰذا معنی کو نیت کے مطابق ترجیح دی جائے گی۔

مؤول کی تعریف ومثال: جب مشترک کے معانی میں سے کوئی معنی غالب رائے کے ذریعے ترجیح پا جائے، تو وہ مؤول کہلاتا ہے جیسے "حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ" اس آیت میں تنکح کا لفظ عقد نکاح اور وطی کے مابین مشترک ہے۔ احناف نے اسے وطی پر محمول کیا ہے۔

(۳) خاص اور اس کی اقسام:

خاص کی تعریف: خاص وہ لفظ ہوتا ہے جو معنی معلوم (ذاتِ معلوم) کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے زید۔

اقسام خاص: کا خاص کی تین قسمیں ہیں:

ا۔فرد کی تخصیص جیسے زَیْدٌ ۲۔نوع کی تخصیص جیسے رَجُلٌ

۳۔جنس کی تخصیص جیسے اِنْسَانٌ

(۴) اصطلاحات کی وضاحت:

ا۔عبارۃ النص: جو معنی نص سے مقصود ہو اور نص کی عبارت بھی واضح الفاظ میں صراحت کر دے جیسے وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔میں دلالت ہے کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

۲۔اقتضاء النص: ایسی دلالت جس کا معنی عبارۃ النص کے بغیر متحقق نہ ہو جیسے کوئی شخص اپنی عورت کو کہے "اَنْتِ طَالِقٌ" یہ جملہ عورت کی صفت بنتا ہے اور صفت مصدر کا تقاضا کرتی ہے لہٰذا لفظ "طَالِقٌ" میں مصدر "طلاق" بطور اقتضاء پایا گیا ہے۔

(۵) تعریفات اصطلاحات:

حقیقت مستعملہ: ایسے حقیقی معنی پر عمل کرنا، جس کے مجازی معنی پر بھی عمل کرنا ممکن ہو مثلاً کھانے سے گندم مراد لینا حقیقت ہے جبکہ آٹا مراد لینا مجاز ہے۔ یہاں مجازی معنی مراد ہوگا، خواہ دونوں معانی استعمال ہوتے ہیں۔

حقیقت مہجورہ: ایسا حقیقی معنی جس پر عمل کرنا عوام میں متروک ہو مثلاً گھر میں قدم رکھنے کا حقیقی معنی پاؤں رکھنا ہے، مگر عرف میں یہ متروک ہے، بلکہ اس سے مراد محض گھر میں داخل ہونا ہے، خواہ پیدل ہو یا سواری پر یعنی یہاں حقیقی معنی متروک ہے۔



تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (سال اوّل)

برائے طالبات سال ۱۴۴۶ھ/2025ء

وقت: تین گھنٹے چوتھا پرچہ: صرف کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں سوالات حل کریں جزوی رعایت سوالات میں موجود ہے۔

حصہ اوّل ...... علم الصیغۃ

سوال نمبر ۱:- درج ذیل میں سے سات اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) کلمہ کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی تعریف لکھیں؟

(۲) مہموز کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟
(۳) ماضی منفی بنانے کا قاعدہ اور ماضی منفی کی گردان لکھیں؟
(۴) اسم تفضیل کی تعریف لکھ کر اس کی گردان قلمبند کریں؟
(۵) غیر ملحق کی تعریف لکھیں نیز غیر ملحق کا دوسرا نام تحریر کریں؟
(۶) اَلْاِکْرَامُ مصدر سے صرف صغیر مع اعراب تحریر کریں؟
(۷) یَعِدُ اور قَالَ کی تعلیلات بیان کریں؟
(۸) مہموز کے قوانین میں سے کوئی سے دو قوانین بیان کریں؟
(۹) ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کے بابوں کے نام تحریر کریں؟

جوابات: (۱) کلمہ کی اقسام اور ان کی تعریفات:

کلمہ کی تین اقسام ہیں اور ہر ایک کی تعریف درج ذیل ہے:

اسم: وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو مثلاً ضَارِبٌ، زَیْدٌ۔

فعل: وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔

حرف: وہ کلمہ ہے، جو غیر مستقل معنی پر دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ نہ آئے جیسے مِنْ، اِلٰی۔

(۲) مہموز کی اقسام اور ان کی تعریفات:

مہموز وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو، اس کی تین اقسام ہیں:
(i) ہمزہ فاء کلمہ کی جگہ ہو، تو اسے مہموز الفاء کہا جاتا ہے جیسے اَمْــــرٌ، (ii) ہمزہ عین کلمہ کی جگہ میں ہو، تو اسے مہموز العین کہا جاتا ہے جیسے سَاَلَ، (iii) ہمزہ لام کلمہ کی جگہ ہو، تو اسے مہموز اللام کہا جاتا ہے جیسے قَرَأَ۔

(۳) ماضی منفی بنانے کا قاعدہ:

ماضی مثبت پر حرف مَا یا حرف لَا لگانے سے ماضی منفی بن جاتی ہے۔

گردان: مَا فَعَلَ مَا فَعَلَا مَا فَعَلُوْا مَا فَعَلَتْ مَا فَعَلَتَا مَا فَعَلْنَ مَا فَعَلْتَ مَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمْ مَا فَعَلْتِ مَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُنَّ مَا فَعَلْتُ مَا فَعَلْنَا

(۴) اسم تفضیل کی تعریف:

ایسی ذات پر دلالت کرنے والا لفظ ہے جس میں فاعلیت کا معنی دوسروں سے زیادہ پایا جائے۔
گردان: اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ اَفْعَلُوْنَ اَفَاعِلُ فُعْلٰی فُعْلَیَانِ فُعْلَیَاتٌ فُعَلٌ

(۵) غیر ملحق کی تعریف اور دوسرا نام:

اس باب کو کہتے ہیں' جو رباعی کے وزن پر نہ ہو اور اگر ہو، تو اس میں کوئی دوسرا معنی بھی ہو جیسے اِجْتَنَبَ، اَکْرَمَ اس کا دوسرا نام مطلق ہے۔

(۶) اَلْاِکْرَامُ سے صرف صغیر:

اَکْرَمَ یُکْرِمُ، اِکْرَامًا فَھُوَ مُکْرِمٌ وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَذَاكَ مُکْرَمٌ لَمْ یُکْرِمْ، لَمْ یُکْرَمْ، لَایُکْرِمُ، لَایُکْرَمُ، لَنْ یُکْرِمَ، لَنْ یُکْرَمَ الامر منه اَکْرِمْ، لِتُکْرَمْ، لِیُکْرِمْ، لِیُکْرَمْ والنھی عنه لَاتُکْرِمْ، لَاتُکْرَمْ، لَایُکْرِمْ، لَا یُکْرَمْ الظرف منه مُکْرَمٌ مُکْرَمَانِ، مُکْرَمَاتٌ ۔

(۷) یَعِدُ اور قَالَ کی تعلیل:

یَعِدُ: واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان یا ایسے کلمہ میں علامت مضارع مفتوحہ اور فتح کے درمیان واقع ہو کہ جس کا عین یا لام کلمے حرف حلقی ہو، تو وہ واؤ گر جاتی ہے جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

قَالَ: ہر واؤ اور یا متحرک کہ اس کا ماقبل مفتوح ہو، تو الف سے بدل جاتی ہے جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا۔

(۸) مہموز کے دو قانون:

قانون نمبر 1: ہر ہمزہ منفردہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف سے بدلنا جائز ہے جیسے رَأْسٌ سے رَاسٌ ۔

قانون نمبر 2: ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو تو اسے ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ۔

(۹) ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کے ابواب کے نام:

ملحق برباعی مجرد کے سات ابواب ہیں:

(i) فَعْلَلَةٌ (ii) فَعْوَلَةٌ (iii) فَيْعَلَةٌ (iv) فَعْيَلَةٌ
(v) فَوْعَلَةٌ (vi) فَعْنَلَةٌ (vii) فَعْلَاةٌ

حصہ دوم ...... خاصیات ابواب

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) تحول، تخیل میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں؟

(۲) مقتصب کا لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کریں اور مثال بھی دیں؟

(۳) باب تفاعل کے خواص میں سے دو کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

(۴) سَمِعَ یَسْمَعُ کے خواص میں سے کوئی دو کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

(۵) ضَرَبَ، نَصَرَ اور سَمِعَ کو ام الابواب کہنے کی وجہ لکھیں نیز حروف حلقی بھی تحریر کریں؟

جواب: (۱) تحوّل کی تعریف:

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا جیسے جَنَبَ الرِّیْحُ (ہوا جنوبی ہوگئی)

تخیل کی تعریف: ناپسندیدگی کے باوجود دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا جو درحقیقت حاصل نہ ہو بلکہ بناوٹ کے طور پر ہو جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے اپنے کو بیمار ظاہر کیا)۔

(۲) مقتصب کا لغوی و اصطلاحی معنی:

اس کا لغوی معنی ہے کاٹا ہوا۔ اصطلاح میں مقتضب سے اپنی بناء مراد ہے جس کی نہ تو کوئی اصل موجود ہو اور نہ ہی اصل کی شکل اور وہ بناء حروف الحاق اور حروف زائد للمعنی سے بھی خالی ہو جیسے تَھَبْـرَسَ (وہ ناز سے چلا)۔

(۳) باب تفاعل کے دو خاصے:

تشارک: یعنی دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو اس طرح کرنا کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی جیسے سَالَمَ زَیْدٌ وَ خَالِدٌ (زید اور خالد باہم گالم گلوچ ہوئے)۔

تخیل: دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا جو درحقیقت حاصل نہ ہو جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ۔

(۴) باب سَمِعَ کے دو خاصے:

(i) تطلیہ: یعنی ملمع سازی کرنا جیسے قَطِرْتُ بَعِیْرًا (میں نے اونٹ کو تارکول ملا)

(ii) تحوّل: یعنی کسی شیٔ کا عین ماخذ ہو جانا جیسے اَسِدَ (وہ شیر کی طرح ہو)۔

(۵) ضَرَبَ، نَصَرَ، سَمِعَ کو ام الابواب کہنے کی وجہ:

ان تینوں کو ام الابواب اس لیے کہتے ہیں کہ ان تین ابواب میں ماضی کے عین کلمہ کی حرکت مضارع کے عین کی حرکت کے مخالف ہوتی ہے، اور تینوں ابواب ماضی اور مضارع کے لفظاً اور معناً دونوں اعتبار سے مختلف ہونے میں اتفاق رکھتے ہیں اور اتفاق اصل ہوتا ہے بنسبت اختلاف کے اس لیے انہیں ام الابواب کہتے ہیں:

دوسری وجہ: ان کے کثیر الاستعمال ہونے کی وجہ سے انہیں ام ابواب کہتے ہیں۔

حروف حلقی: حروف حلقی چھ ہیں: ہمزہ، ہاء، عین، حاء، غین، خاء

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (سال اوّل)

برائے طالبات سال ۱۴۴۶ھ/2025ء

وقت: تین گھنٹے   پانچواں پرچہ: نحو   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... تفہیم النحو

سوال نمبر ۱: (الف) جملہ انشائیہ کی تعریف نیز اس کی دس اقسام کے نام مثالیں دے کر لکھیں؟

(ب) اسم کی تعریف کریں نیز اسم کی پانچ علامات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) جملہ انشائیہ کی تعریف:

وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔

جملہ انشائیہ کی اقسام مع امثلہ:

۱۔ امر ہو جیسے اِضْرِبْ

۲۔ نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

۳۔ عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا

۴۔ استفہام ہو جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا

۵۔ تمنی ہو جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ

۶۔ ترجی ہو جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ

۷۔ عقود ہو جیسے بِعْتُ وَ اشْتَرَيْتُ

۸۔ ندا ہو جیسے يَا اَللّٰهُ

۹۔ تعجب ہو جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ

۱۰۔ قسم ہو جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا

(ب) اسم کی تعریف اور اس کی علامات:

اسم کی تعریف: وہ کلمہ جو اپنے معنی پر دلالت کرنے کے لیے کسی کا محتاج نہ ہو اور نہ ہی تینوں زمانوں

(ماضی، حال، مستقبل) میں سے کسی سے ملا ہوا ہو مثلاً زَیْدٌ۔

اسم کی علامات: اسم کی علامات درج ذیل ہیں:

(۱) مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، (۲) مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، (۳) شروع الف لام کا داخل ہونا جیسے اَلرَّجُلُ، (۴) حرف جر کا داخل ہونا جیسے بِزَیْدٍ، (۵) آخر میں تنوین کا ہونا جیسے کِتَابٌ، (۶) تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ، (۷) جمع ہو جیسے رِجَالٌ، (۸) موصوف ہو جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ، (۹) مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ، (۱۰) منادیٰ ہو جیسے یَا رَجُلُ۔

سوال نمبر 2: (الف) جمع تکسیر، جمع مؤنث سالم اور اسم مقصور میں سے ہر ایک کا اعراب مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(ب) مرفوع کی تعریف لکھیں نیز مرفوعات کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کسی ایک کی تعریف کریں۔

جوابات: (الف) اعراب مع امثلہ:

جمع تکسیر: رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتح لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ آتا ہے اس کی مثال یہ ہے: جَآءَنِیْ رِجَالٌ، رَاَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

جمع مؤنث سالم: رفع ضمہ لفظی کے ساتھ اور نصب و جر کسرہ لفظی کے ساتھ آتا ہے، اس کی مثال یہ ہے:

جَآءَتْنِیْ مُسْلِمَاتٌ، رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

اسم مقصور: رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ آتا ہے اس کی مثال یہ ہے: جَآءَنِیْ مُوْسٰی، رَاَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔

(ب) مرفوع کی تعریف: وہ اسم جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو جیسے زَیْدٌ۔

اسمائے مرفوعات: اسمائے مرفوعات آٹھ ہیں:

(۱) فاعل، (۲) مفعول مالم یسم فاعلہ، (۳) مبتداء، (۴) خبر، (۵) حروف مشبہ بفعل کی خبر، (۶) افعال ناقصہ کا اسم، (۷) مَا وَلَا مشتبھین کا اسم، (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

کسی ایک کی تعریف:

مبتداء کی تعریف: وہ اسم جو مسند الیہ ہو اور عوامل لفظیہ سے خالی ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل میں سے ہر ایک کی تعریف مثالیں دے کر لکھیں؟

مفعول مطلق اضافت لفظیہ کلام مستثنیٰ

(ب) اسباب منع صرف مثالوں سمیت لکھیں؟

جوابات: (الف) تعریفات اصطلاحات:

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کے ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

اضافت لفظیہ: وہ ہے کہ صیغہ صفت ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو مثلاً حَسَنُ الْوَجْهِ۔

کلام: وہ لفظ ہے جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ متضمن ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ۔

مستثنیٰ: مستثنیٰ وہ لفظ ہے، جو اِلَّا وغیرہ حروف استثناء کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ معلوم ہو کہ اس لفظ کی طرف وہ بات منسوب نہیں ہے، جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔

(ب) اسباب منع صرف: اسباب منع صرف نو ہیں:

(۱) عدل جیسے عُمَرُ، (۲) وصف جیسے اَحْمَرُ،

(۳) تانیث جیسے طَلْحَةُ، (۴) ترکیب جیسے مَعْدِيْكَرَبَ،

(۵) معرفہ جیسے زَيْنَبُ، (۶) عجمہ جیسے اِبْرَاهِيْمَ،

(۷) وزن فعل جیسے اَحْمَدُ، (۸) جمع جیسے مَسَاجِدُ،

(۹) الف نون زائدتان جیسے عِمْرَانُ

حصہ دوم ...... شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے چار اجزاء حل کریں؟

(۱) شرح مائۃ عامل کی روشنی میں حَتّٰی کے معانی تحریر کریں اور مثالیں بھی دیں؟

(۲) فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(۳) استدارک کا معنی تحریر کریں نیز حروف مشبہ بالفعل تحریر کریں؟

(۴) حرف فِیْ کتنے معانی کے لیے آتا ہے؟ مثالیں دے کر سپرد قلم کریں؟

(۵) مَا وَلَا مشبهتان بلیس کا عمل مثالیں دیکر لکھیں نیز مَا اور لَا میں فرق بیان کریں؟

وابات: ا۔ حتّٰی کے معانی ومثالیں:

حتّٰی تین معانی کے لیے آتا ہے، وہ معانی مع امثلہ حسب ذیل ہیں:

i) زمانہ میں انتہائے غایت کے لیے آتا ہے جیسے نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (میں گذشتہ رات صبح تک سویا رہا)۔

ii) مکان میں انتہائی غایت کے لیے آتا ہے، جیسے سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوْقِ (میں نے شہر میں بازار تک سیر کی)۔

iii) مصاحبت کے لیے جیسے قَرَأْتُ وِرْدِیْ حَتَّى الدُّعَاءِ (میں نے اپنے وظائف پڑھے حتیٰ کہ دعاء بھی پڑھ لی)۔

۔ فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف:

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

1-لَمْ، 2-لَمَّا، 3-لام امر، 4-لائے نہی، 5-اِنْ شرطیہ۔

۳۔ "استدراک" کا معنیٰ:

لفظ "استدراک" کا مطلب ہے، وہم کو دور کرنا، یہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے، وہ دونوں جملے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں، نیز مثبت اور منفی کے اعتبار سے بھی متضاد ہوتے ہیں، پہلے جملہ میں وہم موجود ہوتا ہے، دوسرے جملہ میں اس وہم کا ازالہ کیا جاتا ہے جبکہ دونوں کے درمیان لٰکِنْ یعنی حرف استدراک موجود ہوتا ہے۔

حروف مشبہ بالفعل: حروف مشبہ بالفعل درج ذیل ہیں:

i- اِنَّ، ii- اَنَّ، iii- كَاَنَّ، iv- لٰكِنَّ، v- لَيْتَ، vi- لَعَلَّ

یہ مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مثلاً اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

۔ "فِیْ" کے معانی مع امثلہ:

فِیْ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

ظرفیت کے لیے (اس کا مدخول ظرف ہوتا ہے) جیسے اَلْمَالُ فِی الْكِيْسِ۔

استعلاء (بلندی) کے لیے جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔

۵۔ مَا وَلَا مُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کا عمل اور مثالیں:

مَا اور لَا دونوں کی لَيْسَ کے ساتھ دو طرح سے مشابہت ہے:

(۱) مشابہت معنوی: جس طرح لَيْسَ میں نفی کا معنی پایا جاتا ہے، اسی طرح مَا اور لَا میں بھی نفی پائی جاتی ہے۔

(۲) مشابہت عملی: جس طرح لَيْسَ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتداء کو رفع دیتا ہے، جو اس کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اسے اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح مَا اور لَا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو رفع دیتے ہیں، جو ان کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں، اسے ان کی خبر کہا جاتا ہے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ۔

مَا اور لَا میں فرق: مَا اور لَا دونوں میں نفی کے معنی پائے جاتے ہیں مگر بنیادی طور پر ان میں ایک فرق ہے کہ مَا معرفہ اور نکرہ دونوں کے لیے آتی ہے جبکہ لَا صرف نکرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔



تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (سال اوّل)

برائے طالبات سال ۱۴۴۶ھ/2025ء

وقت: تین گھنٹے چھٹا پرچہ: عربی ادب کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اجزاء میں سے ایک جز کا ترجمہ تحریر کریں؟

۱) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُكَ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

۲) قالت عائشة رضى الله عنها ما خير عليه السلام فى امرين قط الا اختار ايسرهما مالم يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه ۔

۳) ولما ازمع ابو بكر رضى الله عنه فتح الشام استنفر الناس لجهاد الروم فنفروا اليه ثم راى ان يكتب كتابا الى اهل اليمن يدعوهم الى الجهاد ويرغبهم فى ثوابه فكتب اليهم ۔

جوابات: ترجمہ اجزاء:

الف) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر قائم ہو جا۔ ہم تجھ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، ہم تو تجھے رزق دیتے ہیں اور عاقبت تو پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دو معاملوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی اختیار ملا تو آپ نے دونوں میں سے زیادہ آسان کو چنا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ پس اگر وہ گناہ ہوتا، تو آپ تمام انسانوں سے زیادہ گناہ سے دور رہنے والے تھے۔

ج) جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کو فتح کرنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو روم کے جہاد کے لیے نکالا، جب لوگ آپ کی طرف نکل آئے تو آپ نے رائے دی کہ اہلِ یمن کی طرف خط لکھا جائے اور ان کو جہاد کے لیے بلایا جائے، اور ان کو اس کے اجر و ثواب کی ترغیب دی جائے پس ان کی طرف خط لکھا گیا۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں؟

(۱) وما لی غیر باب اللہ باب
ولا مولی سواہ ولا حبیب

(۲) واسالہ السلامة من زمان
بلیت بہ نوائبہ تشیب

(۳) لك الحمد مولانا علی کل نعمة
وشکرا لما اولیت مع سابغ النعم

(۴) والارض مملوءة جورا مسخرة
لکل طاغیة فی الخلق محتکم

(۵) محمد صفوة الباری و رحمتہ
و بغیة اللہ من خلق و من نسم

(۶) اللہ زاد محمدا تکریما
وحباہ فضلا من لدنہ عظیما

جواب: اشعار کا ترجمہ:

۱۔ اور میرے لیے اللہ کے در کے سواء کوئی در نہیں، نہ ہی اللہ کے سوا کوئی مالک ہے اور نہ ہی محبوب ہے۔

۲۔ اور میں اس زمانہ کے خلاف اس (اللہ) سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، جس نے مجھے مصیب میں مبتلا کر دیا اور جس کی مصیبتیں بڑھاپا طاری کر دیتی ہیں۔

۳۔ اے ہمارے آقا! ہر نعمت پر تیری تعریف ہے اور ان وسیع نعمتوں پر تیرا شکر ہے جس سے تو نوازا۔

۴۔ اور زمین ظلم سے بھری پڑی ہے اور ہر سرکش کے لیے مسخر ہوگئی، وہ مخلوق پر اپنا حکم چلاتا ہے۔

۵۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خالق کا انتخاب اور اس کی رحمت ہیں اور آپ مخلوق اور ذی روح چیز د سے اللہ کے منتخب اور پسندیدہ ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت میں اضافہ کیا اور آپ کو اپنی جناب سے اجر عظ فرمایا۔

سوال نمبر 3:- درج ذیل میں سے تین الفاظ کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) عبودية (۲) ممتع (۳) الجار

(۴) صوم (۵) مخيلة

(ب) درج ذیل میں سے تین اجزاء کا عربی میں جواب لکھیں؟

(۱) من هو شر الناس منزلة عند الله؟

(۲) هل تبطل الصدقات السيئات؟

(۳) من حاول جاهدا ان تبقى الهند دولة موحدة؟

(۴) هل يستوى الاعمى والبصير؟

جوابات: (الف) عربی جملے:

الفاظ	جملوں میں استعمال
عبودية	لا احب العبودية
ممتع	هذه كتاب ممتع
الجار	احب احسان الجار
صوم	الصوم جنة من الشر
مخيلة	لا يحب الله مخيلة

(ب) سوالات کے عربی میں جوابات:

۱۔ من تركه الناس اتقاء فحشه

۲۔ نعم، تبطل الصدقات السيئات

۳۔ حاول المسلمون هذه

۴۔ لا يستوى الاعمٰى والبصير

سوال نمبر 4: (الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) مسلمان کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرتا ہے۔

(۲) پاکستان 1947ء میں بنا۔

(۳) بلاشبہ اللہ دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں لگایا۔

(ب) درج ذیل میں سے پانچ مفردات کی جمع لکھیں؟

(۱) نفس (۲) رب (۳) حيلة (۴) سنة

(۵) النعمة (۶) مريض (۷) سفينة

جوابات: (الف) عربی میں ترجمہ:

۱۔ المسلم يعتدل في اكله و مشربه۔

۲۔ انشئت باكستان في سنة 1947ء۔

۳۔ ان الله يجيب دعوة الداع۔

۴۔ ما عاب رسول الله طعاما قط۔

(ب) مفردات کے جموع:

مفردات	جموع
نفس	انفس
رب	ارباب
حيلة	حيل
سنة	سنوات
النعمة	النعم
مريض	مرضٰى
سفينة	سفن

☆ ☆ ☆